ویسٹ منسٹر اقرار الایمان

مترجم
ڈاکٹر ایلیاہ میسیؔ

UCRT
URDU CENTER FOR REFORMED THEOLOGY

WESTMINSTER
Confession of Faith

ویسٹ منسٹر اقرارالایمان

Westminster Confession of Faith

تاریخی اصلاحی کلیسیا کا اقرارالایمان

اُردو سنٹر فار ریفارمڈ تھیولوجی

Urdu Center For Reformed Theology

www.ucrt.org

مضامین کی فہرست

باب1: پاک نوشتوں کے بارے میں

باب2: خُدا اور پاک تثلیث کے بارے میں

باب3: خُدا کے ابدی مقصد کے بارے میں

باب4: تخلیق کے بارے میں

باب5: الٰہی پروردگاری کے بارے میں

باب6: انسان کی گراوٹ، گناہ اور اس کی سزا کے بارے میں

باب7: انسان کے ساتھ خُدا کے عہد کے بارے میں

باب8: خُدا اور انسان کے مابین درمیانی مسیح کے بارے میں

باب9: آزاد مشیت (مرضی) کے بارے میں

باب10: موثر بلاہٹ کے بارے میں

باب11: تصدیق یعنی راستباز ٹھہرائے جانے کے بارے میں

باب12: لے پالک ہونے کے بارے میں

باب13: تقدیس کے بارے میں

باب14: نجات بخش ایمان کے بارے میں

باب15: توبہ کے بارے میں

باب16: نیک اعمال کے بارے میں

باب17: مقدسوں کی استقامت کے بارے میں

باب18: فضل اور نجات کے یقین کے بارے میں

باب19: خُدا کی شریعت کے بارے میں
باب20: مسیحی آزادی اور ضمیر کی آزادی کے بارے میں
باب21: عبادت اور سبت کے بارے میں
باب22: واجب قسموں اور منتوں کے بارے میں
باب23: سول حکومت کے بارے میں
باب24: شادی اور طلاق کے بارے میں
باب25: کلیسیا کے بارے میں
باب26: مقدسوں کی رفاقت کے بارے میں
باب27: ساکرامنٹوں کے بارے میں
باب28: بپتسمہ کے بارے میں
باب29: عشائے ربانی کے بارے میں
باب30: کلیسیائی ضابطے کے بارے میں
باب31: سِنڈ اور مجالس کے بارے میں
باب32: موت کے بعد انسان کی حالت اور مردوں کی قیامت کے بارے میں
باب32: آخری عدالت کے بارے میں

تعارف

ابتدائی صدیوں میں جب مختلف ممالک کے علماء اور مختلف اقوام کے فضلاء اور فلاسفر بڑی تعداد میں کلیسیا میں شامل ہوئے تو یہ فطری بات تھی کہ اُنہوں نے اپنے اپنے علم اور فلسفہ کے خیالات کے مطابق انجیل جلیل کے اصولوں کو سمجھنا چاہا۔ اُن میں سے بعض نے دین کے سمجھنے میں خطا کھائی اور نتیجہ کے طور پر کلیسیا میں طرح طرح کی بدعات نمودار ہونے لگیں۔ چنانچہ کلیسیائے جامع نے مختلف زمانوں میں طرح طرح کی بدعات کے سدِ باب میں صحیح اور راسخ عقیدہ کو بیان کرنے کے لئے بین الکلیسیائی جامع مجالس منعقد کیں اور مختلف عقائد نامے وضع کئے۔ یوں ہر دور میں ایمانداروں نے اپنی زبان میں اپنے تجربہ کی بنیاد پر انجیل میں رسولوں کے تجربات کو اپنے وقت کے تقاضوں کے مطابق بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔

مسیحی ایمان کی عمارت نبیوں اور رسولوں کی نیو پر اُٹھائی گئی ہے۔ یہ ایمان امانت کے طور پر ''مُقدسوں کو ہی سونپا گیا ہے۔'' ہر دور میں مسیحیوں نے عبرانیوں 12 باب کے مُقدسوں کی پیروی میں اِس امانت کی دیوانہ وار حفاظت کی ہے۔ قرونِ وسطیٰ کی ظلمتوں میں مُقدس ایمان کی یہ امانت جب انسانی روایات اور توہمات کے انبار تلے دبی پڑی تھی اور سولہوں صدی میں مارٹن لوتھر نے صداقت کی مشعل کو دوبارہ روشن کیا تو صدیوں کی تاریکی چھٹنے لگی۔ کلیسیائے جامع نے ایک بار پھر اُس گم گشتہ امانت کو ڈھونڈ نکالنے کے لئے کمر باندھی۔ ویسٹ منسٹر اقرار الایمان اُس فرض شناسی اور امانت داری کے مظاہرے کی کڑی ہے۔ یہ اپنی جامعیت، کاملیت اور راسخ ہونے کے باعث صدیوں سے راسخ العقیدہ کلیسیاؤں کی توجہ کا مرکز چلا آ رہا ہے بلکہ آج بھی لاریب مشعلِ صداقت کی حیثیت رکھتا ہے۔

انگلستان کی پارلیمنٹ کے ایکٹ مجریہ 12 جون 1643ء کی رُو سے دارالامراء کے

دس اور دارالعوام کے بیس ممبران اور 121 علمائے دین اور 20 خادمانِ دین جن کا تعلق کلیسیائے جامع کے مختلف مکتب ہائے فکر سے تھا ویسٹ منسٹر میں فراہم ہوئے کہ کلیسیائی نظام میں وحدت اور اشتراک کے لئے ایک متفقہ دستاویز تیار کی جائے۔ یکم جولائی 1643ء سے 22 فروری 1649ء تک یعنی تقریباً ساڑھے پانچ برس تک اِس مجلس کے اجلاس منعقد ہوتے رہے اور اِس کے مرتب کردہ اقرارالایمان اور نصابِ الہیات کو فوراً ہی کلیسیائے سکاٹ لینڈ کی مجلس عامہ نے منظور کیا اور اُسے انگلستان کے پارلیمنٹ ایکٹ مجریہ 1610ء اور 1649ء کی رُو سے قانون کا حصہ قرار دیا گیا۔ یوں ویسٹ منسٹر اقرارالایمان کی تاریخی مقبولیت کی چند وجوہات ہیں جن کا ذکر فائدے سے خالی نہیں۔

۱) کلیسیائے جامع کی کسی بھی شاخ میں مسیحی سچائیوں کے علم وعرفان میں ترقی وترویج کے بحرانوں میں اُن کی جانچ پرکھ، حفاظت اور تخم ریزی میں کسوٹی کا کام دیتا رہا ہے۔

۲) جھوٹے اُستادوں کی انانیت، شیخیوں اور ڈینگوں کے مقابل یہ سچائی کی جامع اور راسخ تعریف میں مددگار رہا ہے۔

۳) مل جل کر بشارت کا کام انجام دینے میں یہ بین الکلیسیائی واسطہ اور شراکت کی بنیاد رہا ہے۔

۴) سب سے بڑا فائدہ جو اِس سے حاصل ہوتا ہے وہ دینی، مذہبی، مسیحی تعلیم وتربیت میں ایک نصابِ دینیات یا الہیات کی حیثیت رکھتا ہے۔

یہ قابلِ قدر تاریخی کارنامہ بائبل کی روشنی میں مسیحی دین کی تعلیمات کے جامع بیان اور مسیح میں شخصی ایمان اور اُن کی خدمت سے وفاداری اور مسیح کے مزاج وطبیعت سے ہم آہنگی عملی زندگی کا آئینہ دار ہے اور کلیسیائی نظام وقواعد کے بنیادی اُصولوں کا جامع ومانع مرقع ہے۔

آج کلیسیائے پاکستان گوناگوں تعلیمی وتنظیمی بحرانوں کا شکار ہے۔ اِس کا زیادہ تر نقصان کلسیائی حدود سے باہر عوام الناس میں کلیسیا کی گواہی کو پہنچ رہا ہے جو کلیسیا کے اولین اور بنیادی فرائض اور اساسی مقصد کا ایک حصہ ہے۔ وہ ایماندار مسیحی جو اِس کلیسیائی بحران کے دور میں بین الکلیسیائی اتحاد اور یگانگت کے لئے کوشاں ہیں اُن کے لئے یہ اقرارالایمان اتحاد ویگانگت کی

ایک تاریخی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

پاکستان میں مسیحیت کچھ ایسے حالات میں پھلی پھولی ہے کہ شرکائے کلیسیا کی تعلیمی بنیاد اتنی گہری رکھنے کا وقت نہیں ملا۔ اِن حالات کے پیشِ نظر ایک جامع، راسخ العقیدہ اور قابلِ اعتماد رہنما دستاویز کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ یہ اقرار الایمان جو محض علماء اور دانشوروں کے نظریاتی مباحثوں اور خیالی نُدرتوں کا ملغوبہ نہیں بلکہ مختلف تعلیمی عنوانات کے تحت بائبل کی جامع تعلیم کو محض خلاصہ اور اُصول کے طور پر پیش کرتا ہے اور بلاشبہ اِس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کافی ووافی ہے۔

یورپی حلقوں میں الٰہیات کو مباحثات، اختراعات اور بدُعات کا اور عوام الناس کے عقیدہ وخیال اور توہمات کا خمیر کلیسیائی سوچ کو بُری طرح متاثر کرتا آیا ہے۔ اور خصوصاً خُدا تعالیٰ کی صفاتِ حسنہ اور نجاتِ اخروی کے باب میں کلیسیا افراط وتفریط کا شکار ہے جس کے باعث نہ صرف کلیسیاؤں میں مسیحی پاکیزگی کا معیار مسلسل تنزل کا شکار ہے اور وہ دُنیا اور شیطان کے مقابلہ میں کمزور ہوتی جا رہی ہیں بلکہ غیر اقوام کی تضحیک کا نشانہ بنی ہوئی ہیں۔ یہ اقرار الایمان اِس ضمن میں اصلاح وترمیم کا ایک موثر ہتھیار ثابت ہوسکتا ہے کیونکہ اِس کا ہر جملہ خُدا کی جلالت، حشمت اور غیرت کا آئینہ دار ہے (قاموس الکتاب سے ماخوذ)

اِس دُعا اور آرزو کے ساتھ اِس عظیم تاریخی کلیسیائی دستاویز کا یہ اُردو ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا گیا ہے کہ کلیسیائیں اپنی خودساختہ فانی پناہ گاہوں میں پڑے رہنے کی بجائے باہر نکل آئیں اور ہوشیار اور بیدار رہیں کیونکہ وہ نہیں جانتیں کہ خُداوند کب آئے گا۔

ڈاکٹر ایلیاہ عیسیٰ
بانی وسرپرست: اُردو سنٹر فار ریفارمڈ تھیولوجی
کینساس، یو ایس اے 2019

باب 1

پاک نوشتوں کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکزم: سوال 36 / ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم: سوالات 80 تا 81)

۱) اگرچہ فطرت کی تجلی، خُدا کے تخلیقی کام اور پروردگاری، خُدا کی نیکی، حکمت اور قدرت کو ظاہر کرتی ہے یہاں تک کہ انسان کے لئے کچھ عذر باقی نہیں رہتا۔ تاہم وہ خُدا کے علم اور ارادے کو اِس قدر ظاہر نہیں کرتی جس قدر نجات کے لئے ضرورت ہے۔ پس خُداوند کو پسند آیا کہ وہ اپنے آپ کو حصہ بہ حصہ اور طرح بہ طرح ظاہر کرے اور اپنی کلیسیا کے لئے اپنی مرضی کا اعلان کرے۔ اور بعد ازاں سچائی کے بہتر طریقے سے تحفظ اور اشاعت کرنے اور جسم کی ہلاکت اور شیطان اور دُنیا کے شر کے خلاف کلیسیا کے لئے یقینی قیام اور تقویت کے لئے اُس تمام کو ضابطہء تحریر میں لائے۔ یوں یہ پاک نوشتے انتہائی ضروری بن جاتے ہیں کیونکہ اب خُدا قدیم وقتوں کی طرح اپنی مرضی کو اپنے لوگوں پر ظاہر نہیں کرتا۔

حوالہ جات: رومیوں 2 باب 14 تا 15 آیات؛ رومیوں 1 باب 19 تا 20 آیات؛ زبور 19 کی 1 تا 3 آیات؛ رومیوں 1 باب 32 آیت کے ساتھ 2 باب 1 آیت؛ 1۔ کرنتھیوں 1 باب 21 آیت؛ 1۔ کرنتھیوں 2 باب 13 تا 14 آیات؛ امثال 22 باب 19 تا 21 آیات؛ لوقا 1 باب 3 تا 4 آیات؛ رومیوں 15 باب 4 آیت؛ متی 4 باب 4 اور 7 اور 10 آیات؛ یسعیاہ 8 باب 19 اور 20 آیات؛ 2۔ تیمتھیس 3 باب 15 آیت؛ 2۔ پطرس 1 باب 19 آیت؛ عبرانیوں 1 باب 1 تا 2 آیات؛ عبرانیوں 1 باب 1 تا 2 آیات۔

۲) پاک نوشتوں میں یا خُدا کے تحریری کلام میں عہدِ عتیق اور عہدِ جدید کی تمام کتب

شامل ہیں جو کہ حسبِ ذیل ہیں:

پرانا عہد نامہ

(۱) پیدائش	(۲۱) واعظ
(۲) خروج	(۲۲) غزل وغزلات
(۳) احبار	(۲۳) یسعیاہ
(۴) گنتی	(۲۴) یرمیاہ
(۵) استثنا	(۲۵) نوحہ
(۶) یشوع	(۲۶) حزقی ایل
(۷) قضاۃ	(۲۷) دانی ایل
(۸) روت	(۲۸) ہوسیع
(۹) ا۔سموئیل	(۲۹) یوایل
(۱۰) ۲۔سموئیل	(۳۰) عاموس
(۱۱) ا۔سلاطین	(۳۱) عبدیاہ
(۱۲) ۲۔سلاطین	(۳۲) یوناہ
(۱۳) ا۔تواریخ	(۳۳) میکاہ
(۱۴) ۲۔تواریخ	(۳۴) ناحوم
(۱۵) عزرا	(۳۵) حبقوق
(۱۶) نحمیاہ	(۳۶) صفنیاہ
(۱۷) آستر	(۳۷) حجی
(۱۸) ایوب	(۳۸) زکریاہ
(۱۹) زبور	(۳۹) ملاکی
(۲۰)امثال	

نیا عہد نامہ

(۱) متی	(۱۵) ا۔ تیمتھیس
(۲) مرقس	(۱۶) ۲۔ تیمتھیس
(۳) لوقا	(۱۷) ططس
(۴) یوحنا	(۱۸) فلیمون
(۵) اعمال	(۱۹) عبرانیوں
(۶) رومیوں	(۲۰) یعقوب
(۷) ا۔کرنتھیوں	(۲۱) ا۔پطرس
(۸) ۲۔کرنتھیوں	(۲۲) ۲۔پطرس
(۹) گلتیوں	(۲۳) ا۔یوحنا
(۱۰) افسیوں	(۲۴) ۲۔یوحنا
(۱۱) فلپیوں	(۲۵) ۳۔یوحنا
(۱۲) کلسیوں	(۲۶) یہوداہ
(۱۳) ا۔تھسلنیکیوں	(۲۷) مکاشفہ
(۱۴) ۲۔تھسلنیکیوں	

یہ سب وہ کتابیں ہیں جو خُدا نے الہام سے لکھوائیں تا کہ وہ ایمان اور زندگی کے لیے ضابطہ کا کام دیں۔

حوالہ جات: لوقا16باب29 آیت؛ افسیوں2باب20 آیت؛ مکاشفہ ۲۲باب 18 تا19 آیات؛2۔ تیمتھیس 3باب16 آیت۔

۳) وہ کتابیں جو عام طور پر ''اپاکرفا'' کہلاتی ہیں، خُدا کے الہام سے نہیں لکھی گئیں

اور نہ وہ فہرستِ مُسلّمہ میں شامل ہیں۔ اس لیے وہ خُدا کی کلیسیا میں اختیار نہیں رکھتیں، اور نہ اُنہیں مستند ماننا اور نہ استعمال کرنا چاہیے۔ وہ محض انسانی تحریرات ہیں۔

حوالہ جات: لوقا 24 باب 27 اور 44 آیات؛ رومیوں 3 باب 2 آیت؛ 2۔ پطرس 1 باب 21 آیت۔

۴) پاک نوشتوں کے اختیار کا جسے قبول کرنا اور جس کی تابع فرمانی کرنی چاہیے، انحصار کسی آدمی یا کلیسیا کی گواہی پر نہیں بلکہ کُلیتاً خُدا پر ہے جو بذاتہ سچائی اور اُس کا بانی ہے۔ چونکہ یہ خُدا کا کلام ہے اس لیے ہمیں اسے قبول کرنا چاہیے۔

حوالہ جات: 2۔ پطرس 1 باب 19 تا 20 آیات؛ 2۔ تیمتھیس 3 باب 16 آیت؛ 1۔ یوحنا 5 باب 9 آیت؛ 1۔ تھسلنیکیوں 2 باب 13 آیت۔

۵) ہم پاک نوشتوں کے بارے میں کلیسیا کی اس گواہی سے متاثر اور مرغوب ہو سکتے ہیں کہ وہ انہیں بڑی قدر و منزلت کی نظر سے دیکھتی اور الہامی مانتی ہے، اُن کی تعلیم بڑی موثر ہے اور ان کی طرزِ ادائیگی بڑی پُر وقار ہے۔ اُن کے تمام حصوں میں ربط اور ہم آہنگی پائی جاتی ہے، اُن کی تعلیم کی وسعت عالگیر ہے اور انسان کے لئے نجات کی راہ کو تفصیلاً بیان کرتے ہیں۔ مزید براں! اُن کی دیگر بے مثال خوبیاں اور مکمل کاملیت ایسی باتیں ہیں جو انہیں خُدا کا کلام ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں۔ تاہم اس لا خطا سچائی اور الٰہی اختیار کے بارے میں ہماری مکمل قائلیت اور یقین کا انحصار پاک روح کے باطنی کام یعنی اُس کے خُدا کے کلام کے ساتھ مل کر ہمارے دِلوں میں گواہی دینے پر ہے۔

حوالہ جات: 1۔ تیمتھیس 3 باب 15 آیت؛ 1۔ یوحنا 2 باب 20 اور 27 آیات؛ یوحنا 16 باب 13 تا 14 آیات؛ 1۔ کرنتھیوں 2 باب 10 آیت؛ یسعیاہ 59 باب 21 آیت۔

٦) خُدا کے اپنے جلال، انسان کی نجات، ایمان اور زندگی کے لئے تمام ضروری

باتوں کے بارے میں خُدا کی مشورت کو یا تو صاف طور پر پاک نوشتوں میں بیان کیا گیا ہے یا پھر ہم اُسے صحیح اور بدیہی نتیجہ کے طور پر پاک نوشتوں سے اخذ کر سکتے ہیں۔ اِس میں کسی وقت بھی کسی بات کا خواہ وہ رُوح کا مکاشفہ یا انسانی روایات کے وسیلہ سے ہو اضافہ نہیں کرنا چاہیے۔ تاہم ہم اقرار کرتے ہیں کہ کلام میں مرقوم باتوں کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ خُدا کا پاک رُوح ہمارے دِلوں کو روشن کرے اور یہ کہ خُدا کی پرستش اور کلیسیائی انتظام جو انسانی کاموں اور تنظیم میں بھی نظر آتا ہے اُسے فطرت کی روشنی میں دیکھنا چاہیے۔ نیز کلام کے عام قواعد کے مطابق مسیحی بصیرت کو بھی ہمیشہ کام میں لانا چاہیے۔

حوالہ جات: 2۔ تیمتھیس 3 باب 15 تا 17 آیات؛ گلتیوں 1 باب 8 اور 9 آیات؛ 2۔ تھسلنیکوں 2 باب 2 آیت؛ یوحنا 6 باب 45 آیت؛ 1۔ کرنتھیوں 2 باب 9 تا 12 آیات؛ 1۔ کرنتھیوں 11 باب 13 تا 14 آیات؛ 14 باب 26 اور 40 آیات۔

۷) پاک نوشتوں میں سب باتیں نہ تو سادہ اور آسان ہیں اور نہ سب کے لئے ایک جیسی صاف ہیں لیکن نجات کے لئے وہ باتیں جن کو جاننا اور جن پر ایمان لانا اور عمل کرنا ضروری ہے کلام کے کسی نہ کسی مقام پر بڑی صفائی سے بیان ہوئی ہیں۔ یہاں تک کہ نہ صرف عالم ہی بلکہ جاہل بھی معمولی سمجھ بوجھ کے ساتھ اُنہیں بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔

حوالہ جات: 2۔ پطرس 16:3؛ زبور 119 کی 105 اور 130 آیات۔

۸) پرانا عہد نامہ عبرانی میں (جو خُدا کے لوگوں کی زبان تھی) اور نیا عہد نامہ یونانی میں (جسے انجیل کے تحریر کئے جانے کے زمانہ میں سب قومیں بخوبی جانتی تھیں) خُدا کے الہام سے لکھے گئے اور اُن کی خُدا نے خود حفاظت کی اور تمام زمانوں میں تخریب سے پاک رکھا، اِس لئے وہ بااختیار ہیں۔ لہٰذا کلیسیا کو تمام دینی اختلافات کے فیصلے اِسی کی روشنی میں کرنے چاہئیں۔ لیکن چونکہ خُدا کے تمام ایماندار بندے جن کا کلام پر حق ہے اور جو اِس میں دلچسپی رکھتے ہیں اور جنہیں خُدا کے خوف میں اِنہیں پڑھنے اور تحقیق کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اُن کی اصل زبانوں سے

آگاہ نہیں۔ اِس لئے اِن نوشتوں کا ہر قوم کی اپنی زبان میں ترجمہ کیا جانا چاہیے تاکہ خُدا کا کلام اُن کے دلوں میں کثرت سے بسے اور وہ اُسکی پرستش لائق طور سے کر سکیں اور صبر سے اور کتابِ مُقدس کی تسلی سے اُمید رکھیں۔

حوالہ جات: متی 5 باب 18 آیت؛ یسعیاہ 8 باب 20 آیت؛ اعمال 15 باب 15 آیت؛ یوحنا 5 باب 39 اور 46 آیات؛ 1۔کرنتھیوں 14 باب 6، 9، 11، 12، 24، 27 اور 28 آیات؛ کلیسیوں 3:16؛ رومیوں 15 باب 4 آیت۔

۹) کلامِ پاک کی تفسیر کا بنیادی اُصول بذاتہ خود کلام ہے اِس لئے جب کبھی کسی آیت کے درست اور پورے مطالب جاننے کی ضرورت ہو (جو کہ کثیر الامعنی نہیں بلکہ یک معنی ہے) تو کسی اور مقام پر اُس مضمون کی کسی زیادہ واضح آیت کی روشنی میں دیکھنا چاہیے۔

۱۰) سب سے بڑا منصف جس کے ذریعے تمام مذہبی اختلاف کا فیصلہ کیا جانا چاہیے اور کونسلوں کے تمام فیصلوں، قدیم مصنفین کے خیالات اور آدمیوں اور رُوحوں کی تعلیمات کو پرکھنا چاہیے، وہ پاک رُوح کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوسکتا جو پاک نوشتوں میں بول رہا ہے اور جس کے فیصلے کو ہمیں قبول کرنا چاہیے۔

حوالہ جات: 2۔پطرس 1 باب 20 آیت؛ اعمال 15 باب 15 اور 16 آیات؛ متی 22 باب 29 آیت؛ افسیوں 2 باب 20 آیت؛ اعمال 28 باب 25 آیت۔

باب2

خُدا اور پاک تثلیث کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکزم: سوال 36 / ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم: سوالات 80 تا 81)

۱) صرف ایک زندہ اور سچا خُدا ہے جو اپنی ہستی اور کاملیت میں غیر فانی ہے۔ایک اندیکھی پاک روح جس کا کوئی جسم اور اعضا نہیں ہے۔وہ لاتبدیل، عظیم، ابدی، نا قابل ادراک، قادرِ مطلق، نہایت صاحب فہم، نہایت قدوس، نہایت خود مختار اور نہایت مطلق ہے۔وہ اپنی لاتبدیل اور راست مرضی کے مطابق اور اپنے جلال کے لیے تمام اشیا اور کام کرتا ہے۔وہ نہایت پیار کرنے والا، پُرفضل، قہر کرنے میں دھیما، اچھائی اور شفقت میں غنی، گناہ، تقصیر اور خطا کا بخشنے والا، اپنے ڈھونڈنے والوں کو بدلہ دینے والا، نہایت منصف اور عدالت میں مہیب، گناہ سے نفرت کرنے والا اور مجرم کو ہرگز بری نہ کرنے والا ہے۔

حوالاجات: اِستثنا 4 باب 6 آیت؛ 1۔کرنتھیوں 8 باب 4، 6 آیات؛ 1 تھسلنیکیوں 1 باب 9 آیت؛ یرمیاہ 10 باب 10 آیت؛ ایوب 11 باب 9 تا 11 آیات؛ ایوب 26 باب 14 آیت؛ یوحنا 4 باب 24 آیت؛ 1۔تیمتھیس 1 باب 17 آیت؛ اِستثنا 4 باب 15 تا 16 آیات؛ یوحنا 4 باب 24 آیت بمعہ لوقا 24 باب 39 آیت؛ اعمال 14 باب 11، 15 آیات؛ یعقوب 1 باب 17 آیت؛ ملاکی 3 باب 6 آیت؛ 1۔سلاطین 8 باب 27 آیت؛ یرمیاہ 23 باب 23 تا 25 آیات؛ زبور 90 کی 2 آیت؛ 1۔تیمتھیس 1 باب 17 آیت؛ زبور 145 کی 3 آیت؛ پیدائش 17 باب 1 آیت؛ مکاشفہ 4 باب 8 آیت؛ رومیوں 16 باب 27 آیت؛ یسعیاہ 6 باب 3 آیت؛ مکاشفہ 4 باب 8 آیت؛ زبور 115 کی 3 آیت؛ خروج 3 باب 14 آیت؛ افسیوں 1 باب 11 آیت؛ امثال 16 باب 4 آیت؛ رومیوں 11 باب 36 آیت؛ 1۔یوحنا 4 باب 8، 16 آیات؛

خروج 34باب 6 تا7 آیات؛ عبرانیوں 11باب 6 آیت؛نحمیاہ 9باب 32 تا33 آیات؛ زبور 5باب5 تا6 آیات؛ ناحوم 1باب 2 تا3 آیات؛خروج34باب 7 آیت۔

۲) خُدا زندگی، جلال، بھلائی، فضل و رحمت کا خُدا ہے۔وہ خود کفیل مکمل صاحبِ استعداد، اپنی پیدا کردہ کسی مخلوق کا غیر محتاج اور نہ وہ اُن سے جلال کا حاجت مند ہے۔لیکن وہ اُن میں اور اُن کے ذریعے اپنا جلال ظاہر کرتا ہے۔واحد خُدا ہی تمام اشیا کا سرچشمہ ہے۔اُس میں اور اُس کے ذریعے تمام اشیا موجود ہیں۔اور تمام اشیا پر اُسکی حاکمیت ہے۔اور وہ جو چاہتا ہے اُن کے ساتھ، اُن کے لیے اور اُن کے ذریعے کرتا ہے۔خُدا کی نظر میں تمام اشیا واضح اور آشکار ہیں۔مخلوق پر خُدا کا عرفان لافانی، لاخطا اور خود مختار ہے۔اُس کے لیے کوئی شے بھی مشروط اور غیر یقینی نہیں ہے۔وہ اپنی تمام مشورت، افعال اور احکام میں نہایت قدوس ہے۔وہ فرشتگان، انسان اور دیگر مخلوقات کی عبادت، خدمت اور فرمانبرداری کے لائق ہے اور خوشی سے یہ تقاضا کرتا ہے۔

حوالہ جات: یوحنا 5باب 26 آیت؛ اعمال 7باب 2 آیت؛ زبور 119 کی 68 آیت؛1۔ تیمتھیس 6باب15 آیت؛ رومیوں 9باب5 آیت؛اعمال17باب 24 تا25 آیات؛ ایوب 22باب 2 تا3 آیات؛ رومیوں 11باب 36 آیت؛ مکاشفہ 4باب 11 آیت؛ 1۔ تیمتھیس 6باب 15 آیت؛ دانی ایل 4باب 25اور35 آیات؛ عبرانیوں 4باب 13 آیت؛ رومیوں 11باب 33 تا34 آیات؛ زبور 147 کی 5 آیت؛ اعمال 15باب 18 آیت؛ حزقی ایل 11باب 5 آیت؛ زبور 145 کی 17 آیت؛ رومیوں 7باب 12 آیت؛ مکاشفہ 5 باب12 تا14 آیات۔

۳) خُدائے واحد اپنے جوہر، قدرت اور ابدیت میں تین اقانیم رکھتا ہے یعنی خُدا باپ؛ خُدا بیٹا، اور خُدا روح القدس۔خُدا باپ کی نہ ابتدا ہے اور نہ ہی وہ مولود ہے، بیٹا ابدیت سے باپ سے مولود ہے اور روح القدس ابدیت سے باپ اور بیٹے سے صادر ہے۔

حوالہ جات: 1۔یوحنا5باب 7 آیت؛متی 3باب16 تا17 آیات؛متی 28باب 19 آیت؛ 2۔کرنتھیوں 13باب 14 آیت؛ یوحنا 1باب 14اور 18 آیات؛ یوحنا 15باب 26 آیت؛گلتیوں 4باب6 آیت۔

باب3

الٰہی ابدی مقصد کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکزم: سوال36 / ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم: سوالات80 تا81)

۱) خُدا ابدیت سے اپنی نہایت پُرحکمت اور قدوس مرضی سے آزادانہ اور لاتبدیل طور پر وقوع پذیر ہونے والی سب چیزوں کو مقرر کرتا ہے۔ لیکن نہ تو خُدا گناہ کا موجد ہے اور نہ وہ مخلوقات کی آزاد مرضی کو کچھ ضرر پہنچاتا ہے اور نہ ہی وہ ثانوی اسباب کی آزادی کے امکان کو چھینتا ہے بلکہ اُسے قائم کرتا ہے۔

حوالہ جات: افسیوں 1 باب 11 آیت؛ رومیوں 11 باب 33 آیت؛ عبرانیوں 6 باب 17 آیت؛ رومیوں 9 باب 15 اور 18 آیات؛ یعقوب 1 باب 13 اور 17 آیات؛ 1۔ یوحنا 1 باب 5 آیت؛ اعمال 2 باب 23 آیت؛ متی 17 باب 12 آیت؛ اعمال 4 باب 27 تا 28 آیات؛ یوحنا 19 باب 11 آیت؛ امثال 16 باب 33 آیت۔

۲) اگرچہ جو کچھ بھی قابلِ فہم حالات میں وقوع پذیر ہوسکتا ہے خُدا اُسے جانتا ہے لیکن وہ کسی شے کے مستقبل کو دیکھ کر یا پھر بعد میں وقوع پزیر ہونے والے حالات کو دیکھ کر فیصلہ نہیں کرتا۔

حوالہ جات: اعمال 15 باب 18 آیت؛ 1۔ سموئیل 23 باب 11 تا 12 آیات؛ متی 11 باب 21 اور 23 آیات؛ رومیوں 9 باب 11، 13، 16 اور 18 آیات۔

۳) خُدا کے فرمان و فیصلہ سے اور اُسکے جلال کے مظہر کے لیے بعض آدمیوں اور

فرشتوں کو پیشتر سے ابدی زندگی کے لیے چن لیا گیا ہے اور بعض کو ابدی ہلاکت کے لیے پہلے سے مقرر کیا گیا ہے۔

حوالہ جات: 1۔ تیمتھیس 5 باب 21 آیت؛ متی 25 باب 41 آیت؛ رومیوں 9 باب 22 تا 23 آیات؛ افسیوں 1 باب 5 تا 6 آیات؛ امثال 16 باب 4 آیت۔

۴) یہ فرشتے اور انسان جو پیشتر سے چنے گئے اور اور مقرر کیے گئے ہیں وہ بالخصوص اور لاتبدیل طور پر متعین کیے ہوئے ہیں اور اُنکی تعداد اس قدر حتمی اور قطعی ہے کہ نہ تو اُس میں کچھ اضافہ کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اُس کو گھٹایا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات: 2۔ تیمتھیس 2 باب 19 آیت؛ یوحنا 13 باب 18 آیت۔

۵) نسلِ انسانی میں سے وہ جو بنایِ عالم سے پیشتر زندگی کے لیے مقرر کیے گئے ہیں انہیں خُدا نے اپنے ابدی اور لاتبدیل مقصد کے تحت، اپنی مرضی کے بھید اور نیک ارادہ کے مطابق مسیح میں دائمی جلال کے لیے چُنا ہے۔ خُدا نے یہ اپنے مفت فضل اور محبت سے، انسان میں ایمان کی پیش بینی یا نیک اعمال کی بنا پر یا پھر انسان کی اپنی استقامت کے بغیر اور مخلوق کے اندر پائے جانے والے اسباب جو خُدا کو تحریک دے سکتے ہیں اُن کے بغیر اپنے جلالی فضل کی ستائش کے لئے اُنہیں چنا ہے۔

حوالہ جات: افسیوں 1 باب 4، 9 اور 11 آیات؛ رومیوں 8 باب 20 آیت؛ 2۔ تیمتھیس 1 باب 9 آیت؛ 1۔ تھسلنیکیوں 5 باب 9 آیت؛ رومیوں 9 باب 11، 13 اور 16 آیات ؛ افسیوں 1 باب 4 اور 9 آیات؛ افسیوں 1 باب 6 اور 12 آیات۔

۶) جیسا کہ خُدا نے چنے ہوؤں کو جلال کے لئے مقرر کیا ہے اسی طرح اُس نے اپنی مرضی کے ابدی اور نہایت خودمختار مقصد کے تحت اُن کے لئے پیشتر سے تمام وسائل و ذرائع بھی مقرر کیے ہیں۔ لہٰذا وہ جو چنے ہوئے ہیں آدم میں برگشتگی کے سبب مسیح کے وسیلے مخلصی پاتے ہیں۔

اور وہ موثر طور پر مسیح میں ایمان کے لیے اُسکے روح کے کام کے ذریعے ٹھیک وقت پر بلائے گئے ہیں۔ اُسکی قدرت سے ایمان کے وسیلہ نجات کے لیے وہ راستباز ٹھہرائے گئے، لے پالک فرزند بنے اور مقدس بنے ہیں۔ مسیح کے ذریعے چُنے ہوؤں کے علاوہ نہ تو کوئی مخلصی حاصل کرتا ہے اور نہ ہی کوئی موثر طور پر بلایا جاتا، راستباز ٹھہرایا جاتا، لے پالک فرزند بنتا، مقدس کیا جاتا اور بچایا جاتا ہے۔

حوالہ جات: 1۔پطرس 1باب 2 آیت؛ افسیوں 1باب 4 تا 5 آیت؛افسیوں 2 باب 10 آیت؛2۔تھسلنیکیوں 2باب 13 آیت؛ 1۔تھسلنیکیوں 5باب 9 تا 10 آیات؛ططس 2باب 14 آیت؛ رومیوں 8باب 30 آیت؛افسیوں 1باب 5 آیت؛2۔تھسلنیکیوں 2باب 13 آیت؛ 1پطرس 1باب 5 آیت؛ یوحنا 17باب 9 آیت؛ رومیوں 8باب 28 تا 39 آیات؛ یوحنا 4باب 64 تا 65 آیات؛ یوحنا 10باب 26 آیت؛یوحنا 8باب 47 آیت؛ 1۔یوحنا 2 باب 19 آیت۔

۷) باقی نسلِ انسانی کے لئے خُدا کو اُسکی اپنی مرضی کی بے قیاس مصلحت کے تحت پسند آیا کہ وہ اپنی مخلوق پر اپنی حاکمیتِ اعلیٰ کے جلال کے لیے جس پر چاہے اپنا رحم کرے یا نہ کرے۔ اور جیسا خُدا کو پسند آیا کہ وہ اپنے جلالی انصاف کی ستائش کے لیے جس سے چاہے رُو پوشی کرے اور اُنکے گناہوں کی بدولت اُنہیں ذلت اور غضب کے لئے مقرر کرے۔

حوالہ جات: متی 11باب 25 تا 26 آیات؛ رومیوں 9باب 17 تا 18اور 21 تا 22 آیات؛2۔تیمتھیس 2باب 19 تا 20 آیات؛ یہوداہ 1باب 4 آیت؛1۔پطرس 2باب 8 آیت

۸) تقدیرِ الٰہی (Predestination) کے نظریے کے عظیم بھید کے لیے غیر معمولی دانائی اور احتیاط کی ضرورت ہے تا کہ انسان کلام میں منکشف خُدا کی مرضی پر توجہ کرے اور اُسکی تابعداری کرتے ہوئے اپنے موثر بلاوے کی ضمانت سے ابدی چناؤ کا یقین کرے۔ اِسی صورت میں یہ تعلیم خُدا کی ستائش، تعظیم و تکریم، تحسین و توصیف اور انجیل کی تابعداری کرنے

والوں کے لئے حلیمی، جانفشانی اور بہت زیادہ تسلی کا سبب ہوگی۔

حوالہ جات: رومیوں 9 باب 20 آیت؛ رومیوں 11 باب 33 آیت؛ اِستثنا 29 باب 29 آیت؛ 2۔پطرس 1 باب 10 آیت؛ افسیوں 1 باب 6 آیت؛ رومیوں 11 باب 33 آیت؛ رومیوں 11 باب 5 تا 6 اور 20 آیات؛ 2۔پطرس 1 باب 10 آیت؛ رومیوں 8 باب 33 آیت؛ لوقا 10 باب 20 آیت۔

تخلیق کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکزم: سوالات 1 اور 9 تا 10 / ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم:
سوالات 1 اور 15 تا 17)

۱) خُدا باپ، خُدا بیٹے اور خُدا رُوح القدس کو اپنی ازلی قدرت، حکمت اور بھلائی کو ظاہر کرنے کے لیے یہ پسند آیا کہ وہ ابتدا میں عدم سے اِس دُنیا کو اور اِس میں موجود ہر دیکھی اور اندیکھی شے کو چھ دِنوں کے دوران اور بہت اچھی حالت میں پیدا کرے۔

حوالہ جات: عبرانیوں 1 باب 2 آیت؛ یوحنا 1 باب 2-3 آیات؛ پیدائش 1 باب 2 آیت؛ ایوب 26 باب 13 آیت؛ ایوب 33 باب 4 آیت؛ رومیوں 1 باب 20 آیت؛ یرمیاہ 10 باب 12 آیت؛ زبور 104 کی 24 آیت؛ زبور 33 کی 5-6 آیات؛ پیدائش 1 باب؛ عبرانیوں 11 باب 3 آیت؛ کلسیوں 1 باب 16 آیت؛ اعمال 17 باب 24 آیت۔

۲) دیگر تمام مخلوقات پیدا کرنے کے بعد خُدا نے انسان کو ناطق اور لا فانی رُوحوں کیساتھ نر اور ناری پیدا کیا، اُنہیں اپنی شبیہ کی مانند معرفت، راستبازی اور حقیقی قدوسیت سے ملبس کیا۔ اُن کے دلوں پر شریعت کی باتوں کو لکھا اور اُسے پورا کرنے کی قوت بخشی تاہم آئین شکنی کے امکان کے تحت اُسکو اپنی آزاد مرضی پر چھوڑا جو کہ تبدیل ہو سکتی تھی۔ اُنکے دلوں میں شریعت رکھنے کے علاوہ اُنہیں حکم دیا کہ وہ نیک و بد کی پہچان کے درخت سے نہ کھائیں۔ جب تک اُنہوں نے یہ حکم مانا وہ خُدا کی رفاقت میں خوش تھے اور مخلوقات پر اُنہیں اختیار بھی تھا۔

حوالہ جات: پیدایش 1 باب 27 آیت ؛ پیدایش 2 باب 7 آیت کیساتھ واعظ 12 باب 7 آیت، اور لوقا 23 باب 43 آیت، اور متی 10 باب 28 آیت؛ پیدایش 1 باب 26 آیت؛ کلسیوں 3 باب 10 آیت؛ افسیوں 4 باب 24 آیت؛ رومیوں 2 باب 14 تا 15 آیت؛ واعظ 7 باب 29 آیت؛ پیدایش 3 باب 6 آیت؛ واعظ 7 باب 29 آیت؛ پیدایش 2 باب 17 آیت؛ پیدایش 3 باب 8 تا 11 اور 23 آیت؛ پیدایش 1 باب 26 اور 28 آیت۔

باب5

الٰہی پروردگاری کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکزم: سوالات 11 تا 12 / ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم: سوالات 18 تا 20)

۱) خُدا تمام چیزوں کا عظیم خالق ہے جو بڑی سے چھوٹی مخلوقات، اعمال اور اشیا کو اپنے لا خطا علمِ سابق، اپنی آزاد مرضی اور لاتبدیل مصلحت کے مطابق اپنی نہایت پُر حکمت اور پاک پروردگاری کے ذریعے سنبھالتا، رہنمائی کرتا، منظّم کرتا اور اُن پر حکمرانی کرتا ہے۔ اُسکی حکمت، قدرت، انصاف، بھلائی اور رحم کے جلال کی ستائش ہو۔

حوالہ جات: عبرانیوں 1 باب 13 آیت؛ دانی ایل 4 باب 34 تا 35 آیات؛ اعمال 17 باب 25 تا 26 اور 28 آیات؛ ایوب 38 تا 41 ابواب؛ متی 10 باب 29 تا 31 آیات؛ امثال 15 باب 3 آیت؛ زبور 104 کی 24 آیت؛ زبور 145 کی 17 آیت؛ اعمال 15 باب 18 آیت؛ زبور 94 کی 8 تا 11 آیات؛ افسیوں 1 باب 11 آیت؛ زبور 33 کی 10 تا 11 آیات؛ یسعیاہ 63 باب 14 آیت؛ افسیوں 3 باب 10 آیت؛ رومیوں 9 باب 17 آیت؛ پیدایش 45 باب 7 آیت؛ زبور 145 کی 7 آیت۔

۲) اگرچہ خُدا کے علمِ غیب اور آئین و احکام یعنی علتِ اُولیٰ کے تحت تمام اشیا غیر متغیر اور لاتبدیل طور پر یقیناً وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ تاہم اُسی پروردگاری کے ذریعے ثانوی علت و اسباب کی ماہیت کے مطابق وہ اُنہیں ناگزیرانہ، آزادانہ یا ممکنہ طور پر وقوع یا زوال پذیر ہونے کا حکم دیتا ہے۔

حوالہ جات: اعمال2باب23 آیت؛ پیدائش8باب22 آیت؛ یرمیاہ31باب 35 آیت؛ خروج 21باب 13 آیت کیساتھ استثنا19باب 5 آیت؛ 1۔سلاطین 22باب 28اور34 آیات؛یسعیاہ10باب6 تا7 آیات۔

۳) خُدا اپنی عام پروردگاری میں وسائل کو بروئے کار لاتا ہے تاہم وہ آزاد ہے کہ اپنی پسند کے مطابق اُن کے بغیر، اُن سے ماوراء اور اُنکے برعکس کام کرے۔

حوالہ جات: اعمال 27باب 31اور 44یات؛یسعیاہ55باب 10 تا11 آیات؛ ہوسیع2باب21 تا22 آیات؛ ہوسیع1باب7 آیت؛متی4باب4 آیت؛ ایوب 34باب 20 آیت؛ رومیوں4باب19 تا21 آیات؛ 2۔سلاطین6باب6 آیت؛ دانی ایل 3باب 27 آیت۔

۴) خُدا کی مطلق قدرت، بے قیاس حکمت اور لافانی بھلائی اُس کی پروردگاری میں آشکار ہے۔ جوحتیٰ کہ پہلی برگشتگی اور فرشتوں اور انسانوں کے دیگر گناہوں تک وسیع ہے اور یہ محض سادہ اجازت کے ذریعے نہیں بلکہ یہ ایسی اجازت کے ذریعے ہے جس میں نہایت خردمند اور قوی حدود شامل ہیں۔ اور دوسرے لفظوں میں وہ اپنے پاک مقصد کے لیے مختلف انتظاموں میں اُنکو حکم دیتا اور اُن پر حکمرانی کرتا ہے۔ تاہم اس طرح گناہ فقط انسان سے واقع ہوتا ہے اور خُدا سے نہیں کیونکہ وہ نہایت قدوس اور راستباز ہے اور نہ ہی وہ گناہ کا موجد اور پسند کرنے والا ہے۔

حوالہ جات: رومیوں 11باب 32 تا 34 آیات؛ 2۔سموئیل 24باب 1 آیت کیساتھ 1۔تواریخ 21باب 1 آیت؛ 1۔سلاطین 22باب 22 تا 23 آیات؛ 1۔تواریخ 10باب 4اور 13 تا 14 آیات؛ 2۔سموئیل 16باب 10 آیت؛ اعمال 2باب 23 آیت؛ اعمال4باب 27 تا28 آیات؛ اعمال 14باب16 آیت؛ زبور76 کی10 آیت؛ 2۔سلاطین 19باب 28 آیت؛ پیدائش50باب20 آیت؛ یسعیاہ10باب6 تا7 آیت اور12 آیت؛ یعقوب1باب13 تا14اور17 آیات؛1۔ یوحنا2باب16 آیت؛ زبور50باب21 آیت۔

۵) نہایت خردمند، راستباز اور مہربان خُدا ایسا اوقات کچھ عرصہ کے لیے اپنے بچوں کو کئی طرح کی آزمائشوں اور اُن کے اپنے دلوں کی آلودگی میں چھوڑتا ہے تاکہ اُنکے پچھلے گناہوں کے لیے اُنکو تنبیہ و تادیب کرے یا پھر آلودگی کی پوشیدہ طاقت اور اُنکے دلوں کی فریبی سے اُنکو آگاہ کرے کہ وہ عاجز ہوں ۔ اور مدد کے لیے اُسکے اور زیادہ نزدیک ہوں اور اُس پر مستقل بھروسہ کریں ۔ اور مستقبل میں گناہ کے تمام مواقع کے بارے میں ہوشیار رہیں اور دیگر راست اور پاک مقاصد کو پورا کریں ۔

حوالہ جات: 2۔تواریخ 32 باب 25 تا 26 اور 31 آیات؛ 2۔سموئیل 24 باب 1 آیت؛ 2۔کرنتھیوں 12 باب 7 تا 9 آیات؛ زبور 73 اور زبور 77 کی 1 تا 12 آیات؛ مرقس 14 باب 66 تا 72 آیات کیساتھ یوحنا 21 باب 15 تا 17 آیات ۔

٦) جہاں تک بدکار اور بے دین کا تعلق ہے جن کو راست اور منصف خُدا اُن کے پچھلے گناہوں کی وجہ سے اندھا اور سخت کرتا ہے ۔ اور وہ اُن سے اپنے اُس فضل کو روک لیتا ہے جس سے اُن کے دماغ روشن اور دل اثر پذیر ہو چکے تھے ۔ بعض اوقات وہ اُن کو دی ہوئی نعمتیں بھی اُن سے چھین لیتا ہے اور اُنکی اپنی سرشت کی آلودگی کے سپرد کرتا ہے جو گناہ کے مواقع پیدا کرتی ہے ۔ مزید وہ اُنکو اُنکی خواہش، دُنیا کی آزمائش اور شیطان کی طاقت کے حوالہ کر دیتا ہے جس سے وہ اپنے آپ کو حتیٰ کہ اُن ذرائع کے تحت بھی سخت کر لیتے ہیں جن کے ذریعے خُدا دوسروں کے دلوں کو نرم کرتا ہے ۔

حوالہ جات: رومیوں 1 باب 24، 26 اور 28 آیات؛ رومیوں 11 باب 7 تا 8 آیات؛ استثنا 29 باب 4 آیت؛ متی 13 باب 12 آیت؛ متی 25 باب 29 آیت؛ استثنا 2 باب 30 آیت؛ 2۔سلاطین 8 باب 12 تا 13 آیات؛ زبور 81 کی 11 تا 12 آیات؛ 2۔تھسلنیکیوں 2 باب 10 تا 12 آیات؛ خروج 7 باب 3 آیت کیساتھ خروج 8 باب 15 اور 32 آیات؛ 2۔کرنتھیوں 2 باب 15 تا 16 آیات؛ یسعیاہ 8 باب 14 آیت؛ 1۔پطرس 2 باب 7 تا 8 آیات؛

یسعیاہ 6 باب 9 تا 10 آیت کیساتھ اعمال 28 باب 26 تا 27 آیت۔

۷) جیسا کہ عمومی طور پر خُدا کی پروردگاری تمام مخلوقات تک پھیلی ہوئی ہے اسی طرح ہر ایک مخصوص طریقے سے یہ اُسکی کلیسیا کی دیکھ بھال کرتی اور ساری چیزوں کو اُسکی بھلائی کے لیے تیار کرتی ہے۔

حوالہ جات: 1۔ تیمتھیس 4 باب 10 آیت؛ عاموس 9 باب 8 تا 9 آیات؛ رومیوں 8 باب 28 آیت؛ یسعیاہ 43 باب 3 تا 5 اور 14 آیات۔

باب6

انسان کی گراوٹ، گناہ اور اس کی سزا کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکزم: سوالات 13 تا 19 اور 82 تا 84 / ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم:
سوالات 21 تا 29 اور 149 تا 152)

۱) ہمارے پہلے والدین نے شیطان کی چالاکی اور آزمائش کی وجہ سے گمراہ ہو کر ممنوعہ پھل کھانے کا گناہ کیا۔ خُدا کی اپنی خردمند اور پاک مرضی کے تحت اُسے یہ پسند آیا کہ وہ اُنکو اس گناہ کی اجازت دے کیونکہ اس کے ذریعے اُس کا مقصد اُسکا اپنا جلال تھا۔

حوالہ جات: پیدائش 3 باب 13 آیت؛ 2۔کرنتھیوں 11 باب 3 آیت؛ رومیوں 11 باب 32 آیت۔

۲) اس گناہ سے وہ اپنی اصلی راستبازی اور خُدا سے رفاقت رکھنے سے زوال پذیر ہوئے اور اس طرح گناہ میں مردہ ہو گئے اور اُنکی روح اور جسم کی تمام ترطبعی صلاحیت اور اہلیت مکمل طور پر آلودہ ہو گئی۔

حوالہ جات: پیدائش 3 باب 6 تا 8 آیات؛ واعظ 7 باب 29 آیت؛ رومیوں 3 باب 23 آیت؛ پیدائش 2 باب 17 آیت؛ افسیوں 2 باب 1 آیت؛ ططس 1 باب 15 آیت؛ پیدائش 6 باب 5 آیت؛ یرمیاہ 17 باب 9 آیت؛ رومیوں 3 باب 10 تا 19 آیات۔

۳) چونکہ وہ تمام نسلِ انسانی کے نمائندہ تھے اس وجہ سے اُنکے گناہ کا جرم، گناہ میں

وہی موت اور آلودہ سرشت اُنکی آئندہ کی نسل سے محسوب اور پشت در پشت منتقل ہوگئی۔

حوالہ جات: پیدایش 1 باب 27 تا 28 آیات، اور پیدایش 2 باب 16 تا 17 آیت، اور اعمال 17 باب 26 آیت کیساتھ رومیوں 5 باب 12 اور 15 تا 19 آیات، اور 1۔کرنتھیوں 15 باب 21 تا 22 اور 49 آیات؛ زبور 51 کی 5 آیت؛ پیدایش 5 باب 3 آیت؛ ایوب 14 باب 4 آیت؛ ایوب 15 باب 14 آیت۔

۴) اس موروثی آلودگی کے ذریعے ہم ہر طرح کی اچھائی کی طرف قطعی طور پر بے رغبت، اس کے ناقابل اور اس کے برخلاف ہوگئے اور برائی کی طرف مائل ہوگئے جس کا نتیجہ سب حقیقی گناہ ہیں۔

حوالہ جات: رومیوں 5 باب 6 آیت؛ رومیوں 8 باب 7 آیت؛ رومیوں 7 باب 18 آیت؛ کلسیوں 1 باب 21 آیت؛ پیدایش 6 باب 5 آیت؛ پیدایش 8 باب 21 آیت؛ رومیوں 3 باب 10 تا 12 آیات؛ یعقوب 1 باب 14 تا 15 آیات؛ افسیوں 2 باب 2 تا 3 آیات؛ متی 15 باب 19 آیت۔

۵) سرشت کی یہ آلودگی نئے سرے سے پیدا ہونے والوں میں اس زندگی میں بھی باقی رہتی ہے اگرچہ مسیح کے ذریعے اس کی معافی ہو چکی اور یہ مرچکی ہے۔ لیکن سرشت کی یہ آلودگی اور اس کے تمام مظہر حقیقی اور واقعی گناہ ہیں۔

حوالہ جات: 1۔یوحنا 1 باب 8 اور 10 آیات؛ رومیوں 7 باب 14، 17 تا 18 اور 23 آیات؛ یعقوب 3 باب 2 آیت؛ امثال 20 باب 9 آیت؛ واعظ 7 باب 20 آیت؛ رومیوں 7 باب 5 اور 7 تا 8 آیات؛ گلتیوں 5 باب 17 آیت۔

٦) ہر ایک گناہ، موروثی اور حقیقی دونوں خُدا کی راست شریعت کی عدولی اور اس کی مخالفت ہے۔ گناہ اپنی ماہیت میں گنہگار کو خطاوار بناتا ہے جس سے وہ خُدا کے پاک قہر اور شریعت

کی لعنت کے تحت ہو جاتا ہے۔اس سبب سے وہ تمام روحانی،وقتی اور ابدی مصائب کے ساتھ موت کے ماتحت ہو جاتا ہے۔

حوالہ جات: 1۔یوحنا3باب4 آیت؛رومیوں2باب15 آیت؛رومیوں3باب9 اور19 آیت؛افسیوں2باب3 آیت؛گلتیوں3باب10 آیت؛رومیوں6باب23 آیت؛ افسیوں4باب18 آیت؛رومیوں8باب20 آیت؛نوحہ3باب39 آیت؛متی25باب41 آیت؛2۔تھسلنیکیوں1باب9 آیت۔

باب 7

انسان کے ساتھ خُدا کے عہد کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکزم: سوالات 16 تا 20 / ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم: سوالات 30 تا 36)

۱) خُدا اور مخلوق کے درمیان خلیج اس قدر بڑی ہے کہ حتیٰ کہ ذی شعور مخلوقات اپنے خالق کی فرمانبرداری کی پابند ہے لیکن وہ خُدا کی ازخود بے نیازی کے بغیر اُس کی برکت اور انعام سے استفادہ حاصل نہیں کر سکتے جس کا اظہار اُس نے عہد کے طور پر کیا۔

حوالہ جات: یسعیاہ 40 باب 13 تا 17 آیات؛ ایوب 9 باب 32 تا 33 آیات؛ 1۔ سموئیل 2 باب 25 آیت؛ زبور 113 کی 5 تا 6 آیات؛ زبور 100 کی 2 تا 3 آیات؛ ایوب 22 باب 2 تا 3 آیات؛ ایوب باب 35 تا 7 تا 8 آیات؛ لوقا 17 باب 10 آیت؛ اعمال 17 باب 24 تا 25 آیات۔

۲) انسان کے ساتھ پہلا عہد ''اعمال کا عہد'' ہے جس میں آدم اور اُسکی نسل سے کامل اور شخصی فرمانبرداری کی شرط پر زندگی کا وعدہ کیا گیا۔

حوالہ جات: گلتیوں 3 باب 12 آیت؛ رومیوں 10 باب 5 آیت؛ رومیوں 5 باب 12 تا 20 آیات؛ پیدائش 2 باب 17 آیت؛ گلتیوں 3 باب 10 آیت۔

۳) اپنی برگشتگی سے انسان نے اپنے آپ کو پہلے عہد کے ذریعے زندگی کے نااہل بنا دیا تاہم خُداوند کو یہ پسند آیا کہ وہ اُس سے دوسرا عہد باندھے جسے عمومی طور پر ''فضل کا عہد'' کہا

جاتا ہے۔جس میں وہ گنہگاروں کومسیح میں آزادانہ طور پر حیات اور نجات بخشتا ہے اور اُن سے مسیح پر ایمان کا تقاضا کرتا ہے تا کہ وہ بچ جائیں اور وہ جن کو اُس نے زندگی کے لیے مقرر کیا ہے اُن سے روح القدس کا وعدہ کرتا ہے اور اُنکو ایمان لانے کے لیے آمادہ کرتا اور اس کے لائق بناتا ہے۔

حوالہ جات: گلتیوں 3 باب 20 آیت؛ رومیوں 8 باب 3 آیت؛ رومیوں 3 باب 20 تا 21 آیات؛ پیدائش 3 باب 15 آیت؛ یسعیاہ 42 باب 6 آیات؛ مرقس 16 باب 15 تا 16 آیات؛ یوحنا 3 باب 16 آیت؛ رومیوں 10 باب 6 اور 9 آیات؛ گلتیوں 3 باب 11 آیت؛ حزقی ایل 36 باب 26 تا 27 آیات؛ یوحنا 6 باب 44 تا 45 آیات۔

۴) فضل کا یہ عہد اکثر کلامِ مقدس میں ''عہد'' کے نام سے پیش کیا جاتا ہے جس میں مسیح یسوع کی موت کی بدولت ابدی میراث اور اس کے ہمراہ تمام تر اشیا ورثہ میں ملی ہیں۔

حوالہ جات: عبرانیوں 9 باب 15 تا 17 آیات؛ عبرانیوں 7 باب 22 آیت؛ لوقا 22 باب 20 آیت؛ 1۔کرنتھیوں 11 باب 25 آیت۔

۵) شریعت اور انجیل کے وقت اس عہد کا انتظام مختلف طور پر ہوا، شریعت کے تحت اس کا انتظام وعدوں، نبوتوں، قربانیوں، ختنہ، فسح کے برّہ اور یہودی لوگوں کو دی گئی مختلف رسومات کے ذریعے کیا گیا جو مسیح کی آمد کا عکس تھیں۔ یہ اُس وقت کے لیے روح القدس کے کام سے موعودہ مسیح میں ایمان کے لئے برگزیدوں کی ہدایت اور ترقی کے واسطے مناسب اور موثر تھیں جس کے ذریعے وہ گناہوں کی کامل معافی اور ابدی زندگی حاصل کرتے تھے۔ عہد کا یہ انتظام پرانا عہد نامہ کہلاتا ہے۔

حوالہ جات: 2۔کرنتھیوں 3 باب 6 تا 9 آیات؛ عبرانیوں 8 تا 10 ابواب؛ رومیوں 4 باب 11 آیت؛ کلسیوں 2 باب 11 تا 12 آیات؛ 1۔کرنتھیوں 5 باب 7 آیت؛ 1۔کرنتھیوں 10 باب 1 تا 4 آیات؛ عبرانیوں 11 باب 13 آیات؛ یوحنا 8 باب 56 آیات؛ گلتیوں 3 باب 7 تا 9 اور 14 آیات۔

۶) انجیل کے تحت جب مسیح جو اصل ہے ظاہر ہوا تو وہ رسمیں جن پر اس عہد کا نفاذ ہوتا ہے وہ کلام کی منادی، بپتسمہ اور عشائے ربانی کے سا کرامنٹوں کی ادائیگی ہے۔ جو اگرچہ تعداد میں کم اور ادائیگی اور ظاہری جلال میں سادہ ہیں لیکن ان میں یہ عہد اور زیادہ کاملیت، وضاحت اور روحانی قوتِ تاثیر سے پیش کیا گیا ہے جسے نیا عہد نامہ کہتے ہیں۔ اس لیے فضل کے دو عہد نہیں ہیں جو اپنے جوہر میں مختلف ہیں بلکہ مختلف انتظامات کے تحت ایک ہی ہیں۔

حوالہ جات: کلسیوں 2باب 17 آیت؛ متی 28باب 19 تا 20 آیات؛ 1۔کرنتھیوں 11 باب 23 تا 25 آیات؛ عبرانیوں 12باب 22 تا 28 آیات؛ یرمیاہ 31باب 33 تا 34 آیات؛ متی 28باب 19 آیت؛ افسیوں 2باب 15 تا 19 آیات؛ لوقا 22 باب 20 آیت؛ گلتیوں 3باب 14 اور 16 آیات؛ رومیوں 4باب 3، 6، 16 تا 17 اور 23 تا 24 آیات؛ عبرانیوں 13باب 8 آیت؛ اعمال 15باب 11 آیت۔

باب8

خُدااورانسان کے مابین درمیانی مسیح کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکزم: سوالات 21 تا 28 / ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم:
سوالات 32 تا 55 اور 57)

۱) خُدا کو اپنے ابدی مقصد میں یہ پسند آیا کہ وہ خُداوند یسوع اپنے اکلوتے بیٹے کو خُدا اور انسان کے مابین درمیانی چُنے اور مقرر کرے جو نبی، کاہن اور بادشاہ، کلیسیا کا سر اور منجی، تمام اشیا کا وارث اور دُنیا کا منصف ہے۔ جسکو اُس نے ابدیت سے اُس کی نسل ہونے کے لیے ایک قوم دی تا کہ وہ ٹھیک وقت پر اُسکے ذریعے مخلصی پائیں، بلائے جائیں، راستباز ٹھہرائے جائیں، مقدس بنیں اور جلال پائیں۔

حوالہ جات: یسعیاہ 42 باب 1 آیت؛ 1۔پطرس 1 باب 19 تا 20 آیات؛ یوحنا 3 باب 16 آیت؛ 1۔تیمتھیس 2 باب 5 آیت؛ اعمال 3 باب 22 آیت؛ عبرانیوں 5 باب 5 تا 6 آیات؛ زبور 2 کی 6 آیت؛ لوقا 1 باب 33 آیت؛ افسیوں 5 باب 23 آیت؛ عبرانیوں 1 باب 2 آیت؛ اعمال 17 باب 31 آیت؛ یوحنا 17 باب 6 آیت؛ زبور 22 باب 30 آیت؛ یسعیاہ 53 باب 10 آیت؛ 1۔تیمتھیس 2 باب 6 آیت؛ یسعیاہ 55 باب 4 تا 5 آیات؛ 1۔کرنتھیوں 1 باب 30 آیت۔

۲) خُدا کا بیٹا، تثلیث کا دوسرا اقنوم، حقیقی اور ابدی خُدا کہلانے والا، باپ کے ساتھ ہم جوہر اور برابر ہے۔ اُس نے وقت پورا ہونے پر تمام تر ضروری خواص اور عمومی کمزوریوں کے

ساتھ انسان کی صورت اختیار کی لیکن بیگناہ رہا۔ روح القدس کی قدرت سے کنواری مریم کے پیٹ میں پڑا اور اُسکی نسل ٹھہرا۔ اس لیے پوری طرح کامل اور واضح طور پر دو الگ ذاتیں یعنی الوہیت اور بشریت ایک ہی شخص میں نا قابلِ جُدا طور پر بغیر کسی تبدیلی، آمیزش اور الجھاو کے باہم مل گئیں۔ یہ شخصیت حقیقی خُدا اور حقیقی انسان ہے تاہم واحد مسیح ہے جو خُدا اور انسان کے مابین درمیانی ہے۔

حوالہ جات: یوحنا 1 باب 1 اور 14 آیات؛ 1۔یوحنا 5 باب 20 آیت؛ فلپیوں 2 باب 6 آیت؛ گلتیوں 4 باب 4 آیت؛ عبرانیوں 2 باب 14 اور 16 تا 17 آیات؛ عبرانیوں 4 باب 15 آیت؛ لوقا 1 باب 27 اور 31 اور 35 آیات؛ گلتیوں 4 باب 4 آیت؛ لوقا 1 باب 35 آیات؛ کلسیوں 2 باب 9 آیت؛ رومیوں 9 باب 5 آیت؛ 1۔پطرس 3 باب 18 آیت؛ 1۔تیمتھیس 3 باب 16 آیت؛ رومیوں 1 باب 3 تا 4 آیات؛ 1۔تیمتھیس 2 باب 5 آیت۔

۳) خداوند یسوع اپنی انسانی ذات میں الٰہی ذات سے متحد تھا اور روح القدس کے ساتھ بے حد مقدس اور مسح کیا گیا جس میں حکمت اور معرفت کے سب خزانے رکھے ہیں۔ باپ کو پسند آیا کہ اُسی میں ساری معموری بسے تا کہ وہ مقدس، بے عیب، بے داغ اور فضل اور سچائی سے معمور ہو۔ اور وہ پوری طرح درمیانی اور ضامن کے عہدے کے لیے تیار ہو۔ یہ عہدہ اُس نے اپنے آپ نہیں لیا بلکہ باپ کی طرف سے اس کے لیے بلایا گیا ہے جس نے ساری قدرت اور عدالت اُسکے ہاتھ میں دی ہے اور اُس سے کہا کہ وہ اس کا نفاذ کرے۔

حوالہ جات: زبور 45 کی 7 آیت؛ یوحنا 3 باب 34 آیت؛ کلسیوں 2 باب 3 آیت؛ کلسیوں 1 باب 19 آیت؛ عبرانیوں 7 باب 26 آیت؛ یوحنا 1 باب 14 آیت؛ اعمال 10 باب 38 آیت؛ عبرانیوں 12 باب 24 آیت؛ عبرانیوں 7 باب 22 آیت؛ عبرانیوں 5 باب 4 تا 5 آیات؛ یوحنا 5 باب 22 اور 27 آیات؛ متی 28 باب 18 آیت؛ اعمال 2 باب 36 آیت۔

۴) یہ عہدہ مسیح یسوع نے نہایت خوشی سے اختیار کیا، اس عہدے کی بجا آوری کے لیے وہ شریعت کے ماتحت ہو گیا اور اسکو مکمل طور پر پورا کیا، اپنے بدن میں بہت المناک دُکھ

برداشت کیے، مصلوب ہوا، مر گیا، دفن ہوا اور موت کی قدرت کے تلے رہا لیکن اُسکے سڑنے کی نوبت نہ پہنچی۔ تیسرے دن اُسی بدن کے ساتھ وہ مردوں میں سے جی اُٹھا جس کے ساتھ اُس نے دُکھ اُٹھائے اور اسی بدن میں وہ آسمان پر چڑھ گیا جہاں وہ باپ کی داہنی طرف بیٹھا شفاعت کر رہا ہے اور دُنیا کے آخر پر انسانوں اور فرشتوں کی عدالت کرنے آئے گا۔

حوالہ جات: زبور 40 کی 7 تا 8 آیات کیساتھ عبرانیوں 10 باب 5 تا 10 آیات؛ یوحنا 10 باب 18 آیت؛ فلپیوں 2 باب 8 آیت؛ گلتیوں 4 باب 4 آیت؛ متی 3 باب 15 آیت؛ متی 5 باب 17 آیت؛ متی 26 باب 37 تا 38 آیات؛ لوقا 22 باب 44 آیت؛ متی 27 باب 46 آیت؛ متی 20 تا 27 ابواب؛ فلپیوں 2 باب 8 آیت؛ اعمال 2 باب 23 تا 24 اور 27 آیات؛ اعمال 13 باب 37 آیت؛ رومیوں 6 باب 9 آیت؛ 1۔کرنتھیوں 15 باب 3 تا 4 آیات؛ یوحنا 20 باب 25 اور 27 آیات؛ مرقس 16 باب 19 آیت؛ رومیوں 8 باب 34 آیت؛ عبرانیوں 9 باب 24 آیت؛ عبرانیوں 7 باب 25 آیت؛ رومیوں 14 باب 9 تا 10 آیات؛ اعمال 1 باب 11 آیت؛ اعمال 10 باب 42 آیت؛ متی 13 باب 40 تا 42 آیات؛ یہوداہ 6 آیت؛ 2۔پطرس 2 باب 4 آیت۔

۵) خُداوند یسوع اپنی کامل فرمانبرداری اور قربانی سے جو اُس نے ابدی روح کے ذریعے خُدا کو دی اور باپ کے انصاف کے تقاضا کو مکمل طور پر پورا کر کے اُن سب کے لئے جن کو باپ نے اُس کو دیا ہے۔ اُس نے خُدا کی بادشاہی میں نہ صرف میل ملاپ کو بلکہ ابدی میراث کو بھی خریدا ہے۔

حوالہ جات: رومیوں 5 باب 19 آیت؛ عبرانیوں 9 باب 14 اور 16 آیات؛ عبرانیوں 10 باب 14 آیت؛ افسیوں 5 باب 2 آیت؛ رومیوں 3 باب 25 تا 26 آیات؛ دانی ایل 9 باب 24 اور 26 آیات؛ کلسیوں 1 باب 19 تا 20 آیات؛ افسیوں 1 باب 11 اور 14 آیات؛ یوحنا 17 باب 2 آیت؛ عبرانیوں 9 باب 12 اور 15 آیات۔

۶) اگرچہ نجات کے کام کی تکمیل مسیح یسوع کی تجسیم اور قیامت تک ہوئی لیکن اس کی

قدرت، تاثیراور فوائد کا اطلاق دُنیا کی ابتدا سے چُنے ہوؤں پر ہر دور میں مسلسل ہوتا رہا ہے۔ اُن وعدوں، نمونوں، قربانیوں میں اور اِن سے جن کے ذریعے مسیح ظاہر ہوا تاکہ عورت کی نسل بنے جو سانپ کے سر کو کچلے گا اور بنائے عالم کے وقت سے ذبح کیا ہوا برّہ ہے۔ وہ کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے۔

حوالہ جات: گلتیوں 4 باب 4 تا 5 آیات؛ پیدائش 3 باب 15 آیت؛ مکاشفہ 13 باب 8 آیت؛ عبرانیوں 13 باب 8 آیت۔

۷) شفاعت کے کام میں مسیح دونوں ذاتوں کے مطابق عمل کرتا ہے۔ ہر ایک ذات وہ کچھ کرتی ہے جو اُسے مناسب ہے لیکن اُسکی شخصیت کے اتحاد کے سبب جو ایک ذات کے لیے موزوں ہے وہ بعض اوقات کلام میں دوسری ذات کے اقنوم سے موسوم کیا گیا ہے۔

حوالہ جات: عبرانیوں 9 باب 14 آیت؛ 1۔ پطرس 3 باب 18 آیت؛ اعمال 20 باب 28 آیت؛ یوحنا 3 باب 13 آیت؛ 1۔ یوحنا 3 باب 16 آیت۔

۸) وہ سب جن کے لیے مسیح نے نجات خریدی وہ یقینی اور موثر طور پر اُن پر اس کا اطلاق کرتا اور اسے منتقل کرتا ہے۔ اُنکے لیے شفاعت کرتا اور اُن پر کلام میں اور اس کے ذریعے نجات کے بھید کھولتا ہے۔ وہ اُنکو اپنی روح کے ذریعے موثر طور پر ایمان لانے اور فرمانبرداری کرنے کے لیے قائل کرتا اور اپنے کلام اور روح کے ذریعے اُنکے دلوں پر حکومت کرتا ہے۔ وہ اپنی مطلق قدرت اور حکمت سے ایسے انداز اور طریقوں سے اُنکے تمام دشمنوں پر غالب آتا ہے جو اُسکے عجیب اور بے قیاس انتظام کے مطابق ہیں۔

حوالہ جات: یوحنا 6 باب 37 اور 39 آیات؛ یوحنا 10 باب 15 تا 16 آیات؛ 1۔ یوحنا 2 باب 1 تا 2 آیات؛ رومیوں 8 باب 34 آیت؛ یوحنا 15 باب 13 اور 15 آیات؛ افسیوں 1 باب 7 تا 9 آیات؛ یوحنا 17 باب 6 آیت؛ یوحنا 14 باب 26 آیت؛ عبرانیوں 12 باب 2 آیت؛ 2۔ کرنتھیوں 4 باب 13 آیت؛ رومیوں 8 باب 9 اور 14 آیات؛ رومیوں 15 باب 18 تا 19 آیات؛ یوحنا 17 باب 17 آیت؛ زبور 110 کی 1 آیت؛ 1۔ کرنتھیوں 15 باب 25 تا 26 آیات؛ ملاکی 4 باب 2 تا 3 آیات؛ کلسیوں 2 باب 15 آیت۔

باب 9

آزاد مشیت (مرضی) کے بارے میں

۱) خُدا نے انسان کو مشیت ایسی فطری آزادی کے ساتھ بخشی ہے کہ نہ تو یہ جبری ہے اور نہ ہی یہ فطرت کی مطلق ضرورت کے تحت اچھائی یا برائی کا تعین کرتی ہے۔

حوالہ جات: متی 17 باب 12 آیت؛ یعقوب 1 باب 14 آیت؛ استثنا 30 باب 19 آیت۔

۲) انسان اپنی بے گناہی کی حالت میں اچھائی کی آرزو، تعمیل اور خُدا کی خوشنودی کی آزادی اور صلاحیت رکھتا تھا۔ تاہم ایسا نا قابل تغیر انداز میں نہیں تھا وہ اس حالت سے گر سکتا تھا۔

حوالہ جات: واعظ 7 باب 29 آیت؛ پیدایش 1 باب 26 آیت؛ پیدایش 2 باب 16 تا 17 آیات؛ پیدایش 3 باب 16 آیت۔

۳) انسان اپنی برگشتگی سے گناہ کی حالت میں نجات کے ہمراہ کسی روحانی اچھائی کی آرزو اور صلاحیت مکمل طور پر کھو بیٹھا۔ اس طرح جسمانی آدمی کے طور پر اچھائی کا مخالف اور گناہ میں مردہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنی طاقت سے اپنے آپ کو تبدیل کرنے یا اس کے لیے تیار کرنے کے قابل نہیں۔

حوالہ جات: رومیوں 5 باب 6 آیت؛ رومیوں 8 باب 7 آیت؛ یوحنا 15 باب 5 آیت؛ رومیوں 3 باب 10 اور 12 آیات؛ افسیوں 2 باب 1 اور 5 آیات؛ کلسیوں 2 باب 13

آیت؛ یوحنا 6 باب 44 اور 65 آیات؛ افسیوں 2 باب 2 تا 5 آیات؛ 1۔کرنتھیوں 2 باب 14 آیت؛ ططس 3 باب 3 تا 5 آیات۔

۴) جب خُدا کسی گنہگار کو تبدیل کرتا ہے اور اُسے فضل کی حالت میں منتقل کرتا ہے تو وہ اُسے گناہ اور اُسکو فطری غلامی سے آزاد کرتا ہے۔ اور صرف اپنے فضل کے ذریعے اُسے روحانی طور پر اچھائی کی آرزو رکھنے اور اسکو عملاً کرنے کے قابل بناتا ہے۔ لیکن اُسکے اندر آلودگی کی باقیات کی وجہ سے وہ نہ تو مکمل طور پر اور نہ صرف اچھائی کی آرزو کرتا ہے بلکہ وہ برائی کی آرزو بھی کرتا ہے۔

حوالہ جات: کلسیوں 1 باب 13 آیت؛ یوحنا 8 باب 34 اور 36 آیات؛ فلپیوں 2 باب 13 آیت؛ رومیوں 6 باب 18 اور 22 آیات؛ گلتیوں 5 باب 17 آیت؛ رومیوں 7 باب 15 اور 18 تا 19 اور 21 اور 23 آیات۔

۵) انسان کی مشیت صرف اور صرف جلال کی حالت میں سوائے اچھائی کرنے کے مکمل طور پر اور غیر متغیر طریقے سے آزاد ہوتی ہے۔

حوالہ جات: افسیوں 4 باب 13 آیت؛ عبرانیوں 12 باب 23 آیت؛ 1۔یوحنا 3 باب 2 آیت؛ یہوداہ 24 آیت۔

باب 10

موثر بلاہٹ کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکزم: سوالات 31 تا 32 / ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم: سوالات 66 تا 68)

۱) وہ سب جن کو خُدا نے زندگی کے لیے مقرر کیا اور اپنے ٹھہرائے ہوئے وقت پر اُس کو پسند آیا کہ صرف اُن ہی کو اپنے کلام اور روح کے ذریعے موثر طور پر بلائے۔ جو فطری طور پر گناہ اور موت کی حالت میں تھے خُدا اُنہیں مسیح یسوع کے ذریعے نجات اور فضل کے لئے بلاتا ہے۔ اُن کے دلوں کو روحانی اور نجات بخش طور سے منور کرتا ہے تاکہ وہ خُدا کی باتوں کو سمجھ سکیں۔ اُن میں سے سنگین دل نکال کر اُن کو گوشتین دل عطا کرتا ہے۔ اُن کی آرزؤں کو نیا بناتا اور اپنی مطلق قدرت سے اُن کو اچھائی کا قصد بخشتا اور موثر طور پر مسیح کے قریب لاتا ہے۔ تاہم وہ ایسا اس انداز میں کرتا ہے کہ اُس کے فضل کے ذریعے آمادگی کے سبب وہ مسیح کے پاس بڑی آزادی سے آتے ہیں۔

حوالہ جات: رومیوں 8 باب 30 آیت؛ رومیوں 11 باب 17 آیت؛ افسیوں 1 باب 10 تا 11 آیات؛ 2۔ تھسلنکیوں 2 باب 13 تا 14 آیات؛ 2۔ کرنتھیوں 3 باب 3 اور 6 آیات ؛ رومیوں 8 باب 2 آیت؛ افسیوں 2 باب 1 تا 5 آیات؛ 2۔ تیمتھیس 1 باب 9 تا 10 آیات؛ اعمال 26 باب 18 آیات؛ 1۔ کرنتھیوں 2 باب 10 اور 12 آیات؛ افسیوں 1 باب 17 تا 18 آیات؛ حزقی ایل 36 باب 26 آیت؛ حزقی ایل 11 باب 19 آیت ؛ فلپیوں 2 باب 13 آیت؛ استثنا 30 باب 6 آیت؛ حزقی ایل 36 باب 27 آیات؛ افسیوں 1 باب 19 آیت ؛ یوحنا 6 باب 44 تا 45 آیات؛ غزل و غزلات 1 باب 4 آیت؛ زبور 110 کی 3 آیت؛ یوحنا 6 باب 37 آیت؛ رومیوں 6 باب 16 تا 18 آیات۔

۲) یہ صرف خُدا کے خود مختار اور خاص فضل کی موثر بلاہٹ ہے نہ کہ یہ انسان میں کسی

شے کی پیش بینی پر مبنی ہے جو کہ اس میں اُس وقت تک مکمل طور پر مجہول ہوتی ہے جب تک کہ اُسے روح القدس کے ذریعے زندہ اور نیا نہیں بنایا جاتا۔ جس کے باعث وہ اس بلاہٹ کے جواب کے قابل بنایا جاتا اور اس میں پیش کردہ اور منتقل شدہ فضل کو قبول کرتا ہے۔

حوالہ جات: 2۔ تیمتھیس 1 باب 9 آیت؛ ططس 3 باب 4 تا 5 آیات؛ افسیوں 2 باب 4 تا 5 اور 8 تا 9 آیات؛ رومیوں 9 باب 11 آیت؛ 1۔ کرنتھیوں 2 باب 14 آیت؛ رومیوں 8 باب 7 آیت؛ افسیوں 2 باب 5 آیت؛ یوحنا 6 باب 37 آیت؛ حزقی ایل 36 باب 27 آیت؛ یوحنا 5 باب 25 آیت۔

۳) برگزیدہ نومولود جو شیر خوارگی میں مرتے ہیں وہ مسیح جو جب، جہاں اور جیسے چاہے کام کرتا ہے اُسکے ذریعے اور روح کے وسیلہ سے نئے سرے سے پیدا ہوئے اور بچائے گئے ہیں۔ اور ایسے سب برگزیدہ لوگ بھی اسی طرح ہیں جو کلام کی منادی کی بیرونی بلاہٹ کے حصول کے قابل نہیں ہیں۔

حوالہ جات: لوقا 18 باب 15 تا 16 آیات، اور اعمال 2 باب 8 تا 39 آیات، اور یوحنا 3 باب 3 اور 5 آیات، اور 1۔ یوحنا 5 باب 12 آیت، اور رومیوں 8 باب 9 آیت کا موازنہ کریں یوحنا 3 باب 8 آیت؛ 1۔ یوحنا 5 باب 12 آیت؛ اعمال 4 باب 12 آیت۔

۴) دیگر جو برگزیدہ نہیں اگرچہ وہ کلام کی منادی سے بلائے جائیں اور روح کے بعض عمومی افعال بھی رکھتے ہوں لیکن وہ نہ تو کبھی بھی حقیقی طور پر مسیح کے پاس آتے ہیں اور نہ ہی نجات پاتے ہیں۔ مسیحی مذہب کے انکاری لوگ کسی بھی اور طریقے سے نجات نہیں پا سکتے چاہے وہ فطرت کی تجلی کے ذریعے اور اپنے مذہب کے دستور کے مطابق اپنی زندگیوں کو جتنا بھی باقاعدہ بنا لیں۔ اور ایسا دعویٰ کرنا اور اس پر قائم ہونا کہ وہ کسی اور طریقے سے بچ جائیں گے ایسا تصور انتہائی مہلک ہے اور اسے قابل نفرت ہونا چاہیے۔

حوالہ جات: متی 22 باب 14 آیت؛ متی 7 باب 22 آیت؛ متی 13 باب 20 تا 21 آیات؛ عبرانیوں 6 باب 4 تا 5 آیات؛ یوحنا 6 باب 64 تا 66 آیات؛ یوحنا 8 باب 24 آیت؛ اعمال 4 باب 12 آیت؛ یوحنا 14 باب 6 آیت؛ افسیوں 2 باب 12 آیت؛ یوحنا 4 باب 22

آیت؛ یوحنا17باب 3 آیت؛ 2۔یوحنا9 تا11 آیات؛ 1۔کرنتھیوں16باب 22 آیت؛گلتیوں 1باب6 تا8 آیت۔

باب 11

تصدیق یعنی راستباز ٹھہرائے جانے کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکِزم: سوالات 32 تا 33 اور 36 /
ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکِزم: سوالات 70 تا 73 اور 77)

ا) وہ جن کو خُدا موثر طور پر بلاتا اور اُن کو راستباز بھی ٹھہراتا ہے وہ ایسا اُن میں راستبازی کے نفوذ سے نہیں کرتا بلکہ اُن کے گناہ معاف کرنے اور اُنکو راستباز کے طور پر شمار اور قبول کرنے کے ذریعے کرتا ہے۔ وہ اپنے اندر کسی خلقی چیز یا کسی کام کے باعث نہیں بلکہ صرف مسیح کی خاطر راستباز ٹھہرائے گئے ہیں۔ اور نہ ہی اُنکی یہ راستبازی ایمان کے کسی عمل سے ہے یا پھر کسی دوسری مسیحی فرمانبرداری کے وسیلے ہے بلکہ یہ راستبازی مسیح کی فرمانبرداری اور قربانی میں خُدا کی تشفی سے اُنکے ساتھ محسوب ہوتی ہے جو ایمان کے ذریعے اُسکو قبول کرتے اور مسیح کی راستبازی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ یہ ایمان اُنکی اپنی طرف سے نہیں بلکہ خُدا کی مفت بخشش ہے۔

حوالہ جات: رومیوں 8 باب 30 آیت؛ رومیوں 3 باب 24 آیت؛ رومیوں 4 باب 5 تا 8 آیات؛ 2۔کرنتھیوں 5 باب 19 اور 21 آیات؛ رومیوں 3 باب 22 اور 24 تا 25 اور 27 تا 28 آیات؛ ططس 3 باب 5 اور 7 آیات؛ افسیوں 1 باب 7 آیت؛ یرمیاہ 23 باب 6 آیت؛ 1۔کرنتھیوں 1 باب 30 تا 31 آیات؛ رومیوں 5 باب 17 تا 19 آیات؛ اعمال 10 باب 43 آیت؛ گلتیوں 2 باب 16 آیت؛ فلپیوں 3 باب 9 آیت؛ اعمال 13 باب 38 تا 39 آیات؛ افسیوں 2 باب 7 تا 8 آیات۔

۲) ایمان۔مسیح کو قبول کرنا اور اُس پر اور اُسکی راستبازی پر بھروسہ کرنا ہی تصدیق اور راستباز ٹھہرائے جانے کا واحد وسیلہ ہے۔تاہم راستباز ٹھہرائے جانے والے شخص میں یہ واحد فضل نہیں ہے بلکہ یہ ہمیشہ دیگر نجات بخش رحمتوں کے ہمراہ ہوتا ہے اور یہ مردہ ایمان نہیں بلکہ محبت کے ذریعے کام کرتا ہے۔

حوالہ جات: یوحنا1باب 12 آیت؛رومیوں 3باب28 آیت؛ رومیوں 5باب 1 آیت؛یسعیاہ2باب17اور22اور26 آیات؛گلتیوں5باب6 آیت۔

۳) جن کو اُس نے راستباز ٹھہرایا ہے مسیح نے اپنی فرمانبرداری اور موت کے ذریعے اُن سب کے قرض کو مکمل طور پر معاف کیا ہے۔اور اپنے باپ کے انصاف کے تقاضا کو اُن کی خاطر صحیح، حقیقی اور مکمل طور پر پورا کیا ہے۔تاہم باپ کی طرف سے اُنکے لیے بیٹا بخشا گیا اور اُنکی بجائے بیٹے کی فرمانبرداری اور تشفی قبول کی گئی ۔اور یہ اُن میں کسی خوبی کی بدولت نہیں بلکہ اُنکی تصدیق فقط مفت فضل سے ہوتی ہے تاکہ خُدا کا صحیح انصاف اور فراوان فضل گنہگاروں کی تصدیق میں جلال پائے۔

حوالہ جات: رومیوں5باب 8 تا 10 اور 19 آیات؛ 1۔تیمتھیس 2باب 5 تا 6 آیات ؛ عبرانیوں10باب10اور14 آیات؛دانی ایل9باب24اور26 آیات؛ یسعیاہ53 باب 4 تا6اور10 تا12 آیات؛ رومیوں8باب32 آیت؛ 2۔کرنتھیوں5باب21 آیت؛متی 3باب17 آیت؛افسیوں5باب2 آیت؛رومیوں3باب24 آیت؛افسیوں 1باب 7 آیت؛ رومیوں3باب26 آیت؛افسیوں2باب7 آیت۔

۴) خُدا نے تمام برگزیدوں کو راستباز ٹھہرانے کا فیصلہ ابدیت سے کیا اور وقت پورا ہونے پر مسیح اُنکے گناہوں کے لیے موا اور اُنکی تصدیق کے لیے دوبارہ زندہ ہوا۔تاہم جب تک روح القدس اُن پر درحقیقت مسیح کا اطلاق نہیں کرتا اُس وقت تک وہ راستباز نہیں ٹھہرائے جاتے۔

حوالہ جات: گلتیوں3باب8 آیت؛1۔پطرس1باب2اور19 تا20 آیات؛رومیوں

8باب30 آیت؛ گلتیوں4باب4 آیت؛ 1۔ تیمتھیس 2باب6 آیت؛ رومیوں 4باب 25 آیت؛ کلسیوں 1باب 21 تا22 آیات؛ گلتیوں 2باب16 آیت؛ ططس 3باب 3 تا7 آیات۔

۵) وہ جو راستباز ٹھہرائے گئے ہیں خُدا مسلسل اُنکے گناہ معاف کرتا ہے۔ اگر چہ وہ تصدیق کی حالت سے کبھی بھی گر نہیں سکتے لیکن وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے خُدا کی پدرانہ خفگی کے تلے آسکتے ہیں اور شاید وہ اپنا چہرا اُنکی طرف تب تک نہ کرے جب تک وہ خاکسار نہیں ہوتے، اپنے گناہوں کا اقرار نہیں کرتے، ایمان کی تجدید نہیں کرتے اور توبہ نہیں کرتے۔

حوالہ جات: متی 6باب 12 آیت؛ 1۔ یوحنا 1باب 7اور 9 آیات؛ 1۔ یوحنا 2باب 1 تا2 آیات؛ لوقا 22باب 32 آیت؛ یوحنا 10باب 28 آیت؛ عبرانیوں 10باب 14 آیت؛ زبور 89 کی 31 تا33 آیات؛ زبور 51 کی 7 تا12 آیات؛ زبور 32 کی 7 آیت؛ متی 26باب 75 آیت؛ 1۔ کرنتھیوں 11باب 30اور 32 آیات؛ لوقا 1باب 20 آیت۔

۶) پرانے عہدنامے کے ایمانداروں کی تصدیق ہر ایک لحاظ سے نئے عہدنامے کے ایمانداروں کی تصدیق کی طرح تھی۔

حوالہ جات: گلتیوں 3باب 9اور 13 تا14 آیات؛ رومیوں 4باب 22 تا24 آیات؛ عبرانیوں 13باب 8 آیت۔

باب 12

لے پالک ہونے کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکزم: سوالات 32،34،36 / ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم: سوالات 74)

ا) وہ سب جو راستباز ٹھہرائے گئے ہیں اُنکو خُدا اپنے اکلوتے بیٹے مسیح یسوع میں اور اُسکے لیے لے پالک ہونے کے فضل میں شریک کرتا ہے۔ اس عمل سے وہ خُدا کے فرزندوں میں شمار کیے جاتے اور اس تعلق کی آزادی اور استحقاق سے استفادہ حاصل کرتے ہیں۔ اُنکو اُسکا نام بخشا گیا ہے، وہ لے پالک ہونیکی روح حاصل کرتے، فضل کے تخت تک دلیری کے ساتھ رسائی رکھتے اور خُدا کو ''ابّا'' باپ کہہ کر پکار سکتے ہیں۔ خُدا باپ کی طرح اُن پر ترس کھاتا، اُنکی محافظت کرتا، اُنکو مہیا کرتا اور اُنکو تنبیہ کرتا ہے لیکن کبھی بھی اُنکو رد نہیں کرتا بلکہ نجات کے دن تک اُن پر مہر کرتا ہے اور وہ ابدی نجات کے طور پر اُسکے وعدوں کے وارث ہیں۔

حوالہ جات: افسیوں 1 باب 5 آیت؛ گلتیوں 4 باب 4 تا 5 آیات؛ رومیوں 8 باب 17 آیت؛ یوحنا 1 باب 12 آیت؛ یرمیاہ 14 باب 9 آیت؛ 2۔ کرنتھیوں 6 باب 18 آیت؛ مکاشفہ 3 باب 12 آیت؛ رومیوں 8 باب 15 آیت؛ افسیوں 3 باب 12 آیت؛ رومیوں 5 باب 2 آیت؛ گلتیوں 4 باب 6 آیت؛ زبور 103 کی 13 آیت؛ امثال 14 باب 26 آیت؛ متی 6 باب 30 اور 32 آیات؛ 1۔ پطرس 5 باب 7 آیت؛ نوحہ 3 باب 31 آیت؛ افسیوں 4 باب 30 آیت؛ عبرانیوں 6 باب 12 آیت؛ 1۔ پطرس 1 باب 3 تا 4 آیات؛ عبرانیوں 1 باب 14 آیت۔

تقدیس کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکزم: سوالات 32اور35 تا36 /
ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم: سوالات 75 تا78)

۱) وہ جو موثر طور پر بلائے گئے اور نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں، اپنے اندر نئے دل اور نئی روح کے وجود سے اور مسیح کی موت اور دوبارہ جی اُٹھنے کی قدرت سے، اُسکے کلام اور اُسکی روح کے بسنے سے اُنکی حقیقی اور شخصی طور پر مزید تقدیس ہوتی ہے۔اُن میں گناہ کے جسم کا تسلط ختم ہو گیا ہے اور گناہ کی مختلف خواہشات مسلسل کمزور ہوتی اور مرتی جاتی ہیں۔اور وہ نجات بخش فضل میں تسلسل کے ساتھ حقیقی پاکیزگی کے عمل کے لیے زندہ کیے جاتے اور قوت پاتے ہیں جس کے بغیر کوئی شخص خُدا کو نہیں دیکھے گا۔

حوالہ جات: 1۔کرنتھیوں6باب11 آیت؛ اعمال20باب32 آیت؛ فلپیوں 3 باب 10 آیت ؛رومیوں6باب5 تا6 آیات؛ یوحنا17باب17 آیت؛ افسیوں5باب 26 آیت؛ 2۔تھسلنیکیوں2باب13 آیت؛رومیوں6باب6اور14 آیات؛ گلتیوں 5باب 24 آیت؛ رومیوں8باب13 آیت؛کلسیوں1باب11 آیت؛افسیوں3باب 16 تا19 آیات؛ 2۔کرنتھیوں7باب1 آیت؛عبرانیوں12باب14 آیت۔

۲) یہ تقدیس اگرچہ انسان کی زندگی میں نامکمل رہتی ہے لیکن اُسکی پوری سرشت پر اثر انداز ہوتی ہے۔گناہ کی آلودگی کا بقیہ اُسکی سرشت کے ہر حصے میں رہتا ہے اور جہاں سے مسلسل اور ناقابل مصالحت جنگ وقوع پذیر ہوتی ہے۔جسم روح کے خلاف اور روح جسم کے

خلاف حالتِ جنگ میں ہیں۔

حوالہ جات: 1۔تھسلنیکیوں 5باب 23 آیت؛ 1۔یوحنا 1باب 10 آیت؛ رومیوں 7باب 18اور 23 آیات؛ فلپیوں 3باب 12 آیت؛ گلتیوں 5باب 17 آیت؛ 1۔پطرس 2باب 11 آیت۔

۳) اگرچہ اس جنگ میں گناہ کی آلودگی کا بقیہ وقتی طور پر بہت حد تک غالب نظر بھی آئے تاہم مسیح کے تقدیسی روح کی قوت کی مسلسل دستیابی سے نئی سرشت اس پر غالب آتی ہے۔ اور یوں ایماندار فضل میں نشو ونما پاتے ہیں اور خُدا کے خوف میں کمال قدوسیت کی جانب بڑھتے جاتے ہیں۔

حوالہ جات: رومیوں 7باب 23 آیت؛ رومیوں 6باب 14 آیت؛ 1۔یوحنا 5باب 4 آیت؛ افسیوں 4باب 15 تا 16 آیات؛ 2۔پطرس 3باب 18 آیت؛ 2۔کرنتھیوں 3باب 18 آیت؛ 2۔کرنتھیوں 7باب 1 آیت۔

باب 14

نجات بخش ایمان کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر کیٹیکزم مختصر: سوال 29 تا 30 /
ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم: سوالات 60 اور 72 تا 73)

۱) ایمان کا فضل جس کے ذریعے برگزیدہ لوگ اپنی روحوں کی نجات کے یقین کے قابل بنائے جاتے ہیں یہ اُنکے دلوں میں مسیح کے روح کا فعل ہے۔ اور یہ عمومی طور پر کلام کی خدمت سے پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح ایسا ایمان ساکرامنٹوں کی ادائیگی اور دُعا جیسے وسائل کی بدولت بھی بڑھتا اور مستحکم ہوتا ہے۔

حوالہ جات: عبرانیوں 10 باب 39 آیت؛ 2۔کرنتھیوں 4 باب 13 آیت؛ افسیوں 1 باب 17 تا 19 آیات؛ افسیوں 2 باب 8 آیت؛ رومیوں 10 باب 14 اور 17 آیات؛ 1۔پطرس 2 باب 2 آیت؛ اعمال 20 باب 32 آیت؛ رومیوں 4 باب 11 آیت؛ لوقا 17 باب 5 آیت؛ رومیوں 1 باب 16 تا 17 آیات۔

۲) اس ایمان کے وسیلے ایک مسیحی کلام میں جو کچھ بھی منکشف ہے اُسے سچ مانتا ہے کیونکہ اُس میں خُدا کا اختیار بولتا ہے۔ اور وہ مخصوص حوالہ جات کی جانب مختلف طور پر یوں ردِعمل ظاہر کرتا ہے کہ وہ احکامات کی فرمانبرداری کرتا، پُر اندیش باتوں سے لرزاں ہوتا اور موجودہ اور مستقبل کی زندگی کے لیے خُدا کے وعدوں کو قبول کرتا ہے۔ اور فضل کے عہد کی بدولت نجات بخش ایمان کے اولین اقدام قبول کرتا، تسلیم کرتا اور تصدیق، تقدیس اور ابدی زندگی کے لیے فقط مسیح پر بھروسہ کرتا ہے۔

حوالہ جات: یوحنا4باب42 آیت؛ 1۔ تھسلنیکیوں 2باب13 آیت؛ 1۔ یوحنا 5 باب 10 آیت؛ اعمال 24باب 14 آیت؛ رومیوں 16باب 26 آیت؛ یسعیاہ 66باب 2 آیت ؛عبرانیوں 11باب13 آیت؛ 1۔ تیمتھیس 4باب8 آیت؛ یوحنا1باب 12 آیت؛ اعمال 16باب31 آیت؛گلتیوں 2باب20 آیت؛اعمال15باب11 آیت۔

۳) یہ ایمان درجات کے اعتبار سے کمزور یا مضبوط ہوتا ہے۔اکثر اور کئی ایک طرح سے یہ حملے کا شکار اور کمزور بھی ہوسکتا ہے لیکن یہ فتح حاصل کرتا ہے۔بہتوں میں یہ ایمان کامل یقین کے حصول کے لیے ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے مسیح کے ذریعے بڑھتا ہے۔

حوالہ جات: عبرانیوں5باب13 تا14 آیات؛رومیوں4باب19 تا20 آیات؛ متی6باب30 آیت؛متی8باب10 آیت؛لوقا22باب 31 تا32 آیات؛افسیوں6باب16 آیت؛ 1۔ یوحنا5باب4 تا5 آیات؛ عبرانیوں6باب 11 تا12 آیات؛ عبرانیوں 10باب 22 آیت ؛کلسیوں 2باب2 آیت؛عبرانیوں 12باب2 آیت۔

باب15

توبہ کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکزم: سوالات 85اور 87 / ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم:

سوالات 76، 153اور 194)

ا) زندگی کی طرف توبہ انجیلی فضل ہے۔اس نظریے کی منادی مسیح میں ایمان کی منادی کی طرح انجیل کے ہرایک خادم کواُسی طرح کرنی چاہیے۔

حوالہ جات: زکریاہ 12باب 10 آیت؛ اعمال 11باب 18 آیت؛ لوقا 24باب 47 آیت؛ مرقس 1باب 5 آیت؛ اعمال 20باب 21 آیت۔

۲) توبہ کے ذریعے ایک گنہگار نہ صرف خطرے کو دیکھتا ہے بلکہ وہ اپنے گناہ کی آلودگی اوراس کی جانب کراہیت کا شعور بھی حاصل کرتا ہے۔کیونکہ گناہ خُدا کی پاک ذات اور راست شریعت کے مخالف ہے۔اور مسیح میں خُدا کے رحم کے ادراک پر گنہگار اپنے گناہوں پر غمگین ہوتا، اُن سے نفرت کرتا، اُنکو چھوڑ کر خُدا کی طرف رجوع لاتا اور خُدا کے احکامات کی تمام باتوں میں اُس کے ساتھ چلنے کا ارادہ اور کوشش کرتا ہے۔

حوالہ جات: حزقی ایل 18باب 30 تا 31 آیات؛ حزقی ایل 36باب 31 آیت؛ یسعیاہ 30باب 22 آیت؛ زبور 51 کی 4 آیت؛ یرمیاہ 31باب 18 تا 19 آیات؛ یوایل 2باب 12 تا 13 آیات؛ عاموس 5باب 15 آیت؛ زبور 119 کی 128 آیت؛ 2۔کرنتھیوں 7باب 11 آیت؛ زبور 119 کی 6اور 59اور 106 آیات؛ لوقا 1باب 6 آیت؛ 2۔سلاطین 23باب 25 آیت۔

۳) اگرچہ توبہ گناہ کی سزا کا معاوضہ نہیں اور نہ ہی گناہ کی معافی کا سبب ہے جو کہ صرف خُدا کے مفت فضل کا عمل ہے۔ تاہم یہ سب گنہگاروں کے لیے بے حد ضروری ہے تاکہ کوئی بھی اس کے بغیر معافی کی توقع نہ رکھے۔

حوالہ جات: حزقی ایل 36 باب 31 تا 32 آیات؛ حزقی ایل 16 باب 61 تا 63 آیات؛ ہوسیع 14 باب 2 اور 4 آیات؛ رومیوں 3 باب 24 آیت؛ افسیوں 1 باب 7 آیت؛ لوقا 13 باب 3 تا 5 آیات؛ اعمال 17 باب 30 تا 31 آیات۔

۴) کوئی بھی گناہ اسقدر چھوٹا نہیں جو دوزخ کے عذاب کے لائق نہ ہو اور اسی طرح کوئی گناہ اتنا بڑا بھی نہیں کہ وہ جو حقیقی توبہ کرتے ہیں اُن پر دوزخ کا عذاب لا سکے۔

حوالہ جات: رومیوں 6 باب 23 آیت؛ رومیوں 5 باب 12 آیت؛ متی 12 باب 36 آیت؛ یسعیاہ 55 تا 7 آیت؛ رومیوں 8 باب 1 آیت؛ یسعیاہ 1 باب 16 اور 18 آیات۔

۵) کسی شخص کو بھی عمومی توبہ کے ساتھ مطمئن نہیں ہونا چاہیے بلکہ یہ ہر ایک شخص کی ذمہ داری ہے کہ ہر ایک مخصوص گناہ کی توبہ خصوصی طور پر کرے۔

حوالہ جات: زبور 19 کی 13 آیت؛ لوقا 19 باب 8 آیت؛ 1۔ تیمتھیس 1 باب 13 اور 15 آیات۔

٦) ہر ایک شخص کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ نجی طور پر اپنے گناہوں کا اقرار خُدا کے سامنے کرے اور معافی کے لیے دُعا کرے۔ جو کوئی اپنے گناہوں کو ترک کرتا ہے اُس پر خُدا کا رحم ہوتا ہے۔ اسی طرح جو کوئی اپنے بھائی کو یا پھر مسیح کی کلیسیا کو رسوا کرتا ہے اُسے نجی یا عوامی طور پر اپنے گناہ کا اقرار کرنا چاہیے اور اپنے گناہ پر نادم ہونا چاہیے۔ جن کو اُس نے ناراض کیا ہے اُن سے توبہ کا اظہار کرے اور وہ جن سے اُسکی صلح ہوگی اُنہیں بھی محبت میں اُسے قبول کرنا چاہیے۔

حوالہ جات: زبور 51 کی 4 تا 5 اور 7، 9، اور 14 آیات؛ زبور 32 کی 5 تا 6 آیات؛ امثال 28 کی 13 آیت؛ 1۔ یوحنا 1 باب 9 آیت؛ یعقوب 5 باب 16 آیت؛ لوقا 17 باب 3 تا

4 آیات؛ یشوع 7 باب 19 آیت؛ زبور 51؛ 2۔کرنتھیوں 2 باب 8 آیت۔

نیک اعمال کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکزم: سوال 35 / ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم: سوالات 60، 73، 78)

۱) نیک اعمال صرف وہی ہیں جن کا حکم خُدا نے اپنے کلام میں دیا ہے اور کلام مقدس کی ضمانت کے بغیر یہ نیک منشا کے اندھے جوش اور نمود پر مبنی انسانی اختراع ہیں۔

حوالہ جات: میکاہ 6 باب 8 آیت؛ رومیوں 12 باب 2 آیت؛ عبرانیوں 13 باب 21 آیت؛ متی 15 باب 9 آیت؛ یسعیاہ 29 باب 13 آیت؛ 1۔پطرس 1 باب 18 آیت؛ رومیوں 10 باب 2 آیت؛ یوحنا 16 باب 2 آیت؛ 1۔سموئیل 15 باب 21 تا 23 آیات۔

۲) خُدا کے احکامات کی فرمانبرداری میں کیے جانے والے یہ نیک اعمال حقیقی اور زندہ ایمان کا ثمر اور شہادت ہیں۔ ان کے ذریعے ایماندار اپنی شکرگزاری کا اظہار کرتے، اپنے یقین کو مستحکم کرتے، ساتھی ایمانداروں کی تعمیر و ترقی کرتے، انجیل کے اقرار کو سنوارتے، دشمنوں کے منہ بند کرتے، خُدا کو جلال دیتے ہیں جس کی وہ کاریگری ہیں اور مسیح یسوع میں نیک اعمال کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔ تاکہ قدوسیت میں پھل لائیں اور ابدی زندگی کے مقصد کو پورا کریں۔

حوالہ جات: یعقوب 2 باب 18 اور 22 آیات؛ زبور 116 کی 12 تا 13 آیات؛ 1۔پطرس 2 باب 9 آیت؛ 1۔یوحنا 2 باب 3 اور 5 آیات؛ ططس 2 باب 5 اور 9 تا 12 آیات؛ 1۔تیمتھیس 6 باب 1 آیت؛ 1۔پطرس 2 باب 15 آیت؛ 1۔پطرس 2 باب 12 آیت؛ فلپیوں 1 باب 11 آیت؛ یوحنا 15 باب 8 آیت؛ افسیوں 2 باب 10 آیت؛ رومیوں 6 باب 22 آیت

۳) نیک اعمال کرنے کی صلاحیت اُنکے اپنے اندر نہیں بلکہ مکمل طور پر مسیح کے روح کی توفیق ہے۔اس غرض سے کہ ایماندار پہلے سے حاصل کردہ عنایات کے ساتھ ساتھ نیک اعمال کرنے کے قابل بنیں اُنہیں اُسی روح القدس کی حقیقی تاثیراور کام کی ضرورت ہے جواُن میں خُدا کے نیک ارادہ کوانجام دینے کے لیے نیت اورعمل پیدا کرتا ہے۔تاہم اُنہیں اس طرح غافل بھی نہیں ہوناچاہیے کہ روح القدس کی مخصوص تحریک کے بغیر وہ کسی ذمہ داری کے پابندنہیں ہیں۔اس کی بجائے اُنہیں اپنے اندرخُدا کے فضل کوفعال بنانے کے لیے مستعد ہوناچاہیے۔

حوالہ جات: یوحنا15باب 4تا5آیات؛حزقی ایل 36باب 26تا27آیات؛ فلپیوں 2باب 13آیات؛فلپیوں 4باب 13آیت؛ 2۔کرنتھیوں 3باب 5آیت؛فلپیوں 2 باب 12 آیت؛عبرانیوں6باب 11 تا12 آیات؛2۔پطرس1باب3،5اور10 تا11 آیات؛ یسعیاہ64باب 7آیت؛2۔تیمتھیس 1باب 6آیت؛اعمال 26باب 6 تا7آیات؛ یہوداہ 1 باب20 تا21 آیات۔

۴) اگرلوگ ممکنہ طور پر اس زندگی میں فرمانبرداری کا اعلیٰ مقام حاصل کربھی لیں تو بھی وہ خُدا کی طرف سے اپنے فرائض کے تقاضوں کی انجام دہی سے بہت دُور ہیں۔اس طرح وہ اپنے فرض کے حصولِ مقصد میں شدیدناکام رہتے ہیں۔

حوالہ جات: لوقا17باب10آیت؛نحمیاہ13باب22آیت؛ایوب9باب 2تا3 آیات؛گلتیوں5باب17آیت۔

۵) ہم اپنے بہترین کاموں سے گناہوں کی معافی یاابدی زندگی کے اہل نہیں ہوسکتے یہ کام صرف خُداہی کرسکتا ہے۔ایساعدم توازن اُن کے کاموں اور مستقبل کے جلال اورخُدااوراُن کے درمیان لامتناہی فاصلے کا سبب بنتا ہے۔اپنے اِن بہترین کاموں کے ذریعے ہم نہ توخُدا کی بخشش حاصل کرسکتے ہیں اورنہ ہی ان سے ہمارے گزشتہ گناہوں کے قرض کی تشفی ہوتی ہے۔لیکن ہم جوکچھ کرسکتے ہیں وہ محض اپنے فرض کی ادائیگی ہے اورہم تومحض نکمے نوکر ہیں۔یہ کام اس لیے

نیک کہلاتے ہیں کیونکہ یہ خُدا کے روح سے صادر ہیں۔اور جہاں تک ان کا تعلق ہمارے کرنے سے ہے یہ ناپاکی اور بہت ہی کمزوری اور غیر کاملیت کا مرکب ہیں اسی وجہ سے یہ خُدا کی عدالت کے سامنے قائم نہیں رہ سکتے۔

حوالہ جات: رومیوں 3 باب 20 آیت؛ رومیوں 4 باب 2، 4 اور 6 آیات؛ افسیوں 2 باب 8 تا 9 آیات؛ ططس 3 باب 5 تا 7 آیات؛ رومیوں 8 باب 18 آیت؛ زبور 16 باب 2 آیت؛ ایوب 22 باب 2 تا 3 آیات؛ ایوب 35 باب 7 تا 8 آیات؛ لوقا 17 باب 10 آیت؛ گلتیوں 5 باب 22 تا 23 آیات؛ یسعیاہ 64 باب 6 آیت؛ گلتیوں 5 باب 17 آیت؛ رومیوں 7 باب 15 اور 18 آیات؛ زبور 143 کی 2 آیت؛ زبور 130 کی 3 آیت۔

٦) باوجود اس کے کہ ایماندار مسیح کے وسیلہ سے خُدا کے حضور مقبول ٹھہرتے ہیں اور اُن کے نیک اعمال بھی اُسی میں قبول کیے جاتے ہیں۔تاہم نیک اعمال اس لیے قبول نہیں کیے جاتے کیونکہ یہ خُدا کی نظر میں مکمل طور پر بے عیب اور خطا سے مبرا ہیں لیکن اس لیے کہ خُدا اُن پر اپنے بیٹے میں ہو کر نظر کرتا، خوشی سے قبول کرتا اور راست کاموں کا اجر بخشتا ہے۔اگرچہ ان میں بہت ساری کمزوریاں اور نقائص موجود ہوتے ہیں۔

حوالہ جات: افسیوں 1 باب 6 آیت؛ 1۔پطرس 2 باب 5 آیت؛ خروج 28 باب 38 آیت؛ پیدائش 4 باب 4 آیت کیساتھ عبرانیوں 11 باب 4 آیت؛ ایوب 9 باب 20 آیت؛ زبور 143 کی 2 آیت؛ عبرانیوں 13 باب 20 تا 21 آیات؛ 2۔کرنتھیوں 8 باب 12 آیت؛ عبرانیوں 6 باب 10 آیت؛ متی 25 باب 21 اور 23 آیات۔

٧) نئے سرے سے پیدا نہ ہونے والے اشخاص کے کام اپنے آپ میں شاید ایسے کام معلوم ہوں جن کا حکم خُدا دیتا ہے اور شاید یہ اُنکے اپنے اور دوسروں کے لیے مفید بھی ہوں لیکن چونکہ یہ نہ تو ایمان کے ذریعہ پاک دل سے صادر ہوتے ہیں اور نہ یہ کلام کے مطابق راست اسلوب سے اور نہ ہی درست مقصد کے لیے انجام دیے جاتے ہیں۔اس لئے یہ کام ناراست ہیں

اور خُدا کو پسند نہیں آ سکتے۔ اور نہ ہی یہ کسی شخص کو خُدا کے فضل کے حصول کے لیے موزوں بنا سکتے ہیں۔ تاہم ان کی جانب تغافل اور زیادہ گناہ خُدا کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے۔

حوالہ جات: 2۔سلاطین 10 باب 30 تا 31 آیات؛ 1۔سلاطین 21 باب 27 اور 29 آیات؛ فلپیوں 1 باب 15 تا 16 اور 18 آیات؛ پیدائش 4 باب 5 آیت کیساتھ عبرانیوں 11 باب 4 اور 6 آیات؛ 1۔کرنتھیوں 13 باب 3 آیت؛ یسعیاہ 1 باب 12 آیت؛ متی 6 باب 2، 5 اور 16 آیات؛ حجی 2 باب 14 آیت؛ ططس 1 باب 15 آیت؛ عاموس 5 باب 21 تا 22 آیات ؛ ہوسیع 1 باب 4 آیت؛ رومیوں 9 باب 16 آیت؛ ططس 3 باب 5 آیت؛ زبور 14 کی 4 آیت ؛ زبور 36 کی 3 آیت؛ ایوب 21 باب 14 تا 15 آیات؛ متی 25 باب 41 تا 43 آیات؛ متی 23 باب 23 آیت۔

باب 17

مقدسوں کی استقامت کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکزم: سوالات 35 تا 36 / ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم: سوالات 79 تا 81)

۱) جن کو خدا نے اپنے محبوب مسیح میں قبول کیا اور موثر بلاوے میں روح القدس کے ذریعہ مقدس کیا ہے وہ فضل کی حالت سے نہ تو مکمل طور پر اور نہ ہی آخر پر گر سکتے ہیں۔ وہ یقینی طور پر اس حالت میں محفوظ رہیں گے اور آخر میں ابدی طور پر نجات بھی پائیں گے۔

حوالہ جات: فلپیوں 1 باب 6 آیت؛ 2۔ پطرس 1 باب 10 آیت؛ یوحنا 10 باب 28 تا 29 آیات؛ 1۔ یوحنا 3 باب 9 آیت؛ 1۔ پطرس 1 باب 5 اور 9 آیات۔

۲) مقدسوں کی یہ استقامت اُن کی آزاد مشیت پر منحصر نہیں بلکہ اس کا انحصار الٰہی چناؤ کے لاتبدیل اور مصمم ارادہ پر ہوتا ہے۔ یہ ارادہ خدا باپ کی آزاد اور لاتبدیل محبت سے صادر ہوتا ہے اور مسیح یسوع کی اہلیت اور شفاعت کی تاثیر اور روح القدس میں قائم رہنے اور اُن میں خدا کا تخم اور فضل کے عہد کی ماہیت پر مبنی ہے۔ سارا یقین اور خطاناپزیری اِنہی سے پیدا ہوتی ہے۔

حوالہ جات: 2۔ تیمتھیس 2 باب 18 تا 19 آیات؛ یرمیاہ 31 باب 3 آیت؛ عبرانیوں 10 باب 10 اور 14 آیات؛ عبرانیوں 13 باب 20 تا 21 آیات؛ عبرانیوں 9 باب 12 تا 15 آیات؛ رومیوں 8 باب 33 تا 39 آیات؛ یوحنا 17 باب 11 اور 24 آیات؛ لوقا 22 باب 32 آیت؛ عبرانیوں 7 باب 25 آیت؛ یوحنا 14 باب 16 تا 17 آیات؛ 1۔ یوحنا 2 باب 27 آیت؛ 1۔ یوحنا 3 باب 9 آیت؛ یرمیاہ 32 باب 40 آیت؛ یوحنا 10 باب 28 آیت؛ 2۔

تھسلنیکیوں 3 باب 3 آیت؛ 1۔ یوحنا 2 باب 19 آیت۔

۳) تاہم وہ شاید دُنیا اور شیطان کی آزمائشوں، اُن میں انتقالِ گناہ کی باقیات اور استقامت کے ذرائع کی غفلت کی وجہ سے مہلک گناہ میں گر سکتے ہیں اور وقتی طور پر اس میں مسلسل پھنسے بھی رہ سکتے ہیں جس کا نتیجہ خدا کی ناپسندیدگی اور روح کو رنجیدہ کرنا ہو سکتا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس گناہ سے کسی حد تک وہ فضل اور تسلی سے بھی محروم ہو جائیں اور اُن کے دل سخت ہو جائیں اور اُن کا ضمیر گھائل ہو جائے، دوسروں کو مجروع اور رسوا کر کے وہ اپنے اُوپر وقتی عدالت بھی لا سکتے ہیں۔

حوالہ جات: متی 26 باب 70، 71 اور 74 آیات؛ زبور 51 کا عنوان اور 14 آیت ؛یسعیاہ 64 باب 5 اور 7 آیات؛ 2۔سموئیل 11 باب 27 آیت؛ غزل والغزلات 5 باب 2 تا 4 اور 6 آیات؛ یسعیاہ 63 باب 17 آیت؛ مرقس 6 باب 52 آیت؛ مرقس 16 باب 14 آیت ؛زبور 32 کی 3 تا 4 آیات؛ زبور 51 کی 8 آیت؛ 2۔سموئیل 12 باب 14 آیت؛ زبور 89 کی 31 تا 32 آیات؛ 1۔کرنتھیوں 11 باب 32 آیت۔

باب18

فضل اور نجات کے یقین کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکزم: سوال36 / ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم: سوالات80 تا81)

۱) اگرچہ ریا کار اور نئے سرے سے پیدا نہ ہونے والے اپنے آپ کو لا حاصل طور پر خود فریبی کا شکار بناتے اور جھوٹی اُمید اور نفسیاتی مفروضوں کی بنیاد پر یہ تصور کرتے ہیں کہ اُن پر خدا کی نظر کرم ہے اور وہ مخلصی کی حالت میں ہیں۔لیکن اُن کی یہ اُمید مٹ جائے گی۔تاہم وہ جو مسیح پر حقیقی ایمان رکھتے ،خلوص دل سے اُس سے محبت کرتے اور اُس کے حضور نیک نیتی سے چلتے ہیں۔اُنکو اس زندگی میں قطعی طور پر یقین ہے کہ وہ فضل کی حالت میں ہیں اور وہ خدا کے جلال کی اُمید میں پُر مسرت بھی ہیں۔اور یہ اُمید اُنکو کبھی بھی شرمسار نہیں کرے گی۔

حوالہ جات: ایوب8باب13 تا14 آیات؛ میکاہ3باب11 آیت؛ استثنا29باب 19 آیت؛ یوحنا8باب41 آیت؛ متی7باب22 تا23 آیات؛ 1۔یوحنا2باب3 آیت؛1۔ یوحنا3باب14، 18 تا19 اور24 آیات؛1۔یوحنا5باب13؛ رومیوں5باب2 اور5 آیات۔

۲) یہ یقین محض تخیلاتی اور ممکن ترغیب اور مبالغہ انگیز اُمید نہیں ہے بلکہ ایمان کا غیر متزلزل یقین ہے جو نجات کے وعدوں کی الٰہی سچائی پر قائم ہے۔فضل کی اُس باطنی شہادت جس میں یہ وعدے کیے گئے اور لے پالک ہونے کی روح کی گواہی ہماری روحوں کے ساتھ مل کر گواہی دیتی ہے کہ ہم خدا کے فرزند ہیں۔اور یہی روح ہماری میراث کے لیے بیعانہ ہے جس سے ہم پر

روزِ نجات کے لئے مہر کی جاتی ہے۔

حوالہ جات: عبرانیوں 6 باب 11 اور 19 آیات؛ عبرانیوں 6 باب 17 تا 18 آیات ؛2۔پطرس 1 باب 4 تا 5 آیات اور 10 تا 11 آیات؛1۔یوحنا 3 باب 14 آیت؛2۔کرنتھیوں 1 باب 12 آیت؛ رومیوں 8 باب 15 تا 16 آیات؛ افسیوں 1 باب 13 تا 14 آیت؛ افسیوں 4 باب 30 آیت؛ 2۔کرنتھیوں 1 باب 21 تا 22 آیات۔

۳) اس غیر متزلزل یقین کا تعلق کسی کے ایمان کی ماہیت سے نہیں ہے۔مگر ایک حقیقی ایماندار کو روح القدس کی معاونت سے خدا کی مفت عنایات کو پہچاننے تک ممکن ہے وہ یہ خاص مکاشفہ کے بغیر اور عام وسائل کے مناسب استعمال سے اسے حاصل کر بھی لے تو بھی اُسے اس میں شریک ہونے سے پہلے طویل انتظار اور بہت سے مسائل کا مقابلہ کرنا پڑ سکتا ہے۔اور اس لیے ہر ایک شخص کا یہ لازمی فرض ہے کہ وہ کوشش کر کے اپنے بلاوے اور برگزیدگی کو ثابت کرے تاکہ اُس کا دل روح القدس میں امن،خوشی،خدا کی محبت،شکر گزاری،قوت اور فرمانبرداری کے فرض کی مسرت میں ترقی کرے۔اور اس یقین کے مناسب پھلوں سے بھرپور ہوتا کہ انسان ان سے غافل نہ ہو۔

حوالہ جات: 1۔یوحنا 5 باب 13 آیت؛ یسعیاہ 50 باب 10 آیت؛ مرقس 9 باب 24 آیت؛ زبور 88؛ زبور 77 کی 1 تا 12 آیات؛ 1۔کرنتھیوں 2 باب 12 آیت؛ 1۔یوحنا 4 باب 13 آیت؛ عبرانیوں 6 باب 11 تا 12 آیات؛ افسیوں 3 باب 17 تا 19 آیات؛ 2۔پطرس 1 باب 10 آیت؛ رومیوں 5 باب 1 تا 2 آیات؛ رومیوں 14 باب 17 آیت؛ رومیوں 15 باب 13 آیت؛ افسیوں 1 باب 3 تا 4 آیات؛ زبور 4 کی 6 تا 7 آیات؛ زبور 119 کی 32 آیت؛ 1۔یوحنا 2 باب 1 تا 2 آیات؛ رومیوں 6 باب 1 تا 2 آیات؛ ططس 2 باب 11 تا 12 اور 14 آیات؛ 2۔کرنتھیوں 7 باب 1 آیت؛ رومیوں 8 باب 1 اور 12 آیت؛ 1۔یوحنا 3 باب 2 تا 3 آیات؛ زبور 130 کی 4 آیت؛ 1۔یوحنا 1 باب 6 تا 7 آیات۔

۴) حقیقی مسیحیوں میں نجات کا یقین متعدد اور مختلف طریقوں سے ڈگمگا سکتا، کمزور اور متزلزل ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ اس کی حفاظت میں غفلت ولا پرواہی، کسی خاص گناہ میں گرنا جو اُن کے ضمیر کو گھائل اور روح کو رنجیدہ کرتا ہے۔ اور غیر متوقع اور شدید آزمائش کے ذریعے خدا کے چہرے کی عدم تابانی اور حتیٰ کہ خدا کے خوف میں دُکھ اُٹھانے، تاریکی میں چلنے اور نور کے نہ ہونے سے بھی ایمان متزلزل ہوسکتا ہے۔ مگر پھر بھی وہ خدا کا تخم، ایمان کی زندگی، مسیح اور مسیحی بھائیوں کی محبت، دل کا اخلاص اور فرض کے شعور سے قطعی طور پر محروم نہیں ہو سکتے۔ اور اُن میں روح القدس کی تحریک سے مناسب وقت پر نجات کا یقین بحال ہو جاتا ہے۔ اور ایسے عوامل کی وجہ سے دریں اثنا مکمل نا اُمیدی میں مدد ملتی ہے۔

حوالہ جات: غزل الغزلات 5 باب 2 تا 3 آیات؛ زبور 51 کی 8، 12 اور 14 آیت؛ افسیوں 4 باب 30 تا 31 آیات؛ زبور 77 کی 1 تا 10 آیات؛ متی 26 باب 69 تا 72 آیات؛ زبور 31 کی 22 آیت؛ زبور 88؛ یسعیاہ 50 باب 10 آیت؛ 1۔ یوحنا 3 باب 9 آیت؛ لوقا 22 باب 32 آیت؛ ایوب 13 باب 15 آیت؛ زبور 73 کی 15 آیت؛ زبور 51 کی 8 اور 12 آیت؛ یسعیاہ 50 باب 10 آیت؛ میکاہ 7 باب 7 تا 9 آیات؛ یرمیاہ 32 باب 40 آیت؛ یسعیاہ 54 باب 7 تا 10 آیات؛ زبور 22 کی 1 آیت؛ زبور 88۔

خُدا کی شریعت کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکزم: سوالات 40 تا 81 / ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم: سوالات 91 تا 148)

۱) خُدا نے آدم کو "اعمال کے عہد" کے طور پر ایک آئین دیا جس سے خُدا نے اُسکو اور اُسکی ساری نسل کو شخصی، کامل، واجب اور مسلسل فرمانبرداری کا پابند کیا۔ اس عہد کی تعمیل کی صورت میں زندگی اور خلاف ورزی پر موت کا وعدہ کیا۔ اور اس حکم کی تعمیل کے لیے اُسے قوت اور صلاحیت بخشی۔

حوالہ جات: پیدائش 1 باب 26 تا 27 آیات کے ساتھ پیدائش 2 باب 17 آیت؛ رومیوں 2 باب 14 تا 15 آیات؛ رومیوں 10 باب 5 آیت؛ رومیوں 5 باب 12 اور 19 آیات؛ گلتیوں 3 باب 10 اور 12 آیات؛ واعظ 7 باب 29 آیت؛ ایوب 28 باب 28 آیت۔

۲) یہ آئین اُسکی برگشتگی کے بعد بھی راستبازی کا مکمل ضابطہ رہا۔ ایسی شریعت خُدا نے کوہِ سینا پر دو تختیوں پر لکھے ہوئے دس احکام کی شکل میں دی جن میں پہلے چار حکم خُدا کی جانب ہمارے فرض اور اگلے چھ انسان کی جانب ہمارے فرائض پر مشتمل ہیں۔

حوالہ جات: یعقوب 1 باب 25 آیت؛ یعقوب 2 باب 8 آیت؛ رومیوں 13 باب 8 تا 9 آیات؛ استثنا 5 باب 32 آیت؛ استثنا 10 باب 4 آیت؛ خروج 34 باب 1 آیت؛ متی 22 باب 37 تا 40 آیات۔

۳) عمومی طور پر ''اخلاقی شریعت'' کہلانے والے دستور کے علاوہ خُدا کو یہ پسند آیا کہ وہ اسرائیل کے لوگوں کو کم سن کلیسیا کے طور پر ''رسمی شریعت'' دے جس میں شامل مختلف علامتی رسمیں جزوی طور پر عبادت، مسیح، اُس کے فضائل، اعمال، مصائب اور برکات کی پیشگوئی کرتے ہیں۔اور جزوی طور پر اخلاقی فرائض کی مختلف ہدایات کو پیش کرتی ہیں۔اب نئے عہد نامے کے تحت ساری رسمی شریعت منسوخ ہو چکی ہے۔

حوالہ جات: عبرانیوں 9 باب؛ عبرانیوں 10 باب 1 آیت؛ گلتیوں 4 باب 1 تا 3 آیات؛ کلسیوں 2 باب 17 آیت؛ 1۔کرنتھیوں 5 باب 7 آیت؛ 2۔کرنتھیوں 6 باب 17 آیت؛ یہوداہ 1 باب 23 آیت؛ کلسیوں 2 باب 14 اور 16 تا 17 آیات؛ دانی ایل 9 باب 27 آیت؛ افسیوں 2 باب 15 تا 16 آیات۔

۴) اِنہی (اسرائیل) کو خُدا نے ایک سیاسی ڈھانچہ کے طور پر متفرق عدالتی آئین بھی دیئے جو اسی قومی ریاست کے ساتھ ختم ہو گئے اور اب کسی اور پر اُنکے یہ سول آئین عائد نہیں ہوتے ماسوائے عمومی انصاف کے تقاضا کے۔

حوالہ جات: خروج 21 باب؛ خروج 22 باب 1 تا 29 آیات؛ پیدایش 49 باب 10 آیت کیساتھ 1۔پطرس 2 باب 13 تا 14 آیات؛ متی 5 باب 17 آیت اور 38 تا 39 آیات؛ 1۔کرنتھیوں 9 باب 8 تا 10 آیات۔

۵) اخلاقی شریعت ہمیشہ کے لیے فرمانبرداری کے تئیں سب پر عائد ہے۔ راستبازوں پر بھی اُسی قدر جس طرح دوسروں پر۔نہ صرف اس میں شامل ضروری امر کی وجہ سے بلکہ اس میں خُدائے خالق کے اختیار کی نسبت سے بھی جس نے یہ اخلاقی شریعت دی ہے۔اور مسیح نے انجیل میں اخلاقی شریعت کو منسوخ نہیں کیا بلکہ اس امرِ واجب کو تقویت بخشی ہے۔

حوالہ جات: رومیوں 13 باب 8 تا 10 آیات؛ افسیوں 6 باب 2 آیت؛ 1۔یوحنا 2 باب 3 تا 4 آیات اور 7 تا 8 آیات؛ یعقوب 2 باب 10 تا 11 آیات؛ متی 5 باب 17 تا 19

آیات؛ یعقوب 2 باب 8 آیت؛ رومیوں 3 باب 31 آیت۔

٦) اگرچہ حقیقی ایماندار اعمال کے عہد کی بنیاد پر شریعت کے اس طرح ماتحت نہیں کہ وہ اس کے باعث بے گناہ یا مجرم ٹھہریں۔ تاہم شریعت ایمانداروں کے لیے اسی قدر مفید ہے جس طرح دوسروں کے لیے۔ شریعت میں اُن کے لیے ایک ضابطۂ حیات موجود ہے جو اُنکو خُدا کی مرضی اور اُن کی ذمہ داری سے آگاہ کرتا ہے۔ شریعت اُنکو اس کے مطابق چلنے کا پابند کرتی اور اُنکی رہنمائی کرتی ہے۔ یہ اُن کی گناہ آلودہ سرشت، دِلوں اور زندگیوں کو دریافت کرتی ہے تاکہ وہ اپنے آپ کو پرکھتے ہوئے فروتن بنیں اور گناہ سے نفرت کا مزید یقین کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ واضح بصارت سے اپنے لیے مسیح اور اُسکی کامل فرمانبرداری کی ضرورت کو محسوس کریں۔ نیز یہ نوزائیدہ لوگوں کو آلودگی سے باز رکھنے اور گناہ سے منع کرنے میں بھی مفید ہے۔ اور اس کا خوف یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ اُنکے گناہ کس سزا کے مستحق ہیں جن کی وجہ سے اس زندگی میں انہیں کن صعوبتوں کی توقع رکھنی چاہیے۔ تاہم وہ شریعت میں موجود لعنت کے خطرے سے آزاد ہیں۔ اسی طرح شریعت کے وعدے خُدا کی فرمانبرداری کی قبولیت کے ساتھ ساتھ اُن پر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اُنہیں اس کی تعمیل پر کن برکات کی اُمید رکھنی چاہیے۔ اگرچہ یہ اُن پر اعمال کے عہد کی طرح قانونی طور پر واجب نہیں ہے تاکہ انسان اچھے اعمال کرے اور برائی سے باز رہے۔ یہ سچ ہے کہ شریعت اچھائی کی ترغیب دیتی اور برائی سے باز رکھتی ہے لیکن اس سے یہ مراد نہیں کہ جو شخص اچھائی کرتا اور بُرائی سے باز رہتا ہے وہ شریعت کے ماتحت ہے اور فضل کے ماتحت نہیں۔

حوالہ جات: رومیوں 6 باب 16 آیت؛ گلتیوں 2 باب 16 آیت؛ گلتیوں 3 باب 13 آیت؛ گلتیوں 4 باب 4 تا 5 آیات؛ اعمال 13 باب 39 آیت؛ رومیوں 8 باب 1 آیت؛ رومیوں 7 باب 17، 22، 25 آیات؛ زبور 119 کی 4 تا 5 آیات؛ 1۔کرنتھیوں 7 باب 19 آیت؛ گلتیوں 5 باب 14 اور 16 اور 18 تا 23 آیات۔ رومیوں 7 باب 7 آیت؛ رومیوں 3 باب 20 آیت؛ یعقوب 1 باب 23 تا 25 آیات؛ رومیوں 7 باب 9 اور 14 اور 24 آیات۔ گلتیوں 3 باب 24 آیت؛ رومیوں 7 باب 24 تا 25 آیات؛ رومیوں 8 باب 3 تا 4 آیات؛

یعقوب 2 باب 11 آیت؛ زبور 119 کی 101 اور 104 اور 128 آیات؛ عزرا 9 باب 13 تا 14 آیات؛ زبور 89 کی 30 تا 34 آیات؛ احبار 26 باب 1 تا 14 آیات کیساتھ 2۔کرنتھیوں 6 باب 16 آیت؛ افسیوں 6 باب 2 تا 3 آیات؛ زبور 37 کی 11 آیت کیساتھ متی 5 باب 5 آیت؛ زبور 19 کی 11 آیت؛ گلتیوں 2 باب 16 آیت؛ لوقا 17 باب 10 آیت؛ رومیوں 6 باب 12 اور 14 آیت؛ 1۔پطرس 3 باب 8 تا 12 آیات کیساتھ زبور 34 کی 12 تا 16 آیات؛ عبرانیوں 12 باب 28 تا 29 آیات۔

۷) مندرجہ بالا مزکور شریعت کا مصرف انجیل کے فضل کے برعکس نہیں بلکہ بڑی خوبصورتی سے اس کی بجا آوری ہے۔مسیح کا روح انسان کو آزادی اور خوشی سے شریعت کے مطیع کرتا اور اس پر عمل کرنے کے قابل بناتا ہے۔خُدا کی مرضی جو شریعت میں منکشف ہے وہ اس کی تعمیل کا تقاضا بھی کرتی ہے۔

حوالہ جات: گلتیوں 3 باب 21 آیت؛ حزقی ایل 36 باب 27 آیت؛ عبرانیوں 8 باب 10 کیساتھ یرمیاہ 31 باب 33 آیت۔

باب20

مسیحی آزادی اور ضمیر کی آزادی کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکزم: سوالات 2 تا26 / ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم:

سوالات 28، 45اور 83)

ا) انجیل کے تحت آزادی جو مسیح نے ایمانداروں کے لیے خریدی ہے وہ اُنکی گناہ کے جرم، خُدا کے قہر کی سزا اور اخلاقی شریعت کی لعنت سے آزادی ہے۔اور یہ موجودہ بُرے جہان، شیطان کی قید اور گناہ کے تسلط، صعوبتوں کے مضرات، موت کے ڈنگ، قبر پر فتح اور ابدی ہلاکت سے آزاد ہونا ہے۔اسی طرح خُدا تک آزاد رسائی اور غلامانہ خوف کی بجائے بچوں جیسی محبت اور آمادہ ذہن کے ساتھ اُسکی مطیع فرمانبرداری ہے۔یہ سب اُن ایمانداروں کے لیے بھی مشترک تھا جو شریعت کے ماتحت تھے۔لیکن رسمی شریعت کے جُوا جس کے ماتحت یہودی کلیسیا تھی اُس سے آزاد ہو کر نئے عہدنامے کے مسیحیوں کی آزادی مزید وسیع ہوگئی۔اور یہ آزادی شریعت کے ماتحت ایمانداروں کی نسبت ہمارے لئے خُدا کے فضل کے تخت تک زیادہ دلیری کیساتھ رسائی اور خُدا کی آزاد روح کی بھرپور آگاہی ہے۔

حوالہ جات: ططس 2باب 14 آیت؛ 1۔ تھسلنیکیوں 1باب 10 آیت ؛گلتیوں 3 باب 13 آیت؛ گلتیوں 1باب 4 آیت ؛کلسیوں 1باب 13 آیت ؛اعمال 26باب 18 آیت؛ رومیوں 6باب 14 آیت؛رومیوں 8باب 28 آیت ؛زبور 119 کی 71 آیت؛1۔ کرنتھیوں 15 باب 54 تا 57 آیات ؛رومیوں 8باب 1 آیت؛ رومیوں 5باب 1 تا 2 آیات؛ رومیوں 8 باب 14 تا 15 آیات؛ 1۔یوحنا 4باب 18 آیت ؛گلتیوں 3باب 9 اور 14 آیات؛ گلتیوں 4

باب 1 تا 3اور 6 تا 7 آیات؛ گلتیوں 5باب 1 آیت؛اعمال 15باب 10 تا 11 آیات ؛ عبرانیوں 4باب 14اور 16 آیات ؛عبرانیوں 10باب 19 تا 22 آیات ؛یوحنا7باب 38 تا39 آیات؛2۔کرنتھیوں 3باب 13اور 17 تا 18 آیات۔

۲) ضمیر کا واحد مالک خُدا ہے اور اُس نے اِسکو ایسے انسانی نظریات اور احکامات سے آزاد رکھا ہے جو کسی بھی بات میں ایمان اور عبادت کے معاملات میں اُسکے کلام سے متضاد ہیں۔اس لیے ضمیر کے برعکس ایسے نظریات اور احکام ماننا اس کی حقیقی آزادی سے دھوکہ کرنا اور غیر صریح ایمان کا تقاضا کرنا اور اندھا دُھند پیروی کرنا ضمیر اور عقل کی آزادی کو تباہ کر دیتا ہے۔

حوالہ جات: یعقوب4باب 12 آیت؛ رومیوں 14باب 4 آیت ؛اعمال 4باب 19 آیت؛اعمال5باب29 آیت؛1۔کرنتھیوں 7باب 23 آیت؛متی23باب8 تا10 آیات ؛2۔کرنتھیوں1باب 24 آیت؛متی15باب 9 آیت؛کلسیوں 2باب20اور 22 تا23 آیات؛ گلتیوں 1باب 10 آیت؛گلتیوں 2باب 4 تا5 آیات؛گلتیوں 5باب 1 آیت؛ رومیوں 10 باب17 آیت ؛رومیوں 14 باب23 آیت؛ یسعیاہ8باب20 آیت؛ اعمال 17باب 11 آیت؛ یوحنا4باب22 آیت؛ ہوسیع5باب11 آیت؛ مکاشفہ 13 باب 12اور16 تا 17 آیات؛یرمیاہ8باب9 آیت۔

۳) ہماری مسیحی آزادی کا مقصد دشمن سے رہائی ، پاکیزگی اور راستبازی میں تمام زندگی بلاخوف خداوند کی خدمت کرنا ہے مگر جو لوگ مسیحی آزادی کے بہانے گناہ کرتے یا کسی قسم کی شہوت پرستی کرتے ہیں وہ مسیحی آزادی کے مقصد کو تباہ کرتے ہیں۔

حوالہ جات: گلتیوں5باب13 آیت؛ 1۔پطرس2باب16 آیت؛ 2۔پطرس 2 باب19 آیت؛یوحنا8باب 34 آیت؛لوقا1باب 74 تا75 آیات۔

۴) اختیارات جو خُدا نے مقرر کیے اور آزادی جو مسیح نے خریدی ہے،خُدا کی جانب سے اُن کی تباہی مقصود نہیں بلکہ یہ باہمی طور پر ایک دوسرے کو برقرار اور محفوظ رکھنے کے لیے ہیں۔وہ جو مسیحی آزادی کے بہانے کسی جائز اختیار یا اس کے جائز ضابطہ عمل کی مخالفت کرتے ہیں،

چاہے وہ معاشرتی ہو یا کلیسیائی وہ خُدا کے فرمان و دستور کی مزاحمت کرتے ہیں۔ایسے گمان و خیالات کو پھیلانا یا قائم کرنا فطری استعداد یا مسیحیت کے واضح اصولوں کے خلاف ہے۔چاہے وہ ایمان،عبادت یا گفتگو سے متعلق ہو یا دینداری کے اختیار کے بارے میں یہ خارجی امن اور کلیسیا میں مسیح کے قائم کردہ نظم وضبط کے لیے تباہ کن ہے۔ایسے لوگوں کو قانونی طور پر وضاحت کے لیے بلایا جا سکتا ہے اور اُن کے خلاف کلیسیائی ضابطہ اور سول حکومت کے اختیار کا مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔

حوالہ جات: متی 12 باب 25 آیت؛ 1۔پطرس 2 باب 13 تا 14 آیات؛ رومیوں 13 باب 1 تا 8 آیات؛ عبرانیوں 13 باب 17 آیت؛ رومیوں 1 باب 32 کیساتھ 1۔کرنتھیوں 5 باب 1 اور 11 اور 13 آیات؛ 2۔یوحنا 10 تا 11 آیات اور 2۔تھسلنیکیوں 3 باب 14 آیت اور 1۔تیمتھیس 6 باب 3 تا 5 آیات اور طِطس 1 باب 10 تا 11 اور 13 آیات؛ طِطس 3 باب 10 آیت کیساتھ متی 18 باب 15 تا 17 آیات؛ 1۔تیمتھیس 1 باب 19 تا 20 آیات؛ مکاشفہ 2 باب 2 آیت اور 14 تا 15 آیات اور 20 آیت؛ مکاشفہ 3 باب 20 آیت؛ استثنا 13 باب 6 تا 12 آیات؛ رومیوں 13 باب 3 تا 4 آیات کیساتھ 2۔یوحنا 10 تا 11 آیات؛ عزرا 7 باب 23 آیت اور 25 تا 28 آیات؛ مکاشفہ 17 باب 12 آیت اور 16 تا 17 آیات؛ نحمیاہ 13 باب 15 اور 17 اور 21 تا 22 آیات اور 25 اور 30 آیات؛ 2۔سلاطین 23 باب 5 تا 6 آیات اور 9 آیت اور 20 تا 21 آیات؛ 2۔تواریخ 34 باب 33 آیت؛ 2۔تواریخ 15 باب 12 تا 13 آیات اور 16 آیات؛ دانی ایل 3 باب 29 آیت؛ 1۔تیمتھیس 2 باب 2 آیت؛ یسعیاہ 49 باب 23 آیت؛ زکریاہ 13 باب 2 تا 3 آیات۔

باب 21

عبادت اور سبت کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکزم: سوالات 45 تا 62، 88 تا 90 اور 98 تا 107 /
ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم: سوالات 103 تا 121، 178 تا 196)

۱) فطرت کی تجلی ظاہر کرتی ہے کہ خُدا موجود ہے جو سب پر اختیار اور حاکمیت رکھتا ہے۔ وہ بھلا ہے اور سب سے بھلائی کرتا ہے۔ اس لیے اپنے پورے دل، پوری جان اور پوری طاقت سے اُس کا خوف ماننا، اُس سے محبت رکھنا، اُسکی ستائش کرنی، اُسے پکارنا اور اُسکی خدمت کرنی چاہیے۔ لیکن لائق طور سے سچے خُدا کی عبادت کرنا اُس نے خود مقرر کیا ہے جو اُس کی منکشف مرضی تک محدود ہے تاکہ انسان کے تخیلات اور ایجادات یا شیطان کی تجاویز کے مطابق کسی بھی مرئی اظہار یا پھر کسی بھی ایسے طریقے سے جو کلامِ مقدس میں مقرر نہ ہو اُس کی عبادت نہ کی جائے۔

حوالہ جات: رومیوں 1 باب 20 آیت؛ اعمال 17 باب 24 آیت؛ زبور 119 کی 68 آیت؛ یرمیاہ 10 باب 7 آیت؛ زبور 31 کی 23 آیت؛ زبور 18 کی 3 آیت؛ رومیوں 10 باب 12 آیت؛ زبور 62 کی 8 آیت؛ یشوع 24 باب 14 آیت؛ مرقس 12 باب 33 آیت؛ استثنا 12 باب 32 آیت؛ متی 15 باب 9 آیت؛ اعمال 17 باب 25 آیت؛ متی 4 باب 9 تا 10 آیات؛ استثنا 4 باب 15 تا 20 آیات؛ خروج 20 باب 4 تا 6 آیات؛ کلسیوں 2 باب 23 آیت۔

۲) مذہبی عبادت خُدا باپ، بیٹا اور روح القدس کی ہی کرنی چاہیے اور صرف اُسکی۔ نہ

تو فرشتگان کی اور نہ ہی مقدسین یا پھر کسی دوسرے مخلوق کی۔اور برگشتگی کے بعد سے نہ تو ایک درمیانی کے بغیر کسی اور کی شفاعت کے ذریعے بلکہ صرف مسیح کی شفاعت کے وسیلہ سے۔

حوالہ جات: متی4باب10 کیساتھ یوحنا5باب23 آیت اور 2۔کرنتھیوں 13 باب 14 آیت؛ کلسیوں2باب18 آیت؛ مکاشفہ 19باب10 آیت؛ رومیوں1باب 25 آیت؛ یوحنا14باب6 آیت؛ 1۔ تیمتھیس 2باب5 آیت؛ افسیوں2باب18 آیت؛ کلسیوں 3باب17 آیت۔

۳) شکرگزاری کے ساتھ دُعا مذہبی عبادت کا ایک مخصوص حصہ ہے۔خُدا سب سے اس کا تقاضا کرتا ہے تا کہ یہ قبول ہو۔دُعا بیٹے کے نام سے، روح القدس کی مدد سے اور اُسکی مرضی کے موافق، سمجھ، عزت، حلیمی، اشتیاق، ایمان، محبت اور ثابت قدمی کے ساتھ کی جائے اور اگر با آواز ہو تو قابلِ ادراک زبان میں کی جائے۔

حوالہ جات: فلپیوں4باب6 آیت؛ زبور65 کی 2 آیت؛ یوحنا14باب13 تا14 آیات؛ 1۔پطرس2باب5 آیت؛ رومیوں8باب 26 آیت؛ 1۔ یوحنا5باب14 آیت؛ زبور 47 کی 7 آیت؛ واعظ 5باب1 تا2 آیات؛ عبرانیوں12باب28 آیت؛ پیدائش18باب27 آیت؛ یعقوب5باب16 آیت؛ مرقس11باب24 آیت؛ متی6باب12اور14 تا15 آیت ؛کلسیوں4باب2 آیت؛ افسیوں6باب18 آیت؛ 1۔کرنتھیوں14باب14 آیت۔

۴) دُعا جائز چیزوں کے لیے کرنی چاہیے اور تمام زندہ انسانوں کے لیے یا پھر وہ جو مستقبل میں زندگی گزاریں گے۔لیکن مُردوں کے لیے دُعا نہیں کرنی چاہیے۔اور نہ ہی ایسوں کے لیے جنہوں نے ناقابلِ معافی گناہ کیا ہو۔

حوالہ جات: 1۔ یوحنا5باب14 آیت؛ 1۔ تیمتھیس 2باب1 تا2 آیات؛ یوحنا17 باب20 آیت؛ 2۔سموئیل7باب29 آیت؛ رُوت4باب12 آیت؛ 2۔سموئیل12باب 21 تا23 آیات کیساتھ لوقا16باب25 تا26 آیات؛ مکاشفہ 14باب13 آیت؛ 1۔ یوحنا5باب

16 آیت۔

۵) خدا کے خوف کے ساتھ پاک نوشتوں کا پڑھنا، درست وعظ میں ایمان اور عزت کے ساتھ خُدا کی فرمانبرداری میں کلام کو سمجھ کے ساتھ باشعور سننا۔ دل میں فضل کے ساتھ مزامیر کا گانا۔ اس کے علاوہ مسیح کے مقررہ سکرامنٹوں کی واجب ادائیگی اور اِن میں لائق طور سے شمولیت یہ سب خُدا کی عبادت کے عمومی جز ہیں۔ علاوہ ازیں مخصوص مواقع پر مذہبی حلف اور قسمیں، سنجیدہ روزے اور شکرگزاری کو پاک اور مذہبی عقیدت کے ساتھ استعمال کیا جائے۔

حوالہ جات: اعمال 15 باب 21 آیت؛ مکاشفہ 1 باب 3 آیت؛ 2۔ تیمتھیس 4 باب 2 آیت؛ یعقوب 1 باب 22 آیت؛ اعمال 10 باب 33 آیت؛ متی 13 باب 19 آیت؛ عبرانیوں 4 باب 2 آیت؛ یسعیاہ 66 باب 2 آیت؛ کلسیوں 3 باب 16 آیت؛ افسیوں 5 باب 19 آیت؛ یعقوب 5 باب 13 آیت؛ متی 28 باب 19 آیت؛ 1۔ کرنتھیوں 11 باب 23 تا 29 آیات؛ اعمال 2 باب 42 آیات؛ استثنا 6 باب 13 آیت؛ کیساتھ نحمیاہ 10 باب 29 آیت؛ یسعیاہ 19 باب 21 آیت؛ کیساتھ واعظ 5 باب 4 تا 5 آیات؛ یوایل 2 باب 12 آیت؛ آستر 4 باب 16 آیت؛ متی 9 باب 15 آیت؛ 1۔ کرنتھیوں 7 باب 5 آیت؛ زبور 107؛ آستر 9 باب 22 آیت؛ عبرانیوں 12 باب 28 آیت۔

۶) انجیل کے تحت نہ تو دُعا اور نہ ہی مذہبی عبادت کا کوئی حصہ کسی مخصوص مقام کا مقید ہے اور نہ ہی یہ کسی خاص سمت ادائیگی سے زیادہ قابل قبول بنتا ہے۔ بلکہ خُدا کی عبادت روح اور سچائی سے کسی بھی مقام پر ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ روزانہ خاندانی اور شخصی طور پر پوشیدگی میں، اسی طرح جب خُدا اپنے کلام اور پروردگاری سے اجتماعی عبادت کے لئے بلائے تو یہ زیادہ سنجیدگی سے ہو اور دیدہ دانستہ یا غفلت سے نظر انداز یا فراموش نہ کی جائے۔

حوالہ جات: یوحنا 4 باب 21 آیت؛ ملاکی 1 باب 11 آیت؛ 1۔ تیمتھیس 2 باب 8 آیت؛ یوحنا 4 باب 23 تا 24 آیات؛ یرمیاہ 10 باب 25 آیت؛ استثنا 6 باب 6 تا 7 آیات؛

ایوب 1 باب 5 آیت؛ 2۔سموئیل 6 باب 8 1 اور 0 2 آیات؛ 1۔پطرس 3 باب 7 آیت؛ اعمال 10 باب 2 آیت؛ متی 6 باب 11 آیت؛ متی 6 باب 6 آیت؛ افسیوں 6 باب 18 آیت؛ یسعیاہ 56 باب 6 تا 7 آیات؛ عبرانیوں 10 باب 25 آیت؛ امثال 1 باب 20 تا 21 اور 24 آیات؛ امثال 8 باب 34 آیت؛ اعمال 13 باب 42 آیت؛ لوقا 4 باب 16 آیت؛ اعمال 2 باب 42 آیت۔

۷) جیسا کہ یہ فطرت کا قانون ہے کہ معمولاً واجب اور موزوں وقت خُدا کی عبادت کے لیے مخصوص کرنا چاہیے۔ اُس کے کلام میں مثبت، اخلاقی اور دائمی حکم اسی طور سے ہے جو تمام انسانوں کو تمام ادوار میں اس کا پابند کرتا ہے۔ خُدا نے سات دنوں میں سے خاص کر سبت کے لیے ایک دن مقرر کیا ہے۔ جو دُنیا کی ابتدا سے مسیح کے جی اُٹھنے تک ہفتے کا آخری دن تھا۔ اور یہ مسیح کے جی اُٹھنے کے بعد ہفتے کے پہلے دن میں تبدیل ہو گیا جسے کلام میں ''خداوند کا دن'' کہا گیا ہے۔ اور دُنیا کے آخر تک مسیحی سبت کے طور پر برقرار رہے گا۔

حوالہ جات: خروج 20 باب 8 اور 10 تا 11 آیات؛ یسعیاہ 56 باب 2 اور 4 اور 6 تا 7 آیات؛ پیدائش 2 باب 2 تا 3 آیات؛ 1۔کرنتھیوں 16 باب 1 تا 2 آیات؛ اعمال 20 باب 7 آیت؛ مکاشفہ 1 باب 10 آیت؛ خروج 20 باب 8 اور 10 آیات؛ کیساتھ متی 5 باب 17 تا 18 آیات۔

۸) یہ سبت خُدا کے حضور پاک ماننا چاہیے جس میں لوگ دلوں کی واجب تیاری اور نہ صرف روزمرہ کے امور، دُنیاوی کاموں، قول، خیالات اور تفریح کو چھوڑ کر پاک آرام کرتے ہیں بلکہ وہ سارا وقت اجتماعی اور انفرادی طور پر خُدا کی عبادت کرتے اور احتیاج اور رحم کے فرائض کی انجام دہی میں مصروف رہتے ہیں۔

حوالہ جات: خروج 20 باب 8 آیت؛ خروج 16 باب 23 اور 25 تا 26 اور 29 تا 30 آیات؛ خروج 31 باب 15 تا 17 آیات؛ یسعیاہ 58 باب 13 آیات؛ نحمیاہ 13 باب 15 تا 19 اور 21 تا 22 آیات؛ یسعیاہ 58 باب 13 آیت؛ متی 12 باب 1 تا 13 آیات۔

باب22

واجب قسموں اور حلف کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکزم: سوالات 50اور 55 /ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم:

سوالات108اور113:)

۱) ایک جائز حلف مذہبی عبادت کا حصہ ہے جس میں مناسب موقع پر ایک شخص خدا کو گواہ جان کر عہد کرتا ہے کہ وہ جو کچھ بھی کہتا اور وعدہ کرتا ہے خدا اُسکی عدالت اُس کے کہنے میں صداقت یا بے ایمانی کے مطابق کرے۔

حوالہ جات: استثنا10باب20 آیت؛خروج20باب7 آیت؛احبار19باب12 آیت؛2۔کرنتھیوں1باب23 آیت؛2۔تواریخ6باب22 تا23 آیات۔

۲) خدا ہی کا وہ واحد نام ہے جس کی انسان قسم کھا سکتا ہے اور اس نام کا استعمال پورے پاک خوف اور تحریم سے کرنا چاہیے۔اس لیے اُس جلالی اور مہیب نام کی بے فائدہ اور جلد بازی میں قسم کھانا یا پھر کسی بھی دوسری شے کی قسم کھانا قابل نفرت گناہ ہے۔تاہم بے حد اہم اور گراں قدر معاملات میں نئے اور پرانے عہد نامے پر مشتمل خُدا کا کلام قسم کو جائز قرار دیتا ہے۔ اس طرح ایسے معاملات میں جائز اختیار سے عائد کردہ واجب حلف اُٹھانا چاہیے۔

حوالہ جات:استثنا6باب13 آیت؛خروج20باب7 آیت؛یرمیاہ5باب7 آیت؛ متی 5باب34اور37 آیات؛ یعقوب5باب12 آیت؛عبرانیوں6باب 16 آیت ؛ 2۔کرنتھیوں1باب23 آیت؛ یسعیاہ65باب16 آیت؛1۔سلاطین8باب31 آیت؛نحمیاہ13

باب25 آیت؛عزرا10باب5 آیت۔

۳) جو کوئی بھی حلف اُٹھائے اُسے اس سنجیدہ عمل کی اہمیت پر پہلے سے غور کر لینا چاہیے۔اور ایسا شخص حلف میں کسی بھی شے کی ذمہ داری نہ لے ماسوائے جب تک کہ وہ پوری طرح سچائی پر آمادہ نہ ہو۔اور نہ کوئی شخص اپنے آپ کسی شے کا حلف اُٹھائے ماسوائے وہ جو اچھا اور مناسب ہو اور جس کا اُسے یقین بھی ہو اور وہ اس کی پُرعزم طور سے تعمیل بھی کر سکتا ہو۔تاہم اچھی اور ٹھیک چیزوں کے لیے جائز اختیار سے عائد کردہ حلف سے انکار کرنا بھی گناہ ہے۔

حوالہ جات: خروج20باب27 آیت؛ یرمیاہ4باب2 آیت؛ پیدائش42باب2 تا3اور5 تا6اور8 تا9 آیات؛گنتی5باب19 آیت؛نحمیاہ5باب 12 آیت؛خروج 22 باب 7 تا11 آیات۔

۴) حلف صاف اور عام فہم الفاظ میں بغیر ابہام یا ذہنی تحفظات کے اُٹھانا چاہیے۔ حلف گناہ کرنے کا پابند نہیں کرتا مگر بغیر گناہ کے کسی شے کی بجا آوری سے وابستہ ہے چاہے انسان کو بھاری قیمت ہی کیوں نہ ادا کرنی پڑے۔حلف کی عہد شکنی نہیں کرنی چاہیے حتیٰ کہ یہ بدعتی یا ملحد لوگوں سے ہی کیوں نہ ہو۔

حوالہ جات: یرمیاہ4باب 2 آیت؛زبور 24 کی 4 آیت ؛ 1۔سموئیل 25باب 22اور 32 تا 34 آیات؛زبور15 کی4 آیت؛حزقی ایل17باب16اور18 تا 19 آیات ؛ یشوع9باب18 تا19 آیات کے ساتھ 2۔سموئیل21باب1 آیت۔

۵) ایک قسم بھی اقراری حلف جیسی ہے اور مذہبی احتیاط سے کھانی چاہیے اور اُسی طرح خلوص کے ساتھ سرانجام دی جائے۔

حوالہ جات: یسعیاہ19باب21 آیت ؛واعظ5باب4 تا6 آیات ؛زبور61 کی 8 آیت؛زبور66 کی13 تا14 آیات۔

۶) خُدا کے علاوہ کسی مخلوق کی قسم نہیں کھانی چاہیے۔اور اس کی قبولیت کے لیے ارادی طور پر ایمان کے ساتھ،فرض کی نیت سے اور حاصل کردہ رحم کی خاطر شکرگزاری کے طور پر یا پھر اپنی احتیاج کے حصول کے لیے قسم کھانی چاہیے۔جس میں ہم اپنے آپ کو اہم فرائض یا دیگر باتوں کے اُسی حد تک سختی سے پابند کرتے ہیں جہاں تک وہ مناسب طور پر ہونا چاہیے۔

حوالہ جات: زبور 76 کی 11 آیت؛ یرمیاہ 44 باب 25 تا 26 آیات؛ استثنا 23 باب 21 تا 23 آیات؛ زبور 50 کی 14 آیت؛ پیدائش 28 باب 20 تا 22 آیات؛ 1۔سموئیل 1 باب 11 آیت؛ زبور 66 کی 13 تا 14 آیات؛ زبور 132 کی 2 تا 5 آیات۔

۷) کوئی شخص خُدا کے کلام میں کسی بھی ممنوع چیز کی قسم نہیں کھا سکتا۔یا پھر ایسی بات جو نافذ فرمان کے فرائض کی انجام دہی میں رکاوٹ ڈالے۔یا پھر وہ جو بات کسی کے بس میں نہ ہو اور ایسی صورت میں جب خُدا کی جانب سے اس کی تکمیل کی صلاحیت کا کوئی وعدہ نہ کیا گیا ہو۔اس لحاظ سے راہبانیت کے لئے بِن بیاہی (کنوارپن) کی قسم اور تنگ دستی کا اقرار اور اِن کی مسلسل تعمیل،ہمیں اعلیٰ کاملیت کے درجہ سے بہت دُور رکھتی ہے کیونکہ یہ تو اوہام پرست اور گنہگار پھندے ہیں جن میں کسی مسیحی کو پھنسنا نہیں چاہیے۔

حوالہ جات: اعمال 23 باب 12 اور 14 آیات؛ مرقس 6 باب 26 آیت؛ گنتی 30 باب 5، 8 اور 12 تا 13 آیات؛ متی 19 باب 11 تا 12 آیات؛ 1۔کرنتھیوں 7 باب 2 اور 9 آیات؛ افسیوں 4 باب 28 آیت؛ 1۔پطرس 4 باب 2 آیت؛ 1۔کرنتھیوں 7 باب 23 آیت۔

باب23

سول حکومت کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم: سوالات135اور136)

۱) ساری دُنیا کے بزرگ و برتر خُداوند اور بادشاہ نے سول حاکموں کو اپنے ماتحت، لوگوں کے اوپر، اپنے جلال کے لیے اور عوام کی بھلائی کے لیے مقرر کیا ہے۔ اس مقصد کی غرض سے خُدا نے اپنے جلال اور عوامی فلاح کے لیے، اچھے لوگوں کے دفاع اور حوصلہ افزائی کے لیے اور بدکاروں کی سزا کے لیے اُنہیں تلوار کی طاقت سے مسلح کیا۔

حوالہ جات: رومیوں13باب1تا4 آیات؛1۔پطرس؛2باب13 تا14 آیات۔

۲) مسیحی جب سول عہدے کے لئے بلائے جائیں تو اُن کے لئے اس عہدے کو قبول کرنا اور اس کی تعمیل کرنا جائز ہے۔ انتظامی امور کی انجام دہی میں ہر ریاست کے مفید قوانین کے مطابق بالخصوص پارسائی، انصاف اور امن کو قائم کرنا لازم ہے۔ اس مقصد کے لیے اب وہ قانونی طور پر نئے عہد نامے کے تحت راست اور ناگزیر موقعوں پر جنگ بھی لڑ سکتے ہیں۔

حوالہ جات: امثال8باب15 تا16 آیات؛ رومیوں13باب1 تا 2اور4 آیات؛ زبور 2باب 10 تا 12 آیات؛ 1۔ تیمتھیس 2باب 2 آیت؛ زبور 82 کی 3 تا 4 آیات؛ 2۔سموئیل 23 باب3 آیات؛ 1۔پطرس2باب13 آیت؛ لوقا3باب14 آیت؛ رومیوں 13 باب4 آیت؛ متی8باب9 تا10 آیات؛ اعمال 10باب 1 تا2 آیات؛ مکاشفہ 17 باب 14 اور16 آیات۔

۳) سول حاکم کلام کی منادی اور ساکرامنٹوں کی ادائیگی یا آسمان کی بادشاہی کی کنجیوں کی طاقت کا اختیار اپنے لیے فرض نہیں کر سکتا: ☆ تاہم اُس کے پاس اختیار ہے کہ وہ کلیسیا کے اتحاد اور امن کے قیام کے لیے اقدامات کرے تا کہ خُدا کی سچائی کامل اور پاک رہے۔ اس وجہ سے ہر طرح کی توہین کے مرتکب اور بدعات کا تدارک کیا جائے۔ عبادت میں ہر طرح کا بگاڑ، برائی اور ضابطہ کا حفظ ماتقدم یا اصلاح کی جائے۔ اور پہلے سے قائم خُدا کے تمام قوانین پر عمل کیا جائے۔ بہتر نتیجہ و مقصد کے لیے وہ سنڈ کو بلانے کا اختیار رکھتے ہیں۔ وہ سنڈ میں موجود ہو سکتے اور اس بات کو یقینی بنانا کہ ان میں جو بھی طے ہو خُدا کے ذہن کے مطابق ہو۔

☆ (علامت وقف (:) کے بعد کا حصہ سکاٹ لینڈ کی کلیسیا کی وضاحت سے 1664 عیسوی منظور کیا گیا تھا۔ لیکن آج ریفارمڈ پریسبٹیرین کلیسیا اس کو مسترد کرتی ہے۔

حوالہ جات: 2۔ تواریخ 26 باب 18 آیت کیساتھ متی 18 باب 17 آیات اور متی 16 باب 19 آیت؛ 1۔ کرنتھیوں 12 باب 28 تا 29 آیات؛ افسیوں 4 باب 11 تا 12 آیات؛ 1۔ کرنتھیوں 4 باب 1 تا 2 آیات؛ رومیوں 10 باب 15 آیت؛ عبرانیوں 5 باب 4 آیت؛ یسعیاہ 49 باب 23 آیت؛ زبور 122 کی 9 آیت؛ عزرا 7 باب 23 آیت اور 25 تا 28 آیات ؛ احبار 24 باب 16 آیت؛ استثنا 13 باب 5 تا 6 اور 12 آیات؛ 1۔ سلاطین 18 باب 4 آیت ؛ 1۔ تواریخ 13 باب 1 تا 9 آیات؛ 2۔ سلاطین 23 باب 1 تا 26 آیات؛ 2۔ تواریخ 34 باب 33 آیت؛ 2۔ تواریخ 15 باب 12 تا 13 آیات؛ 2۔ تواریخ 19 باب 8 تا 11 آیات؛ 2۔ تواریخ 29 تا 30 ابواب؛ متی 2 باب 4 تا 5 آیات۔

۴) سول حکمرانوں کے لیے دُعا کرنا، اُن کی عزت کرنا، واجب خراج ادا کرنا، جائز احکام کو ماننا، اور ضمیر کی خاطر اُن کے اختیار کے ماتحت رہنا لوگوں کا فرض ہے۔ مذہب میں بے دینی یا مختلف مذہبی عقائد حکمرانوں کے جائز اور آئینی اختیار کو کالعدم نہیں قرار دے سکتے۔ نہ ہی لوگوں کو اُن کی واجب فرمانبرداری سے مستثنیٰ قرار دیتا ہے جس سے کلیسیائی لوگ بھی مستثنیٰ نہیں ہیں۔ اُن کے اقتدار اور زندگیوں میں پوپ اُن پر کوئی طاقت اور دائرہِ اختیار نہیں رکھتا کہ اُن کو

بدعت یا مرتد قرار دے یا اُن پر کوئی جھوٹا دعویٰ کرے۔

حوالہ جات: 1۔ تیمتھیس 2 باب 1 تا 2 آیات؛ 1۔ پطرس 2 باب 17 آیت؛ رومیوں 13 باب 7 آیت؛ رومیوں 13 باب 5 آیت؛ ططس 3 باب 1 آیت؛ 1۔ پطرس 2 باب 13 تا 14 اور 16 آیات؛ رومیوں 13 باب 1 آیت؛ 1۔ سلاطین 2 باب 35 آیت؛ اعمال 25 باب 9 تا 11 آیات؛ 2۔ پطرس 2 باب 1 اور 10 تا 11 آیات؛ یہوداہ 1 باب 8 تا 11 آیات؛ 2۔ تھسلنیکیوں 2 باب 4 آیت؛ مکاشفہ 13 باب 15 تا 17 آیات۔

باب 24

شادی اور طلاق کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکِزم: سوالات 63 تا 66 اور 70 تا 72 / ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکِزم:
سوالات 137 تا 139)

۱) شادی ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان ہونی چاہیے۔ ایک ہی وقت میں نہ تو کسی مرد کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ ایک سے زائد بیویاں رکھے اور نہ ہی کوئی عورت ایک سے زائد شوہر رکھ سکتی ہے۔

حوالہ جات: پیدایش 2 باب 24 آیت؛ متی 19 باب 5 تا 6 آیات ؛امثال 2 باب 17 آیت۔

۲) شادی شوہر اور بیوی کی باہمی مدد، جائز طور سے نسلِ انسانی کی افزائش اور مقدس تخم کے ساتھ کلیسیا کو ناپاکی سے روکنے کے لیے مقرر کی گئی ہے۔

حوالہ جات: پیدایش 2 باب 18 آیت؛ ملاکی 2 باب 15 آیت؛ 1۔کرنتھیوں 7 باب 2 اور 9 آیات۔

۳) ایسے تمام لوگوں کے لیے شادی کرنا جائز ہے جو اپنی مرضی اور منظوری کے ساتھ فیصلہ کرنے کے قابل ہوں۔ لیکن مسیحیوں کا یہ فرض ہے کہ وہ شادی صرف خداوند میں ہی کریں۔ اور اس لیے وہ جو حقیقی اصلاحی (ریفارمڈ) مذہب کو ماننے والے ہیں اُنکو ملحد، پاپائی اور بت پرستوں سے شادی نہیں کرنی چاہیے۔ اور دیندار کو چاہیے کہ وہ بدنام بدکاروں اور ملعون بدعتی لوگوں سے

شادی کے ذریعے ناہموار جوئے میں نہ جُتیں۔

حوالہ جات: عبرانیوں 13 باب 4 آیت؛ 1۔ تیمتھیس 4 باب 3 آیت؛ 1۔ کرنتھیوں 7 باب 36 تا 38 آیات؛ پیدائش 24 باب 57 تا 58 آیات؛ 1۔ کرنتھیوں 7 باب 39 آیت؛ پیدائش 34 باب 14 آیت؛ خروج 34 باب 16 آیت؛ استثنا 7 باب 3 تا 4 آیت؛ 1۔ سلاطین 11 باب 4 آیت؛ نحمیاہ 13 باب 25 تا 27 آیات؛ ملاکی 2 باب 11 تا 12 آیات؛ 2۔ کرنتھیوں 6 باب 14 آیت۔

۴) شادی خونی رشتہ داروں سے یا پھر ایسے رشتے جن سے کلام منع کرتا ہے نہیں کرنی چاہیے۔ اور نہ ہی حرام کاروں کی شادیوں کو کسی شخص یا گروہ کا قانون جائز قرار دے اور نہ ایسے لوگ خاوند اور بیوی کی طرح اکٹھے رہیں۔ آدمی اپنی بیوی کے کسی خونی رشتہ دار سے اور نہ ہی بیوی اپنے شوہر کے خونی رشتہ دار سے شادی کرے۔

☆ آج بریسبٹیرین کلیسیائیں اس پیرگراف کے آخری فقرے سے متفق نہیں ہیں۔

حوالہ جات: احبار 18 باب؛ 1۔ کرنتھیوں 5 باب 1 آیت؛ عاموس 2 باب 7 آیت؛ مرقس 6 باب 18 آیت؛ احبار 18 باب 24 تا 28 آیات؛ احبار 20 باب 19 تا 21 آیات۔

۵) منگنی (معاہدہ) کے بعد زناکاری یا حرامکاری جس کا انکشاف شادی سے پہلے ہو جائے بیگناہ فریق کو معاہدہ توڑنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ شادی کے بعد زناکاری کی صورت میں بیگناہ فریق کی طلاق کے لیے چارہ جوئی اور طلاق کے بعد کسی دوسرے سے شادی کرنا جائز ہے گویا کہ قانون کی خلاف ورزی کرنے والا فریق مر چکا ہے۔

حوالہ جات: متی 1 باب 18 تا 20 آیات؛ متی 5 باب 31 تا 32 آیات؛ متی 19 باب 9 آیت؛ رومیوں 7 باب 2 تا 3 آیت۔

۶) اگرچہ انسان کا فساد یہ ہے کہ وہ جن کو خُدا نے شادی میں جوڑا ہے اُنکو جُدا کرنے

کے لیے ناجائز طور پر حجت و دلائل ڈھونڈتا ہے۔مگر زنا کاری کے سوا یا پھر دیدہ دانستہ فرائض سے فرار جس کی کسی بھی طرح سے کلیسیا اور سول حکام تلافی نہیں کر سکتے شادی کے بندھن کو توڑنے کا معقول سبب ہے۔جس میں عوامی اور باضابطہ کاروائی کی جائے اور اس مقدمے سے متعلقہ لوگوں کو اُنکی اپنی مرضی اور صوابدید پر نہ چھوڑ دیا جائے۔

حوالہ جات: متی 19 باب 8 تا 9 آیات؛ 1۔کرنتھیوں 7 باب 15 آیت؛ متی 19 باب 6 آیت؛ استثنا 24 باب 1 تا 4 آیات۔

باب25

کلیسیا کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم: سوالات 60 تا 65)

۱) عالمگیر کلیسیا جو کہ نادیدنی کلیسیا کہلاتی ہے اُس میں سب برگزیدہ شامل ہیں جو مسیح اپنے سَر کے ماتحت اکٹھے کیے جا چکے اور اکٹھے کیے جا رہے اور اکٹھے کیے جائیں گے۔ اور وہ سب مسیح کی دُلہن اور بدن ہیں۔ مسیح کی مکمل معموری اُن سب میں ہے۔

حوالہ جات: افسیوں 1 باب 10 اور 22 تا 23 آیات؛ افسیوں 5 باب 23 اور 27 اور 32 آیات؛ کلسیوں 1 باب 18 آیت۔

۲) دیدنی کلیسیا بھی انجیل کے تحت عالمگیر ہے جو کہ قانون کے تحت اور ایک قوم تک محدود نہیں ہے۔ جس میں پوری دُنیا سے حقیقی مذہب کو ماننے والے اور اُن کی اولاد شامل ہے اور وہ مسیح کی بادشاہی، خُدا کا گھرانہ اور خاندان ہیں جس سے باہر بالعموم نجات کا امکان نہیں۔

حوالہ جات: 1۔کرنتھیوں 1 باب 2 آیت؛ 1۔کرنتھیوں 12 باب 12 تا 13 آیات؛ زبور 2 کی 8 آیت؛ مکاشفہ 7 باب 9 آیت؛ رومیوں 15 باب 9 تا 12 آیات؛ 1۔کرنتھیوں 7 باب 14 آیت؛ اعمال 2 باب 39 آیت؛ حزقی ایل 16 باب 20 تا 21 آیات؛ رومیوں 11 باب 16 آیت؛ پیدائش 3 باب 15 آیت؛ پیدائش 17 باب 7 آیت؛ متی 13 باب 47 آیت؛ یسعیاہ 9 باب 7 آیت؛ افسیوں 2 باب 19 آیت؛ افسیوں 3 باب 15 آیت؛ اعمال 2 باب 47 آیت۔

۳) مسیح نے ایمانداروں کو جمع کرنے اور اس زندگی میں اور دُنیا کے خاتمے تک کامل

بنانے کے لیے عالمگیر اور دیدنی کلیسیا کو خدمت، خُدا کا کلام اور آئین دیا ہے۔ اور وہ اپنی روح کی حضوری اور اپنے وعدوں کے مطابق اِن کو موثر بناتا ہے۔

حوالہ جات: 1۔کرنتھیوں 12 باب 28 آیت؛ افسیوں 4 باب 11 تا 13 آیت ؛متی 28 باب 19 تا 20 آیات؛ یسعیاہ 59 باب 21 آیت۔

۴) یہ عالمگیر کلیسیا بعض اوقات کم اور بعض اوقات زیادہ دیدنی ہوتی ہے۔ اور مخصوص کلیسیائیں اس عالمگیر کلیسیا کے اراکین پر مشتمل ہیں انجیل کی تعلیم کے پڑھائے جانے، قبول کیے جانے اور احکام کے ضابطہ اور اجتماعی عبادت کی بنیاد پر کم اور زیادہ پاک ہیں۔ اور اِن میں اجتماعی عبادت بھی کم اور زیادہ پاکیزگی سے کی جاتی ہے۔

حوالہ جات: رومیوں 11 باب 3 تا 4 آیت؛ مکاشفہ 12 باب 6 اور 14 آیات؛ مکاشفہ 2 تا 3 ابواب؛ 1۔کرنتھیوں 5 باب 6 تا 7 آیات۔

۵) آسمان کے تلے سب سے پاک ترین کلیسیا بھی آمیزش اور غلطی کی آزمائش کا شکار ہے۔ اور بعض ایسی کلیسیائیں ہیں جو اس قدر بگڑ چکی ہیں کہ اب وہ مسیح کی کلیسیائیں نہیں ہیں بلکہ شیطان کا تخت ہیں۔ باوجود اس کے اس زمین پر ایسی کلیسیا ہمیشہ ہوگی جو خُدا کی مرضی کے موافق اُسکی عبادت کرے گی۔

حوالہ جات: 1۔کرنتھیوں 13 باب 12 آیت؛ مکاشفہ 2 تا 3 ابواب؛ متی 13 باب 24 تا 30 آیات اور 47 آیت؛ مکاشفہ 18 باب 2 آیت؛ رومیوں 11 باب 18 تا 22 آیات؛ متی 16 باب 18 آیت؛ زبور 72 کی 17 آیت؛ زبور 102 کی 28 آیت؛ متی 28 باب 19 تا 20 آیات۔

۶) کلیسیا کا مسیح کے علاوہ اور کوئی سر نہیں ہے اور نہ ہی پوپ کسی صورت میں کلیسیا کا سر ہو سکتا ہے۔ بلکہ وہ مخالف مسیح، گناہ کا شخص اور ہلاکت کا فرزند ہے جو کلیسیا میں مسیح اور خُدا کے برعکس اپنے آپ کو سر بلند کرتا ہے۔

حوالہ جات: کلسیوں 1 باب 18 آیت؛ افسیوں 1 باب 22 آیت؛ متی 23 باب 8 تا 10 آیات؛ 2۔ تھسلنیکیوں 2 باب 3 تا 4 آیات اور 8 تا 9 آیات۔ مکاشفہ 13 باب 6 آیت۔

باب26

مقدسوں کی رفاقت کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم: سوالات 135 تا136، 141 تا142: ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکزم: سوالات 68 تا 69 اور 74 تا 81)

۱) تمام ایماندار جو مسیح اپنے سر کے ساتھ اُسکی روح اور ایمان کی بدولت متحد ہیں۔ وہ مسیح کے ساتھ اُسکے فضائل، مصائب، موت، دوبارہ جی اُٹھنے اور اُسکے جلال کے وسیلہ سے رفاقت رکھتے ہیں۔ اور وہ ایک دوسرے سے محبت میں متحد ہونے کی بنیاد پر ایک دوسرے کی نعمتوں اور فضائل میں شریک ہیں۔ اور اپنے انفرادی اور اجتماعی فرائض کی انجام دہی کے پابند ہیں جو انسان کی روحانی اور جسمانی بھلائی کا باعث ہو۔

حوالہ جات: 1۔یوحنا 1 باب 3 آیت؛ افسیوں 3 باب 16 تا 19 آیات؛ یوحنا 1 باب 16 آیت؛ افسیوں 2 باب 5 تا 6 آیات؛ فلپیوں 3 باب 10 آیت؛ رومیوں 6 باب 5 تا 6 آیات؛ 2۔ تیمتھیس 2 باب 12 آیت؛ افسیوں 4 باب 15 تا 16 آیات؛ 1۔کرنتھیوں 12 باب 7 آیت؛ 1۔کرنتھیوں 3 باب 21 تا 23 آیات؛ کلسیوں 2 باب 19 آیت؛ 1۔ تھسلنیکیوں 5 باب 11 اور 14 آیت؛ رومیوں 1 باب 11 تا 12 اور 14 آیات؛ 1۔یوحنا 3 باب 16 تا 18 آیات؛ گلتیوں 6 باب 10 آیت۔

۲) ایماندار اپنے اقرار کے پابند ہوتے ہوئے خُدا کی عبادت میں ایک دوسرے سے پاک رفاقت اور شراکت قائم کرتے ہیں۔ اور دیگر روحانی خدمات کی تعمیل کے ذریعے باہمی ترقی کا وسیلہ ہیں۔ جیسا کہ ظاہری (مادی) چیزوں میں انفرادی استعداد کے مطابق ایک دوسرے کی

ضرورتیں رفع کرتے ہیں۔ خُدا کی توفیق کے موافق ہر جگہ پر موجود تمام لوگ جو خُداوند مسیح کا نام لیتے ہیں اُن میں ایسی ہی رفاقت ہونی چاہیے۔

حوالہ جات: عبرانیوں 10 باب 24 تا 25 آیات؛ اعمال 2 باب 42 اور 46 آیات ؛ یسعیاہ 2 باب 3 آیت؛ 1۔کرنتھیوں 11 باب 20 آیت؛ اعمال 2 باب 44 تا 45 آیات؛ 1۔یوحنا 3 باب 17 آیت؛ 2۔کرنتھیوں 8 تا 9 ابواب؛ اعمال 11 باب 29 تا 30 آیات۔

۳) یہ شراکت جو ایماندار مسیح کے ساتھ رکھتے ہیں یہ اُنہیں کسی صورت میں بھی الوہیت کے جوہر میں شریک نہیں کرتی یا مسیح کے برابر نہیں ٹھہراتی اور ایسا دعویٰ کرنا بے ایمانی اور گستاخی ہے۔ اور نہ ہی ایمانداروں کی ایک دوسرے سے رفاقت وشراکت اُنکے مال ومتاع یا جائیداد کے حقوق میں دخل اندازی کرتی ہے۔

حوالہ جات: کلسیوں 1 باب 18 تا 19 آیات؛ 1۔کرنتھیوں 8 باب 6 آیت؛ یسعیاہ 42 باب 8 آیت؛ 1۔ تیمتھیس 6 باب 15 تا 16 آیات؛ زبور 45 کی 7 کے ساتھ عبرانیوں 1 باب 8 تا 9 آیات؛ خروج 20 باب 15 آیت؛ افسیوں 4 باب 28 آیت؛ اعمال 5 باب 4 آیت۔

باب 27

ساکرامنٹوں کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکزم: سوالات 91 تا 97 / ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم:
سوالات 161 تا 177:)

۱) ساکرامنٹ فضل کے عہد کے پاک نشان اور مہریں ہیں۔ خُدا کی طرف سے مقررہ اور مسیح اور اُسکی برکات کو پیش کرتے ہیں۔ اور مسیح میں اور اُسکے ساتھ ہمارے مقام کی تصدیق کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ساکرامنٹ وہ جو کلیسیا اور باقی دُنیا سے تعلق رکھتے ہیں اُن میں واضح فرق بیان کرتے ہیں۔ اور ایمانداروں کو کلام کے مطابق مسیح میں سنجیدگی سے خُدا کی خدمت کرنے کا پابند بناتے ہیں۔

حوالہ جات: رومیوں 4 باب 11 آیت؛ پیدائش 17 باب 7 اور 10 آیت؛ متی 28 باب 19 آیت؛ 1۔کرنتھیوں 11 باب 23 آیت؛ 1۔کرنتھیوں 10 باب 16 آیت؛ 1۔کرنتھیوں 11 باب 25 تا 26 آیات؛ گلتیوں 3 باب 17 آیت؛ رومیوں 15 باب 8 آیت؛ خروج 12 باب 48 آیت؛ پیدائش 34 باب 14 آیت؛ رومیوں 6 باب 3 تا 4 آیات؛ 1۔کرنتھیوں 10 باب 16 اور 21 آیات۔

۲) ہر ایک ساکرامنٹ میں نشان اور وہ چیزیں جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اُن میں ایک روحانی تعلق یا تخصیصی اتحاد پایا جاتا ہے۔ یوں ان میں سے ایک کا نام اور تاثیریں دوسرے سے منسوب کی جاتی ہیں۔

حوالہ جات: پیدائش17باب10 آیت؛ متی26باب27تا28 آیات؛ ططس 3باب5 آیت۔

۳) سکرامنٹوں کی درست ادائیگی میں اور اِن کے ذریعے ظاہر ہونے والا فضل ساکرامنٹوں کے اندر اپنی کسی قدرت کی عطا نہیں ہے اور نہ ہی ساکرامنٹ کی تاثیر اس کو ادا کرنے والے کے تقوی اور ارادہ پر منحصر ہے۔ بلکہ ساکرامنٹوں کی قوت اور تاثیر روح القدس کے کام اور کلام کے مقررہ دستور کا نتیجہ ہے۔ جس میں لائق طور پر ساکرامنٹوں کو حاصل کرنے والوں کے لیے برکت کا وعدہ پایا جاتا ہے۔

حوالہ جات: رومیوں2باب28تا29 آیات؛ 1۔پطرس3باب21 آیت؛ متی 3باب11 آیت؛ 1۔کرنتھیوں12باب13 آیت؛ متی26باب27تا28 آیات؛ متی28 باب19تا20 آیات۔

۴) انجیل میں ہمارے خُداوند یسوع نے صرف دو ساکرامنٹ ہی مقرر کیے ہیں جو بپتسمہ اور عشائے ربانی ہیں۔ اِن میں سے کوئی بھی ایک ضابطہ قانون کے تحت کلام کے مخصوص شدہ خادم کے علاوہ اور کوئی ادا نہیں کر سکتا۔

حوالہ جات: متی28باب19 آیت؛ 1۔کرنتھیوں11باب20اور23 آیات؛ 1۔کرنتھیوں4باب1 آیت؛ عبرانیوں5باب4 آیت۔

۵) روحانی چیزوں کی نسبت سے پرانے عہدنامے میں پیش کردہ ساکرامنٹ اپنے جوہر میں نئے عہدنامے کے ساکرامنٹوں جیسے ہیں۔

حوالہ جات: 1۔کرنتھیوں10باب1تا4 آیات۔

باب28

بپتسمہ کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکزم: سوالات 92 تا 95 / ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم:
سوالات 161 تا 177:)

۱) بپتسمہ مسیح کا مقرر کردہ نئے عہد نامے کا ساکرامنٹ ہے جو محض دیدنی کلیسیا میں شمولیت کے لیے نہیں دیا جاتا بلکہ یہ مسیح میں پیوند ہونے، نوزائیدگی اور گناہوں کی معافی اور مسیح کے ذریعہ خُدا کو سپردگی اور زندگی کے نئے چال چلن کے لیے فضل کے عہد کا نشان اور مہر بھی ہے۔ یہ ساکرامنٹ مسیح نے خود مقرر کیا کہ کلیسا میں دُنیا کے آخر تک مسلسل ادا کیا جائے گا۔
حوالہ جات: متی 28 باب 19 آیت؛ 1۔ کرنتھیوں 12 باب 13 آیت؛ رومیوں 4 باب 11 آیت کیساتھ کلسیوں 2 باب 11 تا 12 آیات؛ گلتیوں 3 باب 27 آیت؛ رومیوں 6 باب 5 آیت؛ ططس 3 باب 5 آیت؛ مرقس 1 باب 4 آیت؛ رومیوں 6 باب 3 تا 4 آیت؛ متی 28 باب 10 تا 20 آیات۔

۲) اس ساکرامنٹ میں استعمال ہونے والی ظاہری شے پانی ہے۔ کسی شخص کو بپتسمہ باپ، بیٹے اور روح القدس کے نام سے باضابطہ طور پر ایک بلایا ہوا انجیل کا خادم ہی ادا کرے۔
حوالہ جات: متی 3 باب 11 آیت؛ یوحنا 1 باب 33 آیت؛ متی 28 باب 19 تا 20 آیات۔

۳) بپتسمہ میں کسی شخص کوغوطہ دیناضروری نہیں ہے لیکن بپتسمہ لینے والے شخص پر پانی انڈیلنے یا چھڑکنے سے بپتسمہ کی درست ادائیگی ہوجاتی ہے۔

حوالہ جات: عبرانیوں 9 باب 10 اور 19 تا 22 آیات؛ اعمال 2 باب 41 آیت؛ اعمال 16 باب 33 آیت؛ مرقس 7 باب 4 آیت۔

۴) جومسیح پر ایمان لاتے اور اُسکی فرمانبرداری کرتے ہیں بپتسمہ صرف اُنکو ہی نہیں دیا جاتا بلکہ ایک یا دونوں ایماندار والدین کے شیر خوار بچوں کو بھی دیا جاتا ہے۔

حوالہ جات: مرقس 16 باب 15 تا 16 آیات؛ اعمال 8 باب 37 تا 38 آیات؛ پیدائش 17 باب 7 اور 9 تا 10 آیات کے ساتھ گلتیوں 3 باب 9 اور 14 آیات، اور کلسیوں 2 باب 11 تا 12 آیات؛ اعمال 2 با 38 تا 39 آیات؛ رومیوں 4 باب 11 تا 12 آیات؛ 1۔ کرنتھیوں 7 باب 14 آیت؛ متی 28 باب 19 آیت؛ مرقس 10 باب 13 تا 16 آیات؛ لوقا 18 باب 15 آیت۔

۵) اگرچہ اس رسم کی اہانت اور اس کو نظرانداز کرنا بڑا گناہ ہے لیکن فضل اور نجات اس ساکرامنٹ سے لازم طور پر منسلک نہیں ہیں۔ایسا نہیں کہ کوئی شخص اس کے بغیر نئے سرے سے پیدا نہیں ہوسکتا اور نہ ہی بپتسمہ لینے والے سب کے سب نئے سرے سے پیدا ہوتے ہیں۔

حوالہ جات: لوقا 7 باب 30 آیت کیساتھ خروج 4 باب 24 تا 26 آیات؛ رومیوں 4 باب 11 آیت؛ اعمال 10 باب 2، 22، 31، 45 اور 47 آیات؛ اعمال 8 باب 13 اور 23 آیات۔

۶) بپتسمہ کی تاثیر اس کی ادائیگی کے وقت سے متصل نہیں ہے۔تاہم اس ساکرامنٹ کی درست ادائیگی نہ صرف اس میں فضل کے وعدے کی پیشکش کرتی ہے بلکہ اس میں روح القدس کے وسیلہ سے خُدا کی اپنی مرضی کے مقصد اور اُسکے مقررہ وقت پر ہر عمر کے شخص اور بچوں کے لیے

فضل ظاہر کیا جاتا اور اُنہیں عطا کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات: یوحنا 3 باب 5 اور 8 آیت؛ گلتیوں 3 باب 27 آیت؛ ططس 3 باب 5 آیت؛ افسیوں 5 باب 25 تا 26 آیت؛ اعمال 2 باب 38 اور 41 آیات۔

۷) بپتسمہ کی رسم کسی بھی شخص کے لیے صرف ایک ہی دفعہ ادا کی جاتی ہے۔

حوالہ جات: ططس 3 باب 5 آیت

باب29

عشائے ربانی کے بارے میں

(ویسٹ منسٹرمختصر کیٹیکِزم: سوالات 92 تا93اور96 تا97 / ویسٹ منسٹرتفصیلی کیٹیکِزم: سوالات168 تا177:)

ا) جس رات ہمارا خُداوند مسیح پکڑوایا گیا اُس نے اپنے بدن اور خون کا ساکرامنٹ مقرر کیا جو عشائے ربانی کہلاتا ہے۔ یہ مسیح کی کلیسیا میں دُنیا کے آخر تک اُسکی قربانی کی مسلسل یادگاری کے طور پر ادا کیا جائے گا۔ جو مسیح میں حقیقی ایمانداروں کی برکات پر مہر اور اُنکی روحانی پرورش اور بالیدگی اور اُسکے لئے اُنکے واجب فرائض کی ذمہ داری کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہ ساکرامنٹ مسیح کے ساتھ اور اُسکے روحانی بدن کے اراکین کی ایک دوسرے سے رفاقت کی ضمانت اور عہد ہے۔

حوالہ جات: 1۔کرنتھیوں 11باب23 تا26 آیات؛ 1۔کرنتھیوں 10 باب16 تا 17اور21 آیات؛1۔کرنتھیوں 12باب13 آیت۔

۲) اس ساکرامنٹ کی ادائیگی میں مسیح نہ تو اپنے باپ کو حقیقی قربانی کی صورت میں اور نہ ہی زندوں اور مردوں کے گناہوں کی معافی کے لیے نذر کیا جاتا ہے۔ بلکہ یہ صلیب پر ایک ہی بار سب کے لیے اُسکی اپنی قربانی کی یادگار ہے۔ مسیح کی اس قربانی کے لئے ساری تعریف خُدا کی ہو۔ پس خُدا کے تمام ایمانداروں کے لئے مسیح کے کفارے اور ایک ہی بار دی جانے والی قربانی کے برعکس رومن کیتھولک کی پاک ماس کی رسم مکروہانہ طور پر نفرت انگیز ہے۔

حوالہ جات: عبرانیوں 9باب22اور25 تا26اور28 آیات؛ 1۔کرنتھیوں 11

باب 24 تا 26 آیات؛ متی 26 باب 26 تا 27 آیات؛ عبرانیوں 7 باب 23 تا 24 اور 27 آیات
؛ عبرانیوں 10 باب 11 تا 12 اور 14 اور 18 آیات۔

۳) اس میں مسیح یسوع نے اپنے خادمین کو مقرر کیا کہ وہ جماعت سے اس دستور کے بارے میں مسیح کی باتوں کا اعلان کریں، دُعا کر کے روٹی اور شیرہ کو برکت دیں اور اُنہیں عمومی استعمال سے خاص استعمال کے لئے مخصوص کریں، روٹی کو لیکر توڑیں اور پیالہ لیکر بشمول خدام اور کمیونی کینٹ (کلیسیائی ضابطہ کے تحت کلیسیا میں شامل) ممبران دونوں کو دیں۔ لیکن وہ جو کلیسیا کی جماعت میں موجود نہیں اُن کو ہرگز نہ دیں۔

حوالہ جات: متی 26 باب 26 تا 28 آیات؛ مرقس 14 باب 22 تا 24 آیات؛ لوقا 22 باب 19 تا 20 آیات کے ساتھ 1۔ کرنتھیوں 11 باب 23 تا 26 آیات؛ اعمال 20 باب 7 آیت؛ 1۔ کرنتھیوں 11 باب 20 آیت۔

۴) نجی اور پوشیدہ عشائے ربانی یا پھر کسی اکیلے پیشوا اور کسی شخص سے پاک شراکت لینا، جماعت کو پیالے میں سے شریک ہونے سے انکار کرنا، عشائے ربانی کے اجزا کی پوجا کرنا اور اُن کو کسی فرضی مذہبی استعمال کے لیے محفوظ کرنا یہ سب عشائے ربانی کی رسم کی ماہیت اور مسیح کے دستور کے منافی ہے۔

حوالہ جات: 1۔ کرنتھیوں 10 باب 16 آیت؛ مرقس 14 باب 23 آیت؛ 1۔ کرنتھیوں 11 باب 25 تا 29 آیات؛ متی 15 باب 9 آیت۔

۵) عشائے ربانی میں باضابطہ طور پر مسیح کی مقررہ رسم کے لیے مخصوص کیے ہوئے ظاہری اجزا مسیح مصلوب سے حقیقی مگر علامتی تعلق رکھتے ہیں۔ یہ اجزا بسا اوقات جن اشیا کی علامت ہیں اُنکے نام سے پکارے جاتے ہیں یعنی مسیح کا بدن اور خون۔ تاہم یہ اپنے جوہر اور ماہیت میں صرف روٹی اور شیرہ ہی رہتے ہیں جیسا کہ یہ پہلے تھے۔

حوالہ جات: متی 26 باب 26 تا 28؛ 1۔کرنتھیوں 11 باب 26 تا 28 آیات؛متی 26 باب 29 آیت۔

۶) عشائے ربانی کے بارے میں ایسا نظریہ جس میں روٹی اور شیرے کا جوہر پیشوا کے اسے مقدس کرنے یا پھر کسی اور ذریعہ سے مسیح کے بدن اور خون میں تبدیل ہو جاتا (عمومی طور پر تبدیلی جوہر (*Transubstantiation*) کہلاتا ہے) یہ نظریہ نہ صرف کلام مقدس کے منافی ہے بلکہ یہ فہم وعقل کے بھی خلاف ہے۔ایسا نظریہ اس پاک رسم کی ماہیت کو تباہ کرتا اور طرح طرح کی توہم پرستی اور واضح بت پرستی کا موجب بنتا آیا اور بنتا ہے۔

حوالہ جات: اعمال 3 باب 21 آیت کے ساتھ 1۔کرنتھیوں 11 باب 24 تا 26 آیات؛لوقا 24 باب 6 اور 39 آیات۔

۷) اس ساکرامنٹ کے ظاہری اجزا میں لائق طور پر شریک ہونے والے لوگ ایمان سے باطنی طور پر اس میں شریک ہوتے ہیں۔تاہم نفسانی اور جسمانی طور پر نہیں بلکہ روحانی طور پر مسیح مصلوب میں پرورش پاتے ہیں اور اُس کی موت کے تمام فوائد حاصل کرتے ہیں۔مسیح کا بدن اور خون جسمانی طور پر روٹی اور شیرے میں اور اِنکے ساتھ یا اِنکے نیچے نہیں ہوتا۔لیکن اس ساکرامنٹ میں روٹی اور شیرہ حقیقی مگر روحانی طور پر ایمانداروں کے ایمان کے لیے اس رسم میں موجود ہوتے ہیں۔

حوالہ جات: 1۔کرنتھیوں 11 باب 28 آیت؛1۔کرنتھیوں 10 باب 16 آیت۔

۸) اگرچہ ناواقف اور بے دین لوگ بھی اس رسم میں ظاہری اجزا کو تو وصول کر لیں پر وہ اس رسم سے ظاہر کی گئی چیز نہیں پا سکتے۔تاہم اس رسم میں نامناسب طور پر شرکت کرنے سے وہ مسیح کے بدن اور خون کے بارے میں قصوروار ہو کر سزا پاتے ہیں۔جس طرح تمام ناواقف اور بے دین لوگ مسیح کے ساتھ شراکت کے نااہل ہیں۔اسی طرح وہ خُداوند کی میز کے لائق بھی نہیں

ہیں۔اور مسیح کے خلاف سنگین گناہ کے ساتھ اِن مقدس بھیدوں میں شامل نہیں ہو سکتے اور نہ اُنہیں شامل ہونے کی اجازت دینی چاہیے۔

حوالہ جات: 1۔کرنتھیوں 11 باب 27 تا 29 آیات؛ 2۔کرنتھیوں 6 باب 14 تا 16 آیات؛ 1۔کرنتھیوں 5 باب 6 تا 7 اور 13 آیات؛ 2۔تھسلنیکیوں 3 باب 6، 14 تا 15 آیات ؛متی 7 باب 6 آیت۔

باب 30

کلیسیائی ضابطے کے بارے میں

۱) خداوند یسوع نے بحیثیتِ کلیسیا کے سر اور بادشاہ کلیسیا کے عہدیداروں کے ہاتھوں میں حکومت سونپی ہے جو سول حکام کسے مختلف ہے۔

حوالہ جات: یسعیاہ 9 باب 6 تا 7 آیات؛ 1۔ تیمتھیس 5 باب 17 آیت ؛ 1۔ تھسلنیکیوں 5 باب 12 آیت؛ اعمال 20 باب 17 اور 28 آیت؛ عبرانیوں 13 باب 7 اور 24 آیت؛ 1۔کرنتھیوں 12 باب 28 آیت؛ متی 28 باب 18 تا 20 آیات۔

۲) کلیسیا کے اِن عہدیداروں کو آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ازروئے اختیارات اُنہیں لوگوں کے گناہوں کو معاف کرنے اور قائم رکھنے، غیر متاسف کے خلاف کلام اورسرزنش دونوں کے ذریعے آسمان کی بادشاہی کو بند کرنے، توبہ کرنے والوں کے لیے انجیل کی منادی سے اسے کھولنے اور حسبِ موقع اُنہیں ضبطی سے بری الزماں قرار دینے کا اختیار دیا ہے۔

حوالہ جات: متی 16 باب 19 آیت؛ متی 18 باب 17 تا 18 آیات؛ یوحنا 20 باب 21 تا 23 آیات؛ 2۔کرنتھیوں 2 باب 6 تا 8 آیات۔

۳) کلیسیائی ضابطہ آئین شکن بھائیوں کی اصلاح اور بحالی، دوسروں کو گناہ سے روکنے، خمیر جس سے سارا گندھا ہوا آٹا خراب ہوسکتا ہے اُسکی تطہیر کرنے، مسیح کی توقیر کی لاج ،انجیل کے مقدس پیشہ اور کلیسیا پر خُدا کے قہر (جسے خُدا راستی سے لائے) سے بچنے کے لیے ضروری ہے۔کہیں ایسا نہ ہو کہ خُدا کے عہد اور اس کی مہریں بدنام ہوں اور سرکش قانون شکنوں کے ذریعے

ناپاک ہوں۔

حوالہ جات: 1۔کرنتھیوں 5باب؛ 1۔تیمتھیس 5باب 20 آیت؛متی 7باب 6 آیت؛ 1۔تیمتھیس 1باب 20 آیت؛ 1۔کرنتھیوں 11باب 27 تا34 آیات کے ساتھ یہوداہ 23 آیت۔

۴) ان مقاصد کے بہتر حصول کے لیے کلیسیا کے عہدیدار قابل اعتراض جُرم کی نوعیت کے مطابق تنبیہ ونصیحت،عشائے ربانی کے ساکرامنٹ میں شمولیت سے عارضی تعطل و توقف اور کلیسیا بدری جیسی کاروائی کرتے ہیں۔

حوالہ جات: 1۔تھسلنکیوں 5باب 12 آیت؛ 2۔تھسلنیکیوں 3باب 6اور 14 تا15 آیات؛ 1۔کرنتھیوں 5باب 4 تا5اور 13 آیات؛ متی 18باب 17 آیت؛ ططس 3باب 10 آیت۔

باب 31

سِنڈ اور مجالس کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکزم: سوالات 63 تا 66 / ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم:
سوالات 123 تا 133:)

ا) کلیسیا کی بہتر نگرانی اور مزید ترقی کے لیے سِنڈ یا دستور ساز مجالس کا ہونا ضروری ہے۔

حوالہ جات: اعمال 15 باب 2، 4 اور 6 آیات

۲) سول حکام قانونی طور پر سنڈ کے منتظم اور دیگر مناسب لوگوں کو مذہبی معاملات پر مشورت اور تجویز کے لیے بلا سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر سول حکام کھلم کھلا کلیسیا کے دشمن ہوں تو مسیح کے خادم اپنے آپ اور اپنے عہدے کی وجہ سے یا وہ دیگر مناسب لوگوں کے ساتھ اپنی کلیسیاؤں میں سے وفد کی صورت میں ایسی دستور ساز مجلس میں اکٹھے ہو سکتے ہیں۔

☆ ریفارمڈ پریسبیٹیرین چرچ ویسٹ اقرار الا ایمان کے سیکشن 2 سے متفق نہیں۔

حوالہ جات: یسعیاہ 49 باب 23 آیت؛ 1۔تیمتھیس 2 باب 1 تا 2 آیات؛ 2۔ تواریخ 19 باب 8 تا 11 آیات؛ 2۔تواریخ 29 تا 30 ابواب؛ متی 2 باب 4 تا 5 آیات؛ امثال 11 باب 14 آیات؛ اعمال 15 باب 2 اور 4 آیات، 22 تا 23 اور 25 آیات۔

۳) ایمان کے بارے میں تنازعات، ضمیری مقدمات، خُدا کی عبادت کا بہتر نظم وضبط، کلیسیا کے انتظام کے بارے آئین مقرر کرنا، ناقص نظم ونسق کی صورت میں شکایات

وصول کرنا، مصدقہ طور پر تجویز اور فیصلے کا تعین کرنا، اور اگر کوئی معاملہ خُدا کے کلام کے مطابق ہو تو اُسے احترام اور رضا جوئی سے قبول کرنا سِنڈ اور دستور ساز مجالس کے احاطہ میں آتا ہے۔ اِن کو نہ صرف خدا کے کلام کے موافق ہونا چاہیے بلکہ اُس اختیار کے مطابق بھی جس کے ذریعے ان کا فیصلہ کیا جاتا ہے جس طرح خُدا کے اپنے کلام میں مقررہ آئین ہے۔

حوالہ جات: اعمال 15 باب 15، 19، 24 اور 27 تا 31 آیات؛ اعمال 16 باب 4 آیت؛ متی 18 باب 17 تا 20 آیات۔

۴) رسولوں کے بعد تمام عمومی اور خصوصی سِنڈ اور مجالس غلطی کا مرتکب ہو سکتی ہیں اور بہت ساری خطا کی مرتکب ہوئی بھی ہیں۔ اس لیے مجالس ایمان اور ضابطۂ عمل کا اصول نہیں ہو سکتیں مگر ان دونوں کی مدد کے لیے مفید و مددگار ہیں۔

حوالہ جات: افسیوں 2 باب 20 آیت؛ اعمال 17 باب 11 آیت؛ 1۔کرنتھیوں 2 باب 5 آیت؛ 2۔کرنتھیوں 1 باب 24 آیت۔

۵) سِنڈ اور مجالس میں صرف کلیسیا سے متعلقہ معاملات کو شامل کرنا یا نپٹانا مقصود ہے۔ اور دیوانی (معاشرتی) معاملات میں جن کا تعلق دولتِ مشترکہ سے ہو دخل نہیں دینا چاہیے۔ جب تک کہ غیر معمولی مقدمات میں عاجزانہ درخواست سے تجویز کے ذریعے ضمیر کے اطمینان کے لیے سول حکومت استدعا نہ کرے۔

حوالہ جات: لوقا 12 باب 13 تا 14 آیات؛ یوحنا 18 باب 36 آیت

باب 32

موت کے بعد انسان کی حالت اور مُردوں کی قیامت کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکزم: سوالات 37 تا 38 / ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم: سوالات 84 تا 87)

۱) انسانوں کے جسم موت کے بعد خاک میں خاک ہو جائیں گے لیکن اُن کی روحیں (جو نہ مرتی ہیں نہ سوتی ہیں) غیر فانی جوہر رکھنے کی وجہ سے فوری خُدا کے پاس چلی جاتی ہیں جس نے انہیں یہ روحیں بخشی تھیں۔ راستبازوں کی روحیں پاکیزگی میں کامل ہو کر اُوپر آسمانوں میں خُدا کے رُوبرو نور اور جلال میں اپنے بدنوں کی خلاصی کا انتظار کرتی ہیں۔ اور بدکاروں کی روحیں دوزخ میں ڈالی جاتی ہیں جہاں وہ مکمل تاریکی اور اذیت میں مبتلا عدالت کے روزِ عظیم کے لیے محصور ہیں۔ اِن دو مقاموں کے علاوہ پاک نوشتے جسموں سے جُدا روحوں کے لیے کسی اور مقام کی تصدیق نہیں کرتے۔

حوالہ جات: پیدائش 3 باب 19 آیت؛ اعمال 13 باب 36 آیت؛ لوقا 23 باب 43 آیت؛ واعظ 12 باب 7 آیت؛ عبرانیوں 12 باب 23 آیت؛ 2۔کرنتھیوں 5 باب 1، 6 اور 8 آیات؛ فلپیوں 1 باب 23 آیت کیساتھ اعمال 3 باب 21 آیت اور افسیوں 4 باب 10 آیت؛ لوقا 16 باب 23 تا 24 آیات؛ اعمال 1 باب 15 آیت؛ یہوداہ 1 باب 6 تا 7 آیات؛ 1۔پطرس 3 باب 19 آیت۔

۲) آخری دن تک جو زندہ ہوں گے وہ مریں گے نہیں بلکہ تبدیل ہو جائیں گے۔ اور

تمام مردے اپنے اصلی بدنوں ہی کے ساتھ مگر مختلف خاصیت میں جلائے جائیں گے اور اپنی روحوں کے ساتھ ابدی طور پر متحد ہو جائیں گے۔

حوالہ جات: 1۔ تھسلنیکیوں 4 باب 17 آیت؛ 1۔کرنتھیوں 15 باب 51 تا 52 آیات؛ ایوب 19 باب 26 تا 27 آیات؛ 1۔کرنتھیوں 15 باب 42 تا 44 آیات۔

۳) ناراست لوگوں کے جسم مسیح کی قدرت سے ذلت کے لیے جلائے جائیں گے مگر راستبازوں کے جسم مسیح کی روح سے عزت کے لیے اور اُسکے جلالی بدن کے مشابہ ہوں گے۔

حوالہ جات: اعمال 24 باب 15 آیت؛ یوحنا 5 باب 28 تا 29 آیات؛ 1۔کرنتھیوں 15 باب 43 آیت؛ فلپیوں 3 باب 21 آیت۔

باب33

آخری عدالت کے بارے میں

(ویسٹ منسٹر مختصر کیٹیکزم: سوالات 37 تا38 / ویسٹ منسٹر تفصیلی کیٹیکزم:
سوالات 56اور87 تا90)

۱) خُدا نے دُنیا کی عدالت کے لیے ایک دن مقرر کیا ہے جس میں وہ مسیح یسوع کے ذریعے راست عدالت کرے گا۔ جسے باپ کی طرف سے تمام قدرت اور عدالت کا اختیار بخشا گیا ہے۔ یہ عدالت نہ صرف منحرف فرشتوں کی ہوگی بلکہ اُس روز روئے زمین پر پیدا ہونے والے ہر بشر کو مسیح کے مسندِ عدالت کے سامنے لایا جائے گا تاکہ وہ اپنے سب خیالات، قول اور اعمال کا حساب دے اور جسم میں کیے گئے اچھے اور بُرے اعمال کے مطابق اجر پائے۔

حوالہ جات: اعمال 17باب 31 آیات؛ یوحنا 5باب 22اور 27 آیات؛ 1۔کرنتھیوں6باب 3 آیت؛ یہوداہ1باب6 آیت؛2۔پطرس2باب4 آیت؛ 2۔کرنتھیوں 5 باب 10 آیت؛واعظ 12باب 14 آیت؛رومیوں 2باب 16 آیت؛ رومیوں 14باب 10 اور12 آیات؛متی 12باب36 تا37 آیات۔

۲) روزِ عدالت کے تقرر کا مقصد برگزیدوں کی ابدی نجات میں خُدا کے رحم کے جلال کا ظہور و اعلان اور بدکاروں اور نافرمانوں کے لئے ابدی عذاب میں خُدا کے انصاف کو ظاہر کرنا ہے۔تب راستباز ابدی زندگی میں داخل ہوں گے اور بھرپور خوشی اور فرحت حاصل کریں گے جو خُداوند کی حضوری سے آئے گی۔لیکن بدکار جو خُدا کو نہیں پہچانتے اور مسیح کی انجیل کی

فرمانبرداری نہیں کرتے خُداوند کی حضوری اور اُسکے جلال کی قدرت سے دُوری میں ابدی ہلاکت کی سزا پائیں گے۔

حوالہ جات: متی 25 باب 31 تا 46 آیات؛ رومیوں 2 باب 5 تا 6 آیات؛ رومیوں 9 باب 22 تا 23 آیات؛ متی 25 باب 21 آیت؛ اعمال 3 باب 19 آیت؛ 2۔تھسلنیکیوں 1 باب 7 تا 10 آیات۔

۳) چونکہ مسیح چاہتا ہے کہ ہم یقینی طور پر روزِ عدالت کے قائل ہوں تا کہ سب انسان گناہ سے باز رہیں اور مصیبت میں خُدا ترس لوگوں کو زیادہ تسلی ملے۔ اس لیے اُس نے اِس دن کو انسانوں سے پوشیدہ رکھا تا کہ وہ اپنی دُنیاوی خاطر کو چھوڑ کر ہمیشہ خبردار رہیں۔ کیونکہ وہ یہ نہیں جانتے کہ خُداوند کس گھڑی آئے گا۔ اور ہر وقت یہ کہنے کے لیے تیار ہوں مسیح یسوع جلد آ۔ آمین۔

حوالہ جات: 2۔پطرس 3 باب 11 اور 14 آیات؛ 2۔کرنتھیوں 5 باب 10 تا 11 آیات؛ 2۔تھسلُنکیوں 1 باب 5 تا 7 آیات؛ لوقا 21 باب 27 تا 28 آیات؛ رومیوں 8 باب 23 تا 25 آیات؛ متی 24 باب 36 اور 42 تا 44 آیات؛ مرقس 13 باب 35 تا 37 آیات؛ لوقا 12 باب 35 تا 36 آیات؛ مکاشفہ 22 باب 20 آیت۔

☆☆☆

''جو اِن باتوں کی گواہی دیتا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ بیشک مَیں جلد آنے والا ہوں۔ آمین۔ اے خداوند یسوع آ۔ خداوند یسوع کا فضل مقدسوں کے ساتھ رہے۔ آمین۔''

(مکاشفہ 22 باب 20 تا 21 آیات)